لقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة فاتقوا الله لعلکم تشکرون

الحمد لله علی احسانه که درین زمان تیمن اقتران کتاب مستطاب گرامی قدر موسوم بنام تاریخی

بدر ١٣٠١
باحوال اصحاب
ذکر

بر طبق ارشاد جناب محمد تصدق حسین صاحب انسپکٹر پولیس ریاست رامپور خلف اکبر جناب مؤلف دام اقبالہ

در مطبع عجائب ... باہتمام سید محمد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ ، اَلْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ ، اَلْمُطَاعِ بِسُلْطَانِہٖ ، اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِہٖ وَسَطْوَتِہٖ ، اَلنَّافِذُ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَآئِہٖ وَاَرْضِہٖ ، خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہٖ ، وَمَیَّزَھُمْ بِاَحْکَامِہٖ ، وَاَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہٖ ، وَاَکْرَمَھُمْ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

جاننا چاہیے کہ پروردگار عالم نے خلق پر انعام و اکرام واسطے ہدایت صراط مستقیم

وطریق حق کے کیا اور جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات کو
مبعوث فرمایا اور حضرت صلعم کو موید کیا ساتھ قرآن مجید کے کہ جو شفا ہی واسطے
قلوب مومنین کے اور حجت ہی معاندین و مخالفین پر اور منصور کیا آپکو ساتھ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم کے جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ط
اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ اور فرمایا
لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ
اور سب صحابہ مین سے وہ افضل ہین جنھون نے اول ہی ایمان قبول کیا اور
ہجرتین کین اور مدینہ منورہ سے بارادت مکہ معظمہ مین پہونچکر بیعت کی اور حضرت کی
نصرت مین اپنے جان و مال کو عوض جنت کے بیع کر دیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ سبحان اللہ
کیا شان ان اصحاب رضوان اللہ علیہم کی ہی کہ اپنی روحون کو رضاے محبوب
مین پیشکش کر دیا جب خداوند عالم نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم
فرمایا کہ کہدو اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ط پس تمامتر وکلیۃً

اپنی خواہشون اپنی زندگی اپنے اعمال اپنے افعال اپنے طرز تمدن و اخلاق
کو تابع حبیب کریم کر دیا اور صادقین کامل العیار محک امتحان مین جید اور کھرے
ثابت ہوئے اور اونکو جلالت و عظمت مشتری اور فضیلت قیمت یعنی جنت کے تیقن
ہوئی اور یہ جو کہ حضرت صلعم اس معاملۂ عقد بیع مین متوسط تھے اونکی دیانت و امانت
و صداقت پر اعتماد کلی ہوا تو انعقاد بیع کامل ہوا جب انصار رضی اللہ عنہم سے
بیعت عقبہ کی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جملہ انصار کی
طرف سے جناب رسالت مآب سے عرض کی کہ جو چاہیے ہم سے خدا کیواسطے اور
جو چاہیے اپنے واسطے شرط قبول کرا لیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
کے لئے یہ شرط ہی کہ خدا اسے مستحق ہی کی عبادت کرو اوسکا کسی کو شریک نہ بناؤ اور
اپنے واسطے یہ کہ مجھ سے اوس چیز کو روکو جسکو اپنے جان و مال سے روکتے
پھر عبد اللہ بن رواحہ رض نے عرض کیا کہ جب ہم ایسا کرین تو ہمارے لئے کیا
ملیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو تمکو ملیگی جنت عرض کیا کہ کیا نفع کی
تجارت ہی ہم اس سے نہ پھرین گے حضرت عطاء خراسانی نے اپنے والد سے روایت
کی ہی کہ جب آیۃ شریف إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ نازل ہوئی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی اور مسجد

شور تکبیرات سے گونج گئی ایک انصاری رضؓ نے سنا اور چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض
کیا کہ یا حضرت کیا یہ آیۃ نازل ہوئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان عرض
کیا کہ کیا نفع کی بیع ہی اور یہ ہی اصحاب کبار ہین جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہی
وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ جسکی تفسیر مین عطا خراسانی کہتے ہین کہ مراد اہل بدر ہین
رضوان اللہ علیہم جنسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ترقی دی اور وہ بموجب احادیث
صحیح کے قطعی جنتی ہین فرمایا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ النَّارَ
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ اور ارشاد فرمایا ہی اہل بدر سے وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ
اور حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضؓ نے روایت کیا ہی کہ آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ کیا مرتبہ سمجھتے ہو اور کس جماعت مین
گنتے ہو اہل بدر کو اپنے درمیان مین سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
گنتے ہین ہم انکو اپنے آپس مین افضل مسلمانون کا یا مثل اسکی کوئی لفظ پھر کہا حضرت
جبرئیل ع نے کہ ایسے ہی وہ ملائکہ جو بدر مین حاضر ہوئے یعنی وہ ملائکہ مین افضل شمار
ہوئے ہین صحیح بخاری شریف مین یہ حدیث ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت
قصۂ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین صحیحین مین لکھی ہی کہ جواب قول
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین اور اللہ تعالی مطلع ہوا اہل بدر کے حال پر پس فرمایا
اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو واجب ہوئی تمھارے لئے جنت یعنی سب اگلے پچھلے
گناہ اونکے معاف ہین گو دنیا مین حد و تعزیر کسی جرم مین دیجاوے جیسے حضرت مسطح
رضی اللہ تعالی عنہ کو حد لگائی گئی اور حضرت ام المومنین حفصہؓ کی روایت صحیح مسلم شریف
مین ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین امید کرتا ہون دوزخ مین نہ
جاویگا انشاء اللہ تعالی جو کوئی جنگ بدر و حدیبیہ مین حاضر ہوا ہی سبحان اللہ کیا شان
ان حضرات کی ہی اور انہین کی شان مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی لَا يَسْتَوِي
مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا مگر پھر اللہ تعالی جل شانہ نے جملہ صحابہ کے
حق مین فرمایا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ جب ان اصحاب کا فضل و بزرگی جسکا پورا بیان
ہو نہین سکتا متحقق ہوا تو اونکی محبت باعث نجات اہوال دنیا و آخرت سے ہی اون کی
محبت اپنا ایمان سمجھے اور یہ وہ صحابہ کرام ہین کہ انکے توسل سے جو دعا مانگی جاوے
انشاء اللہ تعالی کبھی رد نہین ہوتی ہے جیسا کہ آئندہ چند حکایات مذکور ہونگی اور چونکہ
ان حضرات کی زیارت ظاہری ہمکو نصیب نہین ہی مگر انکی حب و ولا باعث نجات ہی
اور اونکا ذکر اور اونکے فضائل کا بیان ایک طرح کی حضرات ممدوح کی خدمت ہی

اور بوقت ذکر افضل الصالحین برکات و رحمت الٰہی نازل ہوتی ہین جیساکہ کہا گیا ہی

شعر

اَسِرُ حَدِیْثَ الصّٰلِحِیْنَ وَسَمِّہِمْ	فَبِذِکْرِہِمْ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَاتُ
وَاذْکُرْ فَضَائِلَھُمْ تَنَلْ بَرَکَاتِہِمْ	وَقُبُوْرُھُمْ زُرْھَا اِذَا مَا مَاتُوْا

نیز وہ حضرات کرام جب اونکی مدح و ثنا کیجاوے اور اون سے حب و ولا کیا جاوے ضرور مواہب و عطیات سے حاجت روائی متوسل مین توجہ فرماوین گے چنانچہ عباس بن مرداس نے جب اشعار مدح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہین آنحضرتؐ نے سو اونٹ انعام عطا فرمائے کعب بن زہیر نے جب قصیدہ مدح مین پیش کیا آنحضرتؐ نے اپنا حلہ مبارک اوتار دیا و قس علی ہذا آخرت مین اونہین حضرات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ حشر ہوگا جیساکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ہر آدمی اوسکے ساتھ ہوتا ہی جس سے محبت ہوتی ہی امام بغوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت ثوبانؓ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت محبت و الفت جناب سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے بغیر زیارت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کم آتا تھا ایک روز حضور مین حاضر ہوئے اور رنگ حضرت ثوبان کا متغیر تھا اور آثار حزن و ملال کے اونکے چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے

زیارت کر جب وہ مرجاوین ۱۲

ہر آدمی اوس کے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھے ۱۲

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت وعنایت دریافت فرمایا کہ
ای ثوبان کس چیز نے تیرے چہرہ کو متغیر کیا ہی ثوبانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم نہ میرے کوئی درد ہی نہ کوئی بیماری ہی البتہ جب حضور کے جمال جہان
آرا کو نہین دیکھتا ہون نہایت متوحش وپریشان ہوجاتا ہون جبتک حضرت کی زیارت
حاصل نہوئین خیال کرتا ہون کہ آخرت مین حضور والا تو نبیون کے ساتھ اعلی مدارج
ومراتب پر تشریف فرما ہونگے اور مین اگر جنت مین داخل بھی ہوا تو ادنی مرتبہ مین یا
بالکل جنت مین نہ گیا تو حضرت کی زیارت باسعادت سے ہمیشہ کو محروم رہا پس کیا
ہوگا پس اوسپر یہ آیۃ نازل ہوئی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ جل جلالہ کیا منازل حضور کے خادمون کے ہین صحیح بخاری
شریف مین حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص دیہاتی جناب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
قیامت کب قائم ہوگی حضرت نے فرمایا مین نہین جانتا اوس نے عرض کیا
کہ آپ نہین جانتے مگر مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ حضرت انس کہتے ہین کہ ہم گرو

صحابہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ایسے ہی ہونگے یعنی جن سے ہمکو محبت ہے اونہین کے ساتھ ہونگے حضرت نے فرمایا بیشک پس اوس روز ہم سبکو نہایت شدت سے خوشی اور فرحت ہوئی صحیح بخاری شریف مین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت بابرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا فرماتے ہین حضور اوس شخص کے حق مین کہ وہ ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور اونکے ساتھ نہین ہے یعنی عمل اور فضل مین پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اوسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکھے

فضائل اصحاب

شیخ عبداللطیف نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ بہت اولیاء اللہ کو ولایت حاصل ہوئی ہے بہ برکت اسماے مبارک اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم کے اور بہت مریضون نے بتوسل اونکے شفا چاہی پس شفا دیے گئے اور کہا ہے برہان حلبی نے اپنی کتاب سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نے کہ اونھون نے سنا مشائخ حدیث سے کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہے اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے اور لکھا ہے سید ابراہیم بن سید ادریس سنوسی نے اپنے رسالہ سیف النصر بالسادۃ الکرام اہل بدر مین اور مولوی نواب قطب الدین خان صاحب نے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف مین کہ بعض عارفین نے کہا ہے کہ نہین رکھا جنے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور

پڑھے بیٹے نام اونکے بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ تعالی نے اور اگر حاضر ہوتی
موت اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس مرض سے اور کہا ہی بعض صالحین نے کہ تجربہ
کیا گیا ہی اسماے مبارک اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کا امور مہمہ مین آزروے پڑھنے اور لکھنے
کے پس نہین دیکھی گئی کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے کہ کہا اونہون نے وصیت کی میرے باپ نے محبت رکھنے
کی ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور توسل کرنے کی ساتھ اہل بدر کے
جمیع مہمات مین اور کہا مجھسے کہ اے بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اہل
بدر کے قبول کیجاتی ہی اور رضا رضوان و رحمت و برکت و غفران گھیر لیتے ہین
بندے کو جب اونکو یاد کرتا ہی یا یہ کہا کہ جب دعا بتوسل اسماء اونکے کیجاتی ہی اور
جو شخص اونکا ذکر کرے ہر روز اور اللہ تعالی سے بوسیلہ اونکے حاجت طلب کرے
حاجت روا کیجاتی ہی اوسکی لیکن چاہیے جو شخص توسل چاہے اسماے مبارک
اصحاب بدر کے ساتھ تو ہر ایک نام کے ساتھ رضی اللہ تعالی عنہ کہے جیسا کہ مین نے
طریق توسل مین جو نام لکھے ہین اون مین ہر ایک نام کے سامنے لکھدیا ہی تاکہ
پڑھنے والے کو سہو نہو جاوے اور اسماے مبارک اہل بدر کے لکھے ہوئے پاس رکھنے
مین بہت سے فوائد و برکات عظیم ہین محفوظ رہنا شر سے دفع اعدا و رفع ہونا بلیات

کا جو شخص جس نیت سے ان اسماء کو اپنے ساتھ رکھیگا انشاء اللہ تعالی مقصود
پر فائز ہوگا اور تجربہ کیے گئے ہین اسماء شریف فتح کے واسطے اگرچہ اعدا قوت وعدد
مین زیادہ ہون ہر شخص کو لازم ہی کہ تقوی اللہ سے رکھے اور کسی شیخ عالم عامل سے
اجازت بھی انکے ورد اور ساتھ رکھنے کی حاصل کر لے چنانچہ اس احقر مؤلف
نے حضرت مولانا و مرشدنا ہادی الی الحق جناب مولوی شاہ فضل رحمن صاحب
مدظلہم و دام فیضہم سے جنکا شہرہ علم و فضل وارشاد و ہدایت و حاجت روائے خلق
کا شرق سے غرب تک ہے اجازت حاصل کی اور حضرت نے مجکو اور میری اولاد
و خاندان کو اور جسکو مین اجازت دون اجازت عطا فرمائی ہی اور بعد تکمیل کے
پھر نظر اقدس سے گذرانی جاویگی **حکایات برکت توسل اصحاب بدر** رض
اب چند قصص جو صلحاے کاملین سے منقول ہین بنظر افادہ لکھے جاتے ہین
حکایت زید بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض سنین مین عراق کی
راہ پر خطر تھی ایک راہ مین تو درندہ جانور رہتا تھے اور دوسری راہ مین لوٹیرے
لوٹ مار کرتے تھے پس جو ان راہون سے گذرتا یا ہلاک ہوتا یا اوسکا مال و اسباب
غارت ہوتا بہت سی جان و مال ضائع ہو چکے تھے کہ اوسی عرصہ مین عراق سے
ایک شخص آیا اور اوسکے ساتھ بہت سا مال تجارت کا تھا اور سواے ایک غلام کے

کوئی اوسکے ہمراہ نہین تھا اوس شخص کو دیکھا کہ کچھ زیرلب پڑہتا ہی ہم سب کو
یہ امر تعجب کا معلوم ہوا پس میرے والد یعنی عقیل نے اوس شخص سے کہا کہ کیونکر
سلامت مع اپنے مال واسباب کے یہانتک پہنچے تم اکیلے اسقدر مال اور راہ
بہت پر سون سے پر خطر ہی چور لوٹتے ہین درندہ جانور مار ڈالتے ہین پس اوس
شخص نے کہا کہ مین اسی راہ سے اوس لشکر کے ساتھ گذرا جنکے ساتھ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مقابلہ اعدا مین تشریف لے گئے تھے اور خدا
تعالی نے فتح مند کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے والد نے کہا کہ تم نے
کونسا لشکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا پایا جنکے ساتھ اس راہ سے گذرے اوس
شخص نے کہا کہ مین نے اصحاب بدر رضی اللہ تعالی عنہم کو پایا اور اونہین حضرت
کے ساتھ اس خطر وخوفناک راہ سے گذرا اور مین کسی بٹ مار و درندہ سے
نہین ڈرتا عقیل نے کہا کہ خدا ے تعالے کیواسطے مین تم سے سوال کرتا ہون
کہ پورا قصہ اپنا بیان کیجیے پس مسافر تاجر نے اپنا حال اسطور پر بیان کیا کہ مین ڈاکو
بٹ مار لوٹیرونکا سردار تھا ہمارا کام یہی تھا کہ ہر شخص کو لوٹتے تھے جو سوداگری مال راہ سے گذرتا
جہین لیتے تھے ایک رات ہمارے جاسوسون نے خبر دی کہ ایک سوداگر
بہت مال واسباب تجارت کا لیے جاتا ہے اور اوسکے ساتھ صرف پندرہ آدمی ہین

یہ سنتے ہی ہم لوگ ڈاکو دوڑے اور پندرہ ہمراہون مین سے سوداگر کے دس
مار ڈالے تو سوداگر نے ہم لوگون سے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کیا چاہتے ہو ہم نے
کہا کہ ہمکو تمہارے مال اسباب سے غرض ہے ہمکو دیدو باقیماندہ لوگ جان بچا کر
چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہوگا جو تمہارے دس ساتھیون کے
ساتھ ہوا سوداگر نے کہا کہ تم ایسا نہین کر سکتے میرے ساتھ اہل بدر رضوان اللہ
علیہم ہین ہم نے کہا کہ ہم بدر اور اصحاب بدر کو نہین جانتے ہین سوداگر نے کہا
اللہ اکبر اور کچھ نام پڑہنا شروع کئے جو ہمنے سنے بھی نہ تھے پس ہمارے دلون پر
رعب غالب ہوا اور ہم بہاگے اور ہوا تند و سخت ہم پر چلی اور کھڑکھڑ ہتھیارون
کی ہمکو سنائی دی اور تیرون کے چلنے کی آواز آئی اور سنا ہم نے کہ کوئی کہتا
ہے اہل بدر آؤ صبر کے ساتھ پس دیکھا ہم نے کہ عمدہ گھوڑون کے سوارون شکیل و
رعب والون نے گھیر لیا ہمکو پس جب مین نے یہ حال دیکھا مین سوداگر کے پاس
گیا اور عرض کی کہ اللہ کیواسطے مین پناہ مانگتا ہون ہمکو بچاؤ سوداگر نے مجھ سے
کہا کہ توبہ خالص اس فعل بد قطاع الطریقی سے کر مین نے سوداگر کے ہاتھ پر
توبہ کی اور میرے ساتھیون مین سے بھی دس مارے گئے پھر جب لوٹنے لگا سوداگر
سے ملنے عرض کیا کہ مجھکو تعلیم فرمائیے سوداگر نے مجکو اسماے مبارک اہل بدر کے تعلیم کئے

پس اوسی روز سے مجھکو حاجت حفاظت کسی کی خلق مین سے نہین ہے نہ جنگل مین اور
نہ دریا مین اور اسی سبب سے اس راہ پرخطر سے صحیح وسلامت یہانتک پہونچا جیسا
کہ تم دیکھتے ہو **حکایت دوسری** اور حکایت کی گئی بعض صلحا سے کہ ایک
شخص گیا تھا واسطے حج کے کعبہ شریف کو اور اسماے مبارک اصحاب بدر کے لکھکر
دروازہ کے دریچہ مین رکھ گیا اور وہ شخص مالدار تھا چور اوسکے گھر آئے اور آواز بول
چال کی اور ہتہیارون کی کھڑ بڑ سنی لوٹ گئے دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی
واقعہ ہوا جب صاحب خانہ حج سے واپس آیا تھا کہ چورون کا اوسکے پاس آیا
اور پوچھا کہ مین تجہہ سے خدا کیواسطے پوچھتا ہون کہ جب تم سفر کو گئے تھے کیا
ایسا سامان حفاظت کا کر گئے تھے صاحب خانہ نے کہا کہ سوا اسکے کچھ سامان نہین تھا
کہ مین یہ آیہ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ اور اسماے
اہل بدر لکھکر چھوڑ گیا تھا **حکایت تیسری** ایک بزرگ فرماتے ہین کہ ہم
جہاز پر مغربی سمند رمین سوار تھے اور بہت خلق اللہ اوس جہاز مین تھی کہ طوفان
ہوا اور موجون کا آیا اور تمام مسافران جہاز کو موت کا یقین ہوگیا اور درگاہ خدا
مین الحاح وزاری کرتے تھے بعض شخصون نے کہا کہ جہاز مین ایک مجذوب ہین
اون سے دعا کراؤ مین اوسکے پاس گیا دیکھا کہ پڑا سوتا ہی مینے سوچا کہ یہ تو ایک

لکھو اور یہہ نشانی خدا کو نگاہبانی زمین و آسمان کی اور اللہ ہے بلند مرتبہ بڑا ۱۲

بیوقوف آدمی ہے کہ جہاز تباہی مین ہی خلق خدا زاری مین ہی اور یہ سوتا ہے
مینے پاؤن مین ٹھوکر لگائی وہ چلاتا ہوا اوٹھا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ
شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اوس سے کہا کہ ای بندے
خدا کے دیکھو کہ کیا حالت جہاز کی ہی اور سب لوگ کس پریشانی مین ہین اوس نے
کچھ جواب نہ دیا جب دوبارہ کہا تو اوس نے ایک کاغذ دیا کہ کنارہ جہاز پر جس طرف
سے طوفان آتا ہی اس کاغذ کو لیجا کر ہلاؤ مینے ایسا ہی کیا اور مجھکو کچھہ غفلت سی معلوم
ہوئی جس مین مجھکو نظر آیا کہ جہاز ایک کنارہ پر کچھہ لوگ کھینچے لئے جاتے ہین
کنارہ ریگ کا ٹیلہ تھا وہان لنگر جہاز کا ہوگیا دوسرے روز ہوا سے خوشگوار
چلی اور لنگر اوٹھایا گیا اوس کاغذ مین اسماے اہل بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
تھے اور ایسی بہت حکایات فضل و کرامات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہین اس حقیر متشبث بذیل رسول الثقلین محمد ان المدعو بفدا حسین ولد الحاج
منشی امداد حسین مارہروی مولداً و بریلوی موطناً نے قصد کیا کہ کتب احادیث
و سیر سے صحیح اسماے اصحاب بدر کے مع اونکی ولدیت کے لکھون اور مختصر
حالات ہر ایک صاحب کے جہانتک کتابون سے معلوم ہوسکین زبان اردو

سا تہہ نام اللہ کے مراد یہ ہے کہ بھروسا کرتا ہون ۔

لکھون اور نیز اسمائے مبارک کو اس طرح پر لکھون کہ جو شخص بوسیلہ اونکے دعا کرنا چاہے
وہ جیسے لکھے ہین ویسے پڑھکر بعد کو دعا مانگے اور چند دعائین جو جامع جمیع مطالب کے ہین اور
جو خاص خاص مطالب کیواسطے ہین اور احادیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان مبارک سے ارشاد ہوتا ثابت ہوا ہی آخر مین مع ترجمہ لکھون کیونکہ وہ بہ نسبت دیگر
دعاؤن کے موثر زیادہ ہوتی ہین اور جلد موثر ہوتی ہین یا اللہ بحق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و
بحرمت آل واصحاب رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے مجھکو اور میرے
والدین اور اولاد کو جمیع آفات دین و دنیا سے محفوظ رکھ اور جمیع مقاصد کامیاب
کر اور ہمیشہ ہمارا زیر سایہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اخیار و آل اطہار
اور جناب پیر و مرشد حضرت مولوی شاہ فضل رحمن صاحب کے کر اور جمیع مسلمان مرد و
عورتون کی بخشش فرما اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین نام
اس رسالہ کا ذکر باحوال اصحاب البدر رکھا گیا ہی اللہ تعالیٰ
سب اہل اسلام کو اس سے متمتع کرے اور حضور مین مقبول ہووے آمین یارب
العلمین اور حسب ارشاد جناب عمو ی مولوی غلام بسم اللہ صاحب بسمل کے
اکثر مقامات پر حوالہ کتب احادیث صحاح کا درج کیا گیا ہی واخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین و آلہ واصحابہ المہتدین ۞

احوال اصحاب البدر مع اسمائہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَیِّدُنَا وَنَبِیُّنَا وَمَوْلَانَا شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ مُحَمَّدُ الْمُصْطَفٰی الْہَاشِمِیُّ الْمُطَّلِبِیُّ الْمَکِّیُّ الْمُہَاجِرُ الْمَدَنِیُّ خَیْرُ الْوَرٰی نُوْرُ الْہُدٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

ہر چند کہ احوال فیض اشتمال جناب سرور کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کتب سیر میں مفصلاً وشرحاً درج ہیں لیکن چونکہ یہ اہتمام کیا گیا کہ حالات اصحاب بدر کے جہانتک تحقیق وصحیح دریافت ہو سکیں لکھے جاویں اول مختصر حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرکاً وتیمناً لکھوں

وآخرت میں موجب صلاح وفلاح ہے سلسلۂ نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بلا ضلاف اس طرح مروی ہی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ
بْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ نَضَرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ
خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرِ بْنِ نِزَارِ
بْنِ مَعَدِ بْنِ عَدْنَانَ اوپر عدنان سے اختلاف حضرت اسمعیل علیہ السلام
تک ہی مگر اس میں اختلاف نہیں کہ عدنان اولاد حضرت اسمعیل بن ابراہیم
علیہما الصلوٰۃ والسلام سے تھے حضرت کی والدۂ ماجدہ بی بی آمنہ بنت وہب بن
عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں کلاب سے اوپر وہی سلسلہ ہی جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آبا میں مذکور ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبد اللہ
پچیس برس کے تھے جب اونکے باپ عبد المطلب عبد اللہ کو ساتھ لے گئے اور
بی بی آمنہ بنت وہب سے عبد اللہ کا نکاح کیا اور اوسی جلسہ میں عبد المطلب نے اپنا
نکاح وہیب کی بیٹی ہالہ سے کیا وہب اور وہیب دونوں حقیقی بھائی تھے حضرت
بی بی آمنہ کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین یا بارھوین ربیع الاول
روز دوشنبہ کو بوقت صبح جس سال میں اصحاب فیل کعبہ پر چڑھ آئے تھے اور ابابیلن

لے کنکریان اونپر پھینکین اور اصحاب فیل مع فیلون کے غارت ہوگئے تھے پیدا ہوئے
اور رہا لہ کے حضرت حمزہ پیدا ہوئے دودھ پلایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ثوبیبہ کنیز ابولہب نے اور ثوبیبہ نے دودھ پلایا حضرت حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی سلمہ پھوپی زاد بھائی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثوبیبہ کی بہت تعظیم فرماتے تھے اور جب
حضرت کا نکاح ہوگیا تھا تو حضرت خدیجہ بھی ثوبیبہ کی تکریم کرتی تھین بعد ہجرت کے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفہ وہدیہ ثوبیبہ کو بھیجا کرتے تھے ثوبیبہ
بعد فتح خیبر کے مرین کوئی اونکے باقی نہین رہا پھر دودھ پیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیمہ سعدیہ کا قبیلہ بنی سعد مین پانچ برس دو روز کی
عمر مین حلیمہ سعدیہ واپس دے گئین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی
آمنہ کے پاس بی بی آمنہ آپکو ساتھ لیکر اپنے ماںکے ننہال بخار مین گئی تھین وہان
بمقام ابوا جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مین ہے انتقال بی بی آمنہ کا
ہوگیا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شش برس کی تھی وہان سے حضرت
اُم ایمن جو آپکی لونڈی فاضلہ جلیلہ تھین پانچوین روز وفات بی بی آمنہ سے مکہ
معظمہ مین لائین حضرت کے والد عبداللہ تو جب آپ حمل مین تھے اور بقول آپ

چند مہینے کے تھے انتقال کر گئے تھے عبد المطلب آپ کے دادا نے پرورش کی
جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی عبد المطلب نے بھی وفات پائی اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ابو طالب اپنے بیٹے کے کیا ابو طالب
بہت دوست رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت بھی
بہت محبت کرتے تھے ابو طالب سے جب عمر شریف تیرہ (۱۳) برس کی تھی ابو طالب
تجارت کو طرف شام کے گئے آپکو ساتھ لے گئے بحیرا راہب نے کہا آپکی حفاظت
کرو یہ نبی ہین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ کی طرف سے تجارت کو گئے
تھے اوسوقت عمر شریف پچیس برس کی تھی نسطورا راہب نے دیکھا کہ ابر حضرت پر
سایہ کئے ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی ہین جب اوس تجارت سے واپس تشریف
لائے بی بی خدیجہ سے نکاح کیا اوسوقت بی بی خدیجہ کی عمر چالیس برس کی اور
حضرت کی عمر پچیس برس کی تھی جب حضرت کی عمر پینتیس (۳۵) برس کی تھی کعبہ از سر نو بنایا
گیا اور اس امر پر تکرار تھی کہ حجر اسود کون اوٹھا کر رکھے ہر ایک قبیلہ دعوی کرتا
تھا جب حضرت تشریف لائے ہر ایک نے آپ کے فیصلہ پر رضامندی ظاہر کی
حضرت نے فرمایا کہ حجر اسود ایک چادر مین رکھا جاوے چادر کو سب اوٹھا کر
موقع مین رکھین جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی اول خوابین صحیح

دیکھنے لگے جو دیکھا وہ واقع ہوا چھ مہینے تک یہ حال رہا آپ تنہائی پسند تھے
بروز دوشنبہ غار حرا مین تشریف لے گئے تھے کہ فرشتہ یعنی جبرئیل آئے اور
کہا اِقْرَأْ یعنے پڑہو آپنے فرمایا مین پڑہا نہین ہون حضرت جبرئیل نے حضرت سے
معانقہ کیا اور دبوچا اور پھر سورت اِقْرَأْ پڑہائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
مین تشریف لائے اور کہا زَمِّلُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ یعنی اوڑہاؤ چھپاؤ مجکو پھر نازل ہوئی
یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ نبوت محض پہلے ہوئی بعد کو حکم آیا اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ
یعنی قرابت والون کو خدا سے ڈراؤ پھر حکم آیا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ تین برس تک حضرت نے مخفی اپنے قرابتیون کو تبلیغ احکام فرمایا
بعد نزول آیۃ فَاصْدَعْ کے علی الاعلان حکم خدا سناتے تھے جسکے سبب سے تمام
مشرکین دشمن ہوگئے تھے اور آمادہ قتل ہوئے ابوطالب آپکو بچاتے تھے تین
برس تک شعب مین بنی ہاشم و بنی مطلب محاصرہ مین رہے دسوین برس نبوت کے
ابوطالب نے انتقال کیا تین روز بعد بی بی خدیجہ رضہ نے وفات پائی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا تہا کہ تمہارے خرچ مین تخفیف کرو دن ایک کو
اولاد اپنی سے مجکو دیدو انہون نے کہا کہ سوا ئے عقیل کے جسکو چاہو لے لو
حضرت نے حضرت علی کو لیا اور آپ سے جدا نہ کیا یہانتک کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا

سے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کو گئے وہان دعوت اسلام
فرمائی اون لوگون مین خیر نہ دیکھی واپس تشریف لائے گیارہوین سال نبوت سے
جنات نصیبین کے آئے اور مسلمان ہوئے بارہوین سال نبوت کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہین نماز فرض ہوئی خدا تعالیٰ سے بیواسطہ گفتگو ہوئی
حضرت صدیق نے تصدیق کی صدیق نام پایا مدینہ منورہ مین دو قوم آباد تھین
ایک اوس دوسری خزرج اور مدینہ مین یہودی بھی رہا کرتے تھے وہ تین قبیلہ تھے
بنی قینقاع بنی نضیر بنی قریظہ وہ ہم قسم قبائل اوس اور خزرج مشرکین کے تھے
ہم قسم اوسکو کہتے تھے کہ باہم معاہدہ کر لیتے تھے کہ ایک دوسرے کے دشمن پر مددگار ہونگے
یہود مدینہ کے اوس و خزرج سے کہا کرتے تھے کہ قریب ہے کہ ایک نبی مبعوث ہونگے
اونکے ساتھ ہوکر ہم تم سے لڑین گے اور قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج کے لوگ حج کو
ہر سال آیا کرتے تھے مکہ کو یہود نہین آیا کرتے تھے مکہ مین جب اونکو معلوم ہوا کہ ایک
شخص دعوت اسلام کرتے ہین وہ سوچے کہ یہ وہی صاحب ہین جنکا ذکر یہود کرتے
ہین پس ہم سے وہ سبقت نہ لیجاوین کچھ لوگ آئے اون سے حضرت نے دعوت
اسلام فرمائی ایاس بن معاذ نے لوگون سے کہا کہ یہ نبی ہین ابو الحیس نے مارا اور لوٹا
لے گیا اوسکے بعد آئندہ موسم حج مین چھہ شخص آئے ابو امامہ عوف بن حارث رافع

بن مالک قطبہ بن عامر عقبہ بن عامر جابر بن عبداللہ انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوا ور بیعت کی
یہ عقبہ اولی کہلاتا ہے یہ لوگ مدینہ منورہ کو گئے اور چرچہ کیا اگلے سال بارہ آدمی
مدینہ سے مکہ معظمہ کو آئے پانچ پہلے سوا سے جابرؓ کے اور سات اور وہ بھی ایمان لائے
یہ عقبہ ثانیہ کہلاتا ہے ان میں سے ذکوانؓ کہ وہ حضور کی خدمت میں رہ گئے باقی سب
لوگ لوٹ گئے اب تو مدینہ میں گھر گھر چرچا اسلام کا تھا پھر اگلے سال ستر آدمی آئے اور
بیعت کی اور عرض کیا کہ جو چاہیئے ہم سے خدا کیواسطے اور جو چاہیئے اپنے واسطے شرائط
قبول کرا لیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کیواسطے شرط سننے احکام
خدا اور قبول احکام اور خیرات کرنے اور نیک کام کرنے برائی سے منع کرنے کی ہے
اور اپنے واسطے یہ کہ جب مدینہ آؤں میری مدد کرو اور جس بات سے اپنے آپ کو
بچاؤ مجھکو بھی بچانا پس تمکو جنت ملیگی ایک ایک سے جدا جدا بیعت کی یہ عقبہ ثالثہ
ہی بیعت عقبہ اسی سے مراد ہے انکے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن
عمیر اور ابن ام مکتوم کو واسطے تعلیم احکام و قرآن کے کر دیا اگلے سال مصعب مکہ کو
واپس آئے اور بہت سے لوگ آئے بیعت کرنے کو اوسکے بعد حضرتؐ نے اصحاب
کو طرف مدینہ منورہ کے رخصت کرنا شروع کیا پہلے کچھ لوگ حبشہ کی طرف ہجرت
کر گئے تھے ایک روز تمام قریش نے مشورہ کیا کہ سب قبیلہ سے ایک ایک آدمی

جاوین اور ایکدم سے تلوارین چھوڑین حضرت جبرئیل نے آپکو خبر دی آپ رات کو
حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور قصد ہجرت کا کیا حضرت علی کو اپنی جگہہ سلایا اور مشرکین
کے سر پر خاک ڈالتے ہوسے تشریف لے گئے رفیق حضرت ابوبکر اور اونکا غلام
عامر بن فہیرہ تھے آٹھوین ربیع الاول یوم دوشنبہ کو مدینہ منورہ قبیلہ بنی عمرو مین
پہنچے چار روز قیام فرماکر روز جمعہ حضرت ابوایوب انصاری کے یہان مقام
فرمایا جب تک مسجد نبوی اور حجرہ آپکا تیار نہوا اور جب سے ہی سنہ ہجری شروع
ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم اللہ تعالی کا واسطے جہاد کے ہوا کفار مشرکین
سے تلوار سے اور منافقین سے حجت و دلائل سے اہل کتاب سے یہ کہ یا جزیہ دین
یا اسلام قبول کرین ورنہ اون سے بھی تلوار سے کفار بھی تین قسم کے تھے ایک وہ
جنہون نے زیادتی کی اور سخت عداوت سے کام کیا یا عہدشکنی کی دوسرے وہ جن
سے خاص ایک وقت تک کا معاہدہ ہوگیا تہا تیسرے وہ جن سے نہ معاہدہ تہا
نہ کچھہ زیادتی و ظلم کیا تہا اول کیواسطے تو حکم تہا فَقَاتِلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
اوس مین کفار قریش تھے جنہون نے سخت ایذا پہنچائی تھی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وطن سے جدا ہونا پڑا اور یہود جنہون نے عہدشکنی کی تھی دوسری قسم
کے واسطے حکم تہا کہ میعاد عہد پوری کرو نسبت تیسری قسم کے فریق کے حکم تہا کہ جہا

بس اٹھو
اور کسے
جہان پاؤ
تم اونکو
۱۴

کرو نگر چار مہینے جو حرمت والے ہین اونکی حرمت رکھو جبتک تم سے اون مہینون
مین نہ لڑین تم بھی نہ لڑو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اول حضرت حمزہ رضہ
اپنے چچا کو مع تیس مہاجرین کے رمضان مین ہجرت سے ساتوین مہینے طرف قافلہ
قریش کے جو شام سے آتا تہا مع تین سو آدمی کے اور ابوجہل بھی اون مین تھا
بہیجا اور سفید علم ساتھ کیا جسکو ابومرثد رضہ اوٹھائے ہوے تھے جب دونون فریق
ملے اور قریب تھا کہ لڑائی ہو مجدی بن عمرو جہنی درمیان مین پڑا اور بغیر لڑائی کے
فریقین علحدہ ہوگئے پہر شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے حضرت عبیدہ[۱] بن حارث
کو مع ساٹھ مہاجرین کے بہیجا اوس قافلہ کی طرف جس مین ابوسفیان مع دو سو
آدمیون کے تھا اس مین بھی علم سفید تھا جسکو مسطح اوٹھائے ہوے تھے ایک تیر
حضرت سعد ابن ابی وقاص نے پہینکا یہ اول تیر تھا جو خدا کی راہ مین چلا پہر لڑائی
نہین ہوئی پہر خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوا کو قافلہ قریش کے روکنے
کو بارہوین مہینے ہجرت سے تشریف لے گئے لڑائی نہین ہوئی تیرہوین مہینے بواط کو
تشریف لے گئے اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی پھر جمادی الثانی مین سولہوین مہینے
اوس قافلہ پر جو شام کو جاتا تھا قصد کیا وہ نہ ملا یہ وہی قافلہ تہا جسکے لوٹنے پر اوسکی

---

[۱] حضرت عبیدہ رضہ چچازاد بہائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

تلاش مین غزوہ بدر واقع ہوا سترہوین مہینے عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمی کے ساتھ نخلہ کو بہیجا تلاش قافلہ قریش مین اور ایک تحریر دی کہ دو روز بعد دیکہنا (نام او تھی) جب دو روز بعد دیکہا اوس مین لکہا تہا کہ نخلہ کے پاس منتظر قافلہ کے رہنا آخر دن رجب کے قافلہ ملا یہہ سب اصحاب سوچے کہ اگر لڑتے ہین تو مہینا حرام ہے اگر نہین لڑتے تو صبح یہ لوگ حرم کعبہ مین داخل ہو جاوین گے آخر لڑے حضرت واقد بن عبداللہ تمیمی کے ہاتہہ سے عمرو بن حضرمی مشرک مارا گیا دو آدمی قید کر لائے[1] شعبان مین حکم تحویل قبلہ کا جانب بیت المقدس سے طرف کعبہ کے ہوا انیسوین مہینے ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے لوٹا چالیس آدمی ہین اور مال بہت ہے پس قصد کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس قافلہ پر اور حکم دیا آپ نے کہ جسکے پاس سواری وسامان ہو وہ چلین اور بہت کثرت کی کوشش نہین کی مع تین سو اور چند اوپر آدمیون کے چلے دو گھوڑے ایک حضرت زبیر کا اور ایک حضرت مقداد کا اور ستر اونٹ تھے ایک ایک اونٹ پر تین تین صاحب سوار ہوے ایک اونٹ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ اور حضرت مرثدؓ تھے ایک پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف تھے تین علم تھے ایک حضرت علیؑ کے ہاتھ مین ایک

سریہ نخلہ ۲ھ

تحویل قبلہ ۲ھ

غزوہ بدر ۲ھ

[1] ... ویسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ الخ ۱۲

حضرت مُصْعَب بن عمیر کے ہاتھہ مین ایک سعد بن معاذ کے ہاتہہ مین اور پیچھے لشکر
کے حضرت قیس بن ابی صعصعہ تھے جب جنگل صفرا مین پونہچے حضرت بَسْبَسْ بن
عمرو اور حضرت عَدِی بن رَغْبا کو خبر لینے قافلہ کے بہیجا اور ادہر ابو سفیان بن صخر کو
کٹہکا تہا اور پہلے جو اس قافلہ کے تلاش مین مسلمان گئے تھے اوسکو وہ خبر تہی اوس نے
مکہ کو قریش کے پاس آدمی نہایت شتابی سے روانہ کیا کہ پہونچو ورنہ ہم مارے
جاوینگے مال لٹ جاویگا مکہ سے تمام رئیس و سردار سوائے ابو لہب کے کہ اوس نے
اپنے بدلے ایک اپنے مقروض کو بہیجدیا تہا مکہ سے نکلے اور نہایت غصہ مین ہتہیارون
سے آراستہ چلے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا
تو اصحاب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اب کیا صلاح ہے مہاجرین نے کہا
لڑین گے دوبارہ پہر یہی ارشاد ہوا پہر مہاجرین نے وہی جواب دیا تیسری بار پہر حضرت
نے فرمایا اوسوقت[۱] انصار سمجھے کہ مراد ہم سے جواب لینے کی ہے حضرت سعد بن
معاذ نے عرض کیا کہ حضور کی مراد ہم سے جواب لینے کی ہے یعنی بیعت عقبہ مین
ہم لوگون نے یہ معاہدہ کیا تہا کہ آپ پر کوئی چڑہائی کریگا تو ہم روکین گے
اب چونکہ آپ نے قصد فرمایا ہے تو ہمسے ارشاد ہے کہ کیا کرنا چاہیے سو ہم

۱ے مشکوۃ شریف باب معجزات فصل اول حدیث صحیح مسلم بروایت حضرت انس رضہ ۱۲

انصار عرض کرتے ہین کہ ہماری سب کی گردنین آپ کے اختیار مین ہین جسکی چاہئے
رسی کاٹ دیجیے اجسکی چاہے جوڑی رکھئے جو کچھ ہمارے پاس ہے سب آپکا ہے
جسقدر چاہیے لیجیے جو ہمکو عطا فرمائیے آپکی مرضی دنیا کے کنارہ تک
تشریف لے چلیے ہم ساتھ ہین سمندر مین فرمائیے ہم جانے کو موجود ہین حضرت
مقداد نے عرض کیا کہ ہم مثل امت حضرت موسی کے نہین ہین جو کہین فاذهب انت
وربك فقاتلا بلکہ ہم آپ کے دہنے اور بائین اور روبرو اور پیچھے لڑین گے
حضرت کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھ سے
وعدہ فرمایا ہے کہ دونون فرقون[۱] مین سے ایک پر فتح ہوگی آگے چلو پھر حضرت
قریب بدر پونہچے اور قریش بھی قریب پونہچے اور ابوسفیان کنارہ سمندر پر
پہونچگیا اور سمجھا کہ اب مین بچ آیا پھر آدمی بھیجا کہ لوٹ آؤ سب نے قصد لوٹنے کا کیا
مگر ابوجہل نے نہین مانا بنو زہرہ (نام قبیلہ) تو لوٹ گئے اور بنی ہاشم (نام قبیلہ) کو ابوجہل نے لوٹنے
نہین دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کے وقت بدر مین پونہچے
جہان کم پانی تھا حضرت نے اصحاب سے مشورہ اوترنے کا کیا حضرت خباب رض
نے عرض کیا کہ آگے بڑھیے وہان زیادہ پانی ہے وہان اوتر لیجیے پھر حضرت جبرئیل

[۱] یعنی یا ابوسفیان پر جو مال ہاتھ آویگا یا او نپر جو ابوسفیان کی مدد کو آئے ہین کہ اون سے دین کی عظمت ہوگی ۱۲

پس جاؤ تو اور تیرا خدا دونون قتال کرو ۱۲

آئے اور کہا رائے خبّاب کی ٹہیک ہی پہر اوسی پانی پر اوترے کفار قریش نوسو اور
ہزار کے درمیان تھے اسی رات کو پانی برسا جس سے مسلمانون نے طہارت کی اور
ریگ جم گیا قدم جمنے لگے اور کفار کیواسطے وبال تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
ایک اونچا مقام بنا دیا تھا کہ اوسپر تشریف رکہین اور حضرت[له] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تہا کہ یہان فلان مارا جاویگا یہان فلانا وہان فلانا انشا اللہ تعالیٰ اور ذرا فرق نہ ہوا
اوس جگہہ سے جس جس کافر کی جو جگہہ فرمائی تھی اور حضرت نے دعا ومناجات شروع
کی رات کو ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا صبح کو سترہوین رمضان روز جمعہ کو
جانبین سے صف بندی ہوئی بعد برابر کرنے صفون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسی بلند مقام پر قیام فرمایا حضرت ابوبکر صدیق ساتھ حضرت کے تھے اور
حضرت سعد بن معاذ کچھہ انصار کے ساتھ محافظت بن تھے ابوجہل نے عمرو بن حضرمی
کے بھائی کو جسکا بھائی واقد رض کے ہاتھ سے مارا گیا تھا حکم کیا کہ اپنے بھائی کا
عوض طلب کرے وہ چلایا اپنے بھائی کا نام لیکر کہ قوم مین جوش پیدا ہوا
عتبہ اور شیبہ اور ولید کفار کی طرف سے نکلے اور مقابل طلب کیا انصار مین سے
تین صاحب مقابلہ کو گئے اون سے پوچھا کفار نے تم کون ہو کہا ہم انصار ہین کہا

[له] مشکوۃ شریف باب المعجزات فصل اول مین حدیث صحیح مسلم بروایت حضرت انس رض ۱۲

کفار نے کہ ہم اپنے ہی اعمام کو چاہتے ہین پس نکلے حضرت حمزہ اور حضرت علیؑ اور حضرت عُبیدہ بن حارث حضرت علیؑ نے ولید کو اور حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا شیبہ کے ہاتھ سے عُبیدہ بن حارث کا پانون کٹ گیا جس سے وہ شہید ہوے پھر حضرت علی اور حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا پھر یکبارگی حملہ ہوا اور لڑائی گرم ہوئی اور حضرت دعا مین مشغول ہوے یہانتک کہ ردا مبارک کندھے سے گر پڑی جو حضرت صدیق نے پھر اوڑھائی اور حضرت صدیقؓ عرض کیا کہ خدا یتعالیٰ ضرور وعدہ پورا کریگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوٹھایا اور فرمایا خوش ہوا ی صدیق اللہ نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنا لشکر بھیجا پانچہزار ملائکہ خدا یتعالیٰ نے مدد اہل اسلام کیواسطے بھیجے ستر کفار جو اون مین بڑے بڑے سردار تھے مثل ابوجہل کے قتل ہوئے ستر قید ہوئے باقی خائب وخاسر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے دین کو رونق دی اور عین شدت حرب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُٹھی کنکریان طرف کفار کے پھینکی نہین کوئی شخص کفار مین سے باقی رہا جس کی آنکھ مین نہ پونچی ہو اوسکے بعد یہود بنی قینقاع نے معاہدہ توڑا تھا اونپر غزوہ ہوا جب قریش بقیۃ السیف خائب و خاسر مکہ مین پونچے ابوسفیان بن صخر نے عہد کیا تھا کہ سر پر پانی نہ ڈالون گا

جبتک بدلہ نہ لونگا شوال ۳ سنہ ہجری مین تین ہزار کفار مع اونکی جورؤن کے
ابوسفیان لیکر آیا اور قریب جبل اُحُدْ اوترا اس غزوہ مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع سات سو مسلمانون کے جن مین پچاس سوار تھے بروز شنبہ گھاٹی
اُحُدْ مین پہنچے اور پس پشت جبل احد کو کیا اور پچاس تیراندازون پر عبداللہ بن جبیر کو
سردار مقرر فرماکر حکم دیا کہ اپنی جگہہ سے نہ ہلین تاکہ کفار عقب سے حملہ نکرین سکے او
بعد لڑائی شروع ہوئی اور حضرات طلحہ و علیؓ و حمزہ و ابودجانہ و نضر بن انس
وسعد بن ربیع کفار مین گھر گئے تھے پر خوب لڑے اول روز کفار کو ہزیمت ہوئی
اور مسلمانون کے دل مین غرور آیا اور وہ اصحاب جنکو حکم ایک جگہہ قائم رہنے کا ہوا
تھا لوٹ کرنے کو دوڑے ہرچند عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ سنا جب کفار
کے لشکر پر تعاقب کیا کہ کفار پھر لوٹے اور حضرت حمزہ شہید ہوے اور مسلمان بھاگے
کفار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچ گئے اور ستر مسلمان شہید ہوئے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے چہرۂ مبارک پر زخم پہونچے
کہ خود کی کڑیان رخسار مبارک مین گھس گئی تھین حضرت مصعب بن عمیر جنکے ہاتھہ مین علم
تھا شہید ہوے پھر علم حضرت علیؓ نے لیا شیطان نے باآواز بلند جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ کا نام لیکر کہا کہ مارے گئے مسلمان پھر بھاگنے لگے کہ انس بن النضر نے

کہا کہ جب حضرت شہید ہوے تو تم زندہ رہکر کیا کروگے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حضرت طلحہ اپنے اوپر چڑھاکر اوپر پہاڑ کے لے گئے ستر صحابہ شہید ہوئے
اور بڑی بڑی یادتیان ان نعشون پر کفار نے کین اور حضرت حمزہ کے ناک کان کاٹے پیٹ چاک
کیا کہ پہر مسلمان لوٹے اور ملائکہ اللہ تعالے نے بہیجے اور کفار کو ہزیمت ہوئی
خائب و خاسر واپس مکہ کو گئے پہر بنی النضیر نے عہد توڑا سنہ ۳ ہجری مین اونپر غزوہ
ہوا اور وہ مدینہ چھوڑ کر بہاگے پہر غزوہ ذات الرقاع[۵۱] سنہ ۴ ہجری مین ہوا اسمین
لڑائی نہین ہوئی اطاعت اہل نجد نے قبول کی پہر واقعہ بیر معونہ جسمین اونہتر[۶۹]
صحابہ شہید ہوے اور واقعہ رجیع جسمین سات صحابہ شہید ہوے صفر سنہ ۴ ہجری
مین واقع ہوئی یہ دونون واقعات ذکر احوال اصحاب مین جو شہید ہوئے مفصل لکہا
گیا ہے غزوہ[۵۲] دومۃ الجندل سنہ ۵ ہجری مین ہوا وہ لوگ بہاگ گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ کو واپس تشریف لائے ربیع الاول مین اور شعبان سنہ ۵ ہجری مین غزوہ مریسیع[۵۳]
ہوا اس مین مشرکین مقتول و قید ہوئے ایک صحابی شہید ہوا اسی غزوہ مین قضیہ[۵۵] بہتان حضرت عائشہ کا ہوا

غزوہ بنی النضیر سنہ ۳ ہجری
غزوہ ذات الرقاع سنہ ۴ ہجری
واقعہ بیر معونہ
واقعہ رجیع سنہ ۴ ہجری
غزوہ دومۃ الجندل سنہ ۵ ہجری
غزوہ مریسیع سنہ ۵ ہجری

[۵۱] اسکو غزوہ نجد بہی کہتے ہین وہ لوگ پانون مین چیتہڑے باندہتے تہے اس سبب سے غزوہ ذات الرقاع کہا گیا ہے ۱۲
[۵۲] دومۃ الجندل موضع ہے پندرہ منزل مدینہ سے اور پندرہ منزل دمشق یعنی دریا مین سے ۵۳ مریسیع ایک چشمہ کا نام ہے
انہین قیدیون مین حضرت جویریہ بنت حارث سردار قوم کی تہین جو حصہ مین ثابت بن قیس کے آئی تہین ثابت نے آزاد کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح
کیا اور بسبب رشتہ دامادی کے مسلمانون نے بنی مصطلق کے سو قیدی بندے آزاد کر دئے ۱۲ [۵۵] یہ قضیہ حال مسطح رضہ مین لکہا گیا ہے ۱۲

غزوہ خندق یا غزوۂ احزاب ۵ھ

پھر شوال ۵ سنہ ہجری مین دس[۱] ہزار کفار قریش وغیرہ جمع ہوے اور یہود مدینہ بنی قریظہ اونمین مل گئے جب یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اصحاب سے مشورہ فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کہنے سے خندق کہدوایا اور پیچھے پہاڑ آگے خندق ہاتین ہزار مسلمانون سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک اس حال مین خندق پر رہے اور بنی قریظہ اور مشرکین مین بگاڑ ہوگیا[۲] اس عرصہ مین ایک شجاع کفار کا

[۱] یہود نے کفار گرد نواح کو بلایا تھا ابو سفیان چار ہزار کفار قریش لایا اور باقی بنو اسد اور فزارہ اور اشجع بنو مرہ و بنو سلیم اور غطفان کے لوگ بھی شریک ہوے تھے جنکا سردار عیینہ بن حصن تھا چونکہ یہ بہت سے گروہ جمع ہو گئے تھے غزوۂ احزاب بھی اس غزوہ کا نام ہے

[۲] وجہ بگاڑ بنی قریظہ اور قریش کی غزوہ خندق مین امام ابن قیم جوزی نے کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین اسطرح لکھی ہے کہ ایک شخص جسکا نام نعیم بن مسعود تھا قوم غطفان سے حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون مجھکو جس کام کا حکم ہو بجا لاؤن فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ایک اکیلے ہو تم جو ہو سکے کرو اور لڑائی مین خدعہ جائز ہے پس نعیم فوراً بنی قریظہ مین گئے ایام جاہلیت مین نعیم بنی قریظہ کے دوست تھے جب یہ گئے بنی قریظہ کو انکے مسلمان ہونیکا حال معلوم نہین تھا نعیم نے کہا کہ اے بنی قریظہ تم محمد سے لڑنا چاہتے ہو قریش اور وہ تو ایک ساتھ آپس مین صلح کر کر واپس چلے جاوینگے اور تم مدینہ مین ان کے ہاتھ مین پہنس جاؤگے بہتر یہ ہے کہ تم قریش کا ساتھ مت دو جبتک کہ انکو ضامن نہ دین اور اول مین ۱۲ آدمی تمہارے پاس نہ بھیجین یہ راے بنی قریظہ نے پسند کی فوراً نعیم قریش کے پاس پہونچے اور انسے جا کر کہا کہ بنی قریظہ جو تمہارے شریک ہوے اور محمد کا توڑا وہ اپنا دم ہوے اور مجھکو خبر ملی ہے کہ بنی قریظہ تم سے آدمی بطور ضامن طلب کرینگے اور وہ آدمی محمد کے پاس پکڑ کر بھیجینگے اور اس طرح سے وہ مل جاوینگے اور ایسا ہی بنی قریظہ نے قریش کو کہلا بھیجا کہ اب تم ہمارے پاس آدمی بطور ضامن بھیجو تب ہم لڑینگے قریش نے جواب بھیجا کہ جب تک تم اپنے آدمی بطور ضامن ہمارے پاس نہ بھیجو گے ہم نہین لڑینگے قریش نے باہم کہا کہ نعیم سچ کہتا تھا اور یہود کو کہلا بھیجا کہ ہم کوئی آدمی ضمانت مین نہین بھیجینگے یہود نے کہا نعیم سچ کہتا تھا اور اسطرح باہم جھگڑا اور بگاڑ ہوگیا ۱۲

عمرو بن عبدوُدّ ایک جماعت کو لیکر خندق کی طرف آیا اوسکو حضرت علی اور حضرت عمر نے قتل کیا باقی بھاگ گئے پھر اللہ تعالی نے کفار پر ایسی باد تند و سخت بھیجی جسکے سبب سے اونکے خیمے اوکھڑ گئے دیگین کھانے کی لوٹ گیئن طنابین خیمون کی سب ٹوٹ گیئن اور ملائکہ نے اونمین تزلزل ڈالا اور ایسا خوف پیدا ہوا کہ بھاگ گئے

غزوہ بنی قریظہ ۵ھ

جب حضرت مدینۂ منورہ مین لوٹ کر آئے تو بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینے کو حکم خدا ہوا اور اونپر غزوہ ہوا اور سعد بن معاذ کو حکم کیا تھا اونکے حکم سے سب قتل ہوئے[1] خندق و بنی قریظہ کے غزوہ مین دس مسلمان شہید ہوئے[2] چھہ مہینے بعد بنی قریظہ کے سنہ ۶ھ مین بنی لحیان پر غزوہ ہوا وہ سب بھاگ گئے

غزوہ بنی لحیان ۶ھ

غابہ ایک موضع قریب مدینۂ منورہ ہے وہان مویشی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرتے تھے سنہ ۶ھ مین عیینہ بن حصن فزاری نے لوٹ لی چرواہے کو مار ڈالا اوسپر حملہ کیا گیا ذی قرده[3] پر سب مویشی چھین لئے اور تین چار دن

غزوہ غابہ ۶ھ

---

[1] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیار اوتار کر حضرت ام سلمہ کے گھر مین غسل فرماتے تھے کہ جبرئیل آئے اور کہا تم نے ہتھیار رکھ دئے اور ابھی فرشتے مستعد ہین بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینی چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز عصر بنی قریظہ مین پڑھو راستہ مین وقت نماز ہو گیا بعض نے پڑھی کہ مراد جلدی سے تھی نہ نماز قضا کرنے سے بعض نے نہین پڑھی دونون کا اجتہاد صحیح تھا بے لڑائی کے اس امر پر صلح ہوئی کہ سعد بن معاذ فیصلہ کر دین وہ منظور ہوگا ۱۲

[2] مفصل ذکر اس غزوہ کا حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ کے حال مین کہا گیا ہے اور کسی قدر حال سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ مین ۱۲

[3] ذی قردہ ایک گانون کا نام ہے مدینہ سے دو منزل اوس مین بندر بہت ہین ۱۲

اول سریہ سنہ ۶ — دوم سریہ سنہ ۶ — سوم سریہ سنہ ۶ — چہارم سریہ سنہ ۶

اون لوگون کی اونٹ لائے سنہ ۶ مین سریہ حضرت عکاشہ کا مع چالیس آدمی کے غمر[1] کیطرف بہیجا تھا دو سو اونٹ مدینہ منورہ کو کفار کے ہانک لائے سریہ ابو عبیدہ بن جراح کو ذی القصہ کو بہیجا سب بھاگ گئے ایک آدمی علاوہ مسلمان ہو گیا سریہ محمد بن مسلمہ کو دس آدمیون سے بہیجا تھا سو تے مین سب شہید ہوسے محمد بن مسلمہ زخمی واپس آئے اور سریہ زید بن حارثہ کا عیص[2] کی طرف بہیجا تھا جس مین ابو العاص شوہر حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مال قریش کا لئے جاتے تھے لے لیا تہا ابو العاص آئے اور حضرت زینب کے کہنے سے سب مال واپس ہوا حضرت ابو العاص مال قریش کا دیکر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ کو آئے سنہ ۶ ہجری مین غزوہ حدیبیہ ہوا ذی قعدہ مین حضرت نے عمرہ کا ارادہ فرمایا اور پندرہ سو آدمی حضرت کے ساتھ تھے جب ذی الحلیفہ پونہچے احرام عمرہ کا باندھا اور جاسوس کعبہ کو بہیجا جاسوس نے خبر دی کہ قریش نے بڑی جماعت فراہم کی ہے وہ آپ کو کعبہ کو نہ آنے دین گے اور لڑین گے اوسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا اصحاب سے حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ ہم عمرہ کرنے کو آئے ہین اگر ہمکو روکین گے تو لڑین گے

غزوہ حدیبیہ سنہ ۶

---

[1] غمر ایک قدیمی کنوئین کا نام ہے قریب مکہ معظمہ کے ۱۲

[2] عیص نام ایک موضع کا کنارہ سمندر پر قریب مدینہ منورہ کے واقع ہے ۱۲

پھر آگے بڑھے قریب حدیبیہ کے آپکا اونٹ رُک گیا آگے کو نہ چلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو روکا ہے روکنے والے اصحاب فیل نے اور ایک چھوٹے تالاب پر ٹھہرے لوگون نے حضور مین قلت پانی کی شکایت کی آپ نے ایک تیر مرحمت فرمایا کہ اسکو پانی مین گاڑ دو اوسکا گاڑنا تھا کہ پانی جوش زن ہوا اور صحیحین کی حدیث مشکوۃ شریف باب المعجزات فصل اول مین ہے کہ حدیبیہ مین لوگون نے پیاس کی شکایت کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوزہ وضو کے پانی کا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا کوزہ مین رکھا اور حضرت کی انگلیون مین سے پانی جوش زن تھا مانند چشمہ کے پس سب نے پیا اور وضو کئے حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے جابرؓ نے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے کافی ہوتا اور ہم پندرہ سو آدمی تھے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے کہا کہ تم جاؤ مکہ مین قریش کے پاس حضرت عمر نے عرض کیا کہ میرا کوئی رشتہ دار نہین ہے مجکو ایذا دیجاویگی حضرت عثمان کو بھیجدیجئے اونکا کنبہ بہت ہے حضرت عثمان کو یہ پیغام لیکر بھیجا کہ ہم لڑنے نہین آئے ہین بلکہ عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مسلمانونکو خوشخبری سنادو کہ مکہ دارالاسلام ضرور ہو جاویگا حضرت عثمان گئے اور موضع بلدح مین قریش سے ملے اور پیغام بیان کیا اونھون نے کہا مکہ کو جاؤ چنانچہ وہ مکہ کو

گئے پہلے تو لوگون نے یہ گمان کیا کہ حضرت عثمان نے طواف کیا ہوگا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایسا گمان عثمان کی طرف نہین کرسکتا ہون
کہ بغیر ہمارے طواف کرین جب مکہ مین پہونچکر حضرت عثمان نے پیغام بیان کیا وہان کے
مسلمان اور کافرون مین حجت اور لڑائی ہونے لگی اور بہت غل شور ہوا پتھر چلے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ حضرت عثمان شہید ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسوقت ایک درخت کے نیچے تھے پس اوسوقت سب مسلمانون نے جو پندرہ سو تھے بیعت
کی کہ ہم نہین بھاگین گے خوب لڑین گے اور حضرت نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ مین لیا
اور کہا کہ یہ بیعت عثمان کیطرف سے ہے [له] جب بیعت ہوچکی حضرت عثمان واپس آئے
مسلمانون نے پوچھا کہ تم نے طواف کیا عثمانؓ نے کہا کہ یہ نہین ہوسکتا تھا کہ مین تنہا
طواف کرتا سب سے پہلے بیعت ابو سنان اسدی نے کی اور سلمہ بن اکوع نے
تین مرتبہ بیعت کی اس درمیان مین ہندیل بن ورقا آیا اوس سے جناب رسول اللہ نے
فرمایا کہ ہم لڑنے نہین آئے صرف عمرہ کرنے آئے ہین ہندیل نے کہا مین قریش کے پاس

فتح نزدیک یعنی خیبر اور لوٹین بہت کہ لیوینگے اوسکو اور ہے اللہ غالب حکمت والا ۱۲

[له] اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت شجرہ کہتے ہین اور اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

جاتا ہون اور پیغام کہتا ہون چنانچہ گیا اور پیغام قریش سے کہا قریش کے طرف سے
عروہ و مکرز و سہل قاصد آئے آخر صلح ٹھہری اور معاہدہ تحریر ہوا دس برس تک
نہ لڑنے کا اور جو کفار مین سے مسلمانون کی طرف آوے اوسکو لوٹا دین جو مسلمان
مرتد ہوکر جاوے قریش لوٹا دین اوسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ
کی طرف مراجعت فرمائی اور سورہ انا فتحنا نازل ہوئی سب سے پہلے ابو بصیر مسلمان ہوکر
آئے دو شخص قریش نے اونکی طلب مین بھیجے حضرت نے ساتھ کردیا ابو بصیر نے دونون
کو قتل کیا اور واپس آئے جب اونکو گمان ہوا کہ مجکو پھر واپس کردین گے سمندر کے
کنارے کو چلے گئے اور جو مسلمان ہوکر آئے تھے وہ ابو بصیر کے ساتھ ہوئے تھے ایک
جماعت نومسلمون کی جمع ہوگئی اور جو قافلہ قریش کا شام کو جاتا تھا اوسکو لوٹ
لیتے تھے - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد معاودت حدیبیہ سے بیس رات مدینہ
منورہ مین قیام فرمایا اور سنہ ۷ ہجری کے محرم مین قصد خیبر کا فرمایا جس رات کو
خیبر مین داخل ہونیوالے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل کو علم ایسے
شخص کے ہاتھ مین دونگا جو خدا اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہے اور جو خدا
اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین صبح ہوتے خیبر مین پونہچے کچھ دن نکلے سب منتظر
ہوئے کہ دیکھئے علم کسکے ہاتھ مین دیا جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

اسلام ابو بصیر

غزوۂ خیبر سنہ ۷ھ

علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا معلوم ہوا کہ حضرت علی کی آنکھین شدت سے دُکھتی ہین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھون مین تھو کا فوراً اچھی ہوگئین
درد وغیرہ کچھ باقی نہین رہا اوسیوقت حضرت علی کے ہاتھ مین علم دیا اور لڑائی شروع
ہوئی پہلے عامر بن اکوع مرحب کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر حضرت علی و مرحب
ملے باہم رجز پڑھے اور حضرت علی نے قتل کیا مرحب کو پھر یہود قلعہ بند ہوئے اور
ایک قلعہ سے دوسرے قلعون مین منتقل ہوتے رہے جب سب قلعون مین عاجز
ہوئے تو یہود نے صلح کی اس امر پر کہ سب مال سونا چاندی ہتھیار چھوڑ
کر صرف بدن کے کپڑے لیکر جان سے اپنی نکل جاوین اگر کچھ مال چھپاوینگے
تو پھر بری الذمہ ہین مسلمان حیی بن اخطب نے ایک مشک مین مال بھر کر چھپا
دیا تھا جب معلوم ہوا تو حضرت نے ابن ابی الحقیق کے دو بیٹون کو قتل کیا اور
اونکی عورتون کو قید کیا حضرت صفیہ بنت حیی کا شوہر بھی بیٹا ابن ابی الحقیق کا
تھا جو قتل ہوا اور فتح کامل ہوئی اور بہت غنیمت ہاتھ آئی جیسا کہ خدا تعالیٰ
نے وعدہ فرمایا تھا مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً کا اور حضرت صفیہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے ازواج مطہرات مین داخل فرمایا اسی غزوہ مین ایک یہودیہ زینب بنت
حارث نے بکری مین زہر ملا کر دیا تھا جس جس نے وہ گوشت کھایا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اونکے پچھنے لگوا دئے تھے بعض صحابہ زہر سے شہید ہوئے اکثر سلامت
رہے اسی غزوہ مین حجاج نامی ایک صاحب مسلمان ہو کر مکہ سے آئے تھے
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحیاب ہوے اور حجاج کا مال کثیر تھا جو اپنی
جورو کے پاس مکہ مین چھوڑ آئے تھے حجاج نے خیال کیا کہ قریش کو خبر فتح سے
صدمہ ہوگا میرا مال کہین ضائع نہوجاوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت لیکر مکہ معظمہ کو واپس آئے اور یہ کہہ آئے تھے کہ مین اپنا مال
لینے کے لئے جو مناسب ہوگا کہونگا مکہ مین آنکر اپنی جورو سے حجاج نے کہا
کہ سب مال اکٹھا کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست ہوئی اونکا مال
یہود فروخت کرتے ہین ارزان خریدونگا اس طرح مال فراہم کیا زوجہ حجاج
نے قول حجاج کی تمام مکہ مین خبر کی کفار بہت خوش ہوے اور جو مسلمان
مکہ مین تھے نہایت غمگین ہوے حضرت عباس کے دروازہ پر کفار و مسلم سب
جمع ہوئے حضرت عباس نے اپنا غلام حجاج کے پاس بہیجا حجاج نے یہ کہلا بہیجا
کہ خبر خوشی کی ہے اور مین علیحدہ کہونگا جب غلام نے آکر بیان کیا حضرت عباس خوش
ہوگئے اوسیوقت غلام کو آزاد کردیا پھر حجاج نے مفصل حال بیان کیا اور کہا
کہ تین روز تک آپ اس خبر کو چھپائیے کہ مین چلا جاؤن بعد تین روز کے

حضرت عباس نے زوجہ حجاج سے اصل حال بیان کیا اور عام خبر ہو گئی مسلمانون
کے چہرے بشاش اور کفار کے چہرے محزون ہوئے۔ پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وادی قری کے یہود پر خیبر سے لوٹتے وقت سنہ ۷ مین غزوہ کیا تمام
روز لڑائی رہی دوسری صبح کو سب مال واسباب حاضر کر کر یہود نے صلح کی جائے
روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور مال غنیمت کا تقسیم فرمایا اراضی باغات
پہر یہود کو دئے اونپر عامل اپنا مقرر فرمایا۔ اسی غزوہ سے لوٹتے ہی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رض سے فرمایا کہ صبح کو جاگتے رہنا جمیع اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے بوقت نکلنے سورج
کے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پہر سب جاگے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسیوقت کوچ کا حکم فرمایا دور آگے چلکر حکم فرمایا کہ وضو کرو سب نے
وضو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت فجر ادا کین پہر نماز فرض باجماعت ادا فرمائی
اور فرمایا کہ یہ جنگل شیطان کا تہا اسی سنہ ہجری مین سریہ[۱] حضرت ابو بکر صدیق رض کا نجد کو
بجانب بنی فزارہ بہیجا وہان سے کافر لوگ پکڑ لائے اونمین ایک لونڈی حسین بہی آئی تہی
وہ فدیہ مین مسلمان قیدیون کے جو مکہ مین تہے بہیجی گئی اور سریہ[۲] حضرت عمر رض
کا طرف ہوازن کے بہیجا ہوازن کے لوگ بہاگ گئے حضرت عمر واپس مدینہ کو آئے

غزوہ وادی قری سنہ ۷

سریہ ابو بکر صدیق

سریہ حضرت عمر

اور سریہ عبداللہ بن رواحہ مع تیس سواروں کے جن میں عبداللہ بن انیس بھی
تھے طرف بشیر بن رارم یہودی کی خیبر کیطرف بھیجا بشیر بھی تیس سواروں سے
مقابل آیا مقام قرقرہ نیار میں جو چھ میل خیبر سے ہے مقابلہ ہوا حضرت عبداللہ بن انیس
مقابل بشیر کے ہوئے بشیر کا پانون کاٹ ڈالا بشیر یہودی کے ہاتھ میں ایک کبڑی
لکڑی تھی وہ عبداللہ بن انیس کے منہ پر ماری جس سے زخمی ہوئے اور باقی یہود
مارے گئے مسلمان کوئی شہید نہیں ہوئے جب لوٹکر آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زخم عبداللہ بن انیس پر تھوکا وہ اچھے ہوگئے اور مرتے وقت تک
تکلیف نہوئی اور سریہ بشیر بن سعد انصاری کا مع تیس سواروں کے بنی مرہ کی طرف
فدک کو بھیجا وہاں سے مویشی لیکر مدینہ منورہ کی طرف لوٹے رات کو کفار آپڑے
اور اکثر مسلمان شہید کیئے اپنے مویشی ہانک لے گئے حضرت بشیر بن سعد انصاری
زخمی ہوئے اور فدک میں ایک یہودی کے یہاں رہے جب اچھے ہوگئے مدینہ منورہ
کو واپس آئے اور سریہ اسامہ بن زید حرقات کی طرف بھیجا لڑائی ہوئی غنیمت ہاتھ
آئی اور سریہ مکرر بشیر بن سعد کا مع تین سو مسلمانوں کے قریب خیبر عیینہ نے لوگ
جمع کیئے تھے عیینہ کی جماعت بھاگ گئی دو شخص گرفتار آئے وہ مسلمان ہوگئے اور
سریہ ابو قتادہ رض کو طرف اضم کے بھیجا ابو قتادہ کے ساتھ محلم بن جثامہ صحابی تھے

عامر بن اضبط دودھ لیکر آیا اور بطریق اسلام سلام علیک کی محلم بن جثامہ نے
اوسکو قتل کیا اور کہا کہ تو مسلمان نہین ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ
لَسْتَ مُؤْمِنًا الخ بعد کو وہ لوگ طالب قصاص ہوئے سفارش جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پچاس اونٹ دیت کے لیکر راضی ہوئے اور سریہ سلامہ
بن عمیر معروف ابو حدرد اسلمی کا اوسکا قصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو خبر پہنچی کہ ایک شخص قبیلہ جشم مین سے رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ بہت
سے آدمی لیکر موضع غابہ مین وارد ہوا ہے کہ مقابلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے اور لوگ جمع کرے اور وہ شخص نام آور صاحب وقار قبیلہ جشم کا ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حدرد کو بلایا اور دو صاحب صحابہ مین سے
اور تھے تینون کو حکم فرمایا کہ خبر لاوین ایک ایسی اونٹنی ضعیف انکو ملی جو تکلیف
سے چلتی تھی ایک صاحب اوسپر سوار ہوئے اور ہتھیار تیر و کمان و تلوارین
ساتھ لین وقت مغرب قریب لشکر کفار کے پہنچے ابو حدرد ایک کمین گاہ مین
چھپے اور دونون ساتھیون سے کہا کہ علیحدہ علیحدہ پوشیدہ ہون جب یہ لوگ
غافل ہونگے انپر حملہ کرینگے تکبیر کی آواز کے ساتھ نکل آنا جب رات اندھیری ہوگئی

بعد عشا کے کفار کے مویشی کا ایک چرواہا تھا وہ چلایا رفاعہ بن قیس مستعد ہوگیا
کہ چرواہے کو کوئی واقعہ پیش آیا ہے مین جاتا ہون اور تلوار لیکر چلا اور لوگ مانع
بھی ہوئے مگر وہ نہ مانا ابو حدرد جس طرف تھے اوس طرف سے گذرا ابو حدرد نے ایک
تیر لگایا رفاعہ کے جگر کے پار ہوگیا بغیر آواز نکالے ٹھنڈا ہو کر گر پڑا ابو حدرد رض
نے اوسکا سر کاٹ لیا پھر ابو حدرد نے لشکر کفار پر پہونچکر تکبیر کہی وہ دونون صاحب
بھی پہونچ گئے اور تکبیرات کہکر خوب داد شجاعت دی اور بہت کفار قتل کئے اور بہت
غنیمت کا مال اور بہت سے اونٹ اور عورتین اور بچے مدینہ منورہ کو لائے اور
سر بھی رفاعہ کا لائے تیرہ [١٣] اونٹ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حدرد کو
عنایت فرمائے اور سریہ [٩] عبداللہ بن حذافہ سہمی ان حضرت کو سردار فرماکر بھیجا تھا اور
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انکی اطاعت کرنا یہ حضرت ہمراہیون
سے ناراض ہوئے حکم دیا کہ لکڑیان جمع کرو سب نے لکڑیان جمع کین پھر حکم دیا
کہ اسے جلاؤ جب خوب آگ ہوگئی تو حکم دیا کہ سب اس مین گھس جاؤ اوسوقت
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ ہم لوگ آگ سے بچنے کے واسطے
امت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوئے ہین ہم آگ مین داخل
نہونگے پھر غصہ عبداللہ کا بھی فرو ہوگیا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر آگ میں چلے جاتے پھر نہ نکلتے یعنی دوزخی ہوتے اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ امر خلاف شرع وحرام مثل خودکشی وغیرہ میں اطاعت حاکم ضرور نہیں ہے - ذیقعدہ ۷ھ میں عمرہ حضرت نے ادا فرمایا اور حضرت میمونہ ام المومنین سے عقد ہوا موضع سرف میں شب زفاف ہوئی خدا کی شان وہیں مزار مبارک حضرت بی بی میمونہ رض کا ہے ۸ھ ہجری جمادی الاول میں غزوہ موتہ ہوا مضافات بلقا ملک شام میں سبب اسکا یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامۂ مبارک بنام قیصر روم بدست حارث بن عمیر ازدی کے بھیجا تھا شرجیل بن عمرو نے گرفتار کیا اور حارث کو شہید کیا سوائے حضرت حارث کے کوئی قاصد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل نہیں ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی سخت ملال ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر چہ تین ہزار صحابہ کا روانہ کیا زید بن حارثہ کو سردار کیا اور حکم فرمایا کہ زید شہید ہوں تو جعفر بن ابو طالب سردار ہوں وہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں جب لشکر روانہ ہوکر موضع معان میں پہونچا خبر ملی کہ ایک لاکھ فوج مخالف کی موجود ہے روم سے اور ایک لاکھ لخم وبلقان وغیرہ کی دو لاکھ کی جمعیت ہے دو روز وہاں قیام کر کر مشورہ کیا بعض کی رائے ہوئی کہ جناب

نکاح ام المومنین میمونہ بنت الحارث

غزوہ موتہ سنہ ۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا چاہیے اور مدد طلب کرنا چاہیے
عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ ہم عدد و قوت پر نہیں لڑتے بلکہ جس دین کا اللہ تعالی
نے ہمپر فضل کیا ہے اوسکے واسطے لڑتے ہین دو نیکیون ہین سے ایک ضرور ملیگی
یا شہادت یا فتح بس اللہ کا نام لیکر بڑھے سو ضع موتہ پر تکبیر کہتے ہوے پونہچے
وہان مقابلہ کفار کا ہوا خوب خوب جانباز یان مسلمانون نے کین نیزہ زید بن حارثہ
کے ہاتھہ مین تھا فوج کفار نے نرغہ کرلیا اور نیزون سے بدن مبارک چھیدا کہ حضرت
زید گھوڑے سے شہید ہوکر گرے اوسوقت نیزہ حضرت جعفر برادر
شیر خدا حضرت علی نے لیا اور خوب دل کھولکر لڑے حضرت جعفر کے گھوڑے کی
کوچین کفار نے کاٹ ڈالین پیدل لڑے داہنا ہاتھہ کٹ گیا تو نیزہ بائین ہاتھہ
مین لیا اور لڑے جب بایان ہاتھہ بھی کٹ گیا گرے اور شہید ہوے پھر نیزہ
عبداللہ بن رواحہ نے لیا اور خوب لڑے اور شہید ہوئے پھر ثابت بن ارقم
نے لیا اور کہا کہ کسی کو سردار پسند کرو مین سرداری نہ کرونگا پھر نیزہ حضرت خالد
بن ولید نے لیا اور کفار مین ہزیمت پڑی مسلمان بھی اس ہل چل سے بھاگے
غرضکہ دونون لشکر ایک دوسرے سے بھاگے فتح و شکست کسی کی نہین ہوئی
عین یہ روز واقعہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کریم کو کل واقعہ سے مطلع فرمایا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو دکھائے گئے جعفر و زید اور ابن
رواحہ موتی کے خیمہ مین ہر ایک ایک تخت پہ جلوہ افروز ہین اور جعفر کو اللہ تعالیٰ
نے بدلے ہاتھون کے دو پر عطا فرمائے جس سے جنت مین اُڑتے پھرتے ہین
جب ہی سے جعفر طیار مشہور ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعلےٰ بن مُنیہ نے جب موتہ سے
واپس آکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر بیان کرنا چاہی تو حضرت نے
فرمایا کہ چاہے تم بیان کرو یا مین بیان کرون یعلی نے عرض کیا کہ حضور ہی ارشاد
فرماوین حضرت نے تمام واقعہ من وعن بیان فرمادیا یعلےٰ نے عرض کیا کہ واللہ کوئی بات
بھی آپ نے بیان سے فروگذاشت نہین فرمائی جمادی الثانی ۸ھ ہجری مین غزوہ
ذات السلاسل ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ قضاعہ کے لوگ
جمع ہوئے ہین اور مدینہ منورہ پر حملہ کیا چاہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عمرؓو بن عاص کو بلایا اور علم سفید اور نیزہ سیاہ انکو مرحمت کیا اور تین سو مہاجرین
اخیار و انصار ساتھ کئے اور تیس گھوڑے اور یہ حکم فرمایا کہ غذرہ و بلقان سے مدد
لینا یہ صاحب رخصت ہوئے راتون کو چلتے تھے دن مین ٹھہر جاتے تھے جب
قریب لشکر کفار کے پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جماعت بہت ہے حضرت عمرؓو بن عاص
نے خاص طرف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ

غزوۂ ذات السلاسل

علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ رضؓ بن جراح کو مع دو سو اخیار انصار و مہاجرین جن مین
حضرت ابوبکر صدیق و عمر بن خطاب بھی تھے روانہ فرمایا جب یہ اون سے مل گئے
تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ ارادہ کیا کہ خود امامت کرین حضرت عمرو رضؓ
بن العاص نے فرمایا کہ مین سردار لشکر ہون اور تم مثنبع ہیرے کر کے بھیجے گئے ہو حضرت
ابو عبیدہؓ نے قبول فرمایا اور متفق ہو کر حملہ کیا اور قضاعہ کے شہرون پر غالب
آئے اور آخر تک اونکو بھگا دیا ذات السلاسل نام اس غزوہ کا اسوجہ سے ہے
کہ ایک نہر جسکا نام سُلسُل تھا اوس پر یہ لوگ ٹھہرے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ شہر کون
نے آپس مین ایک دوسرے کو بیڑیون سے باندہ لیا تھا اس وجہ سے ذات السلاسل نام رکھا گیا
اسی غزوہ مین حضرت عمرو رضؓ بن العاص کو احتلام ہوا تھا رات مین بہت سردی
تھی تیمم سے صبح کی نماز پڑہائی جب مدینہ منورہ کو لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے صحابہ نے عرض کیا کہ اس طرح پر حالت جنابت مین حضرت عمرو بن العاص نے
نماز پڑہائی حضرت نے فرمایا کہ اے عمروؓ تم نے بحالت جنابت نماز پڑھائی حضرت
عمرو رضؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا بوجہ زیادہ سردی ہونے کے مینے تیمم کر کر نماز پڑہائی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کچھہ نہ کہا غرض کہ اس سے یہ

ف ا ور مت
ہلاکی کرو اپنی جانونکو
تحقیق اللہ ہے ساتھہ تمہارے
رحم کرنے والا ۱۲

بات صاف ثابت ہے کہ اگر سردی زیادہ ہوا و طبیعت کو احتمال ضرر ہو تو تیمم
کر لے اور نماز صبح ادا کرے نہ ایسا کہ جیسے کہ اسوقت کے اکثر لوگ کاہلی کرتے
ہین اول تو بخوف سردی کے نہاتے نہین اور وقت صبح کا قضا کر کے نہاتے ہین
اور پھر قضا ادا کرتے ہین یہ بالکل خلاف کرتے ہین بلکہ اونکو چاہیئے کہ ایسی حالت مین
تیمم کرین اور نماز کو قضا نہ کرین اور وقت پر نماز ادا کرین رجب ۸ھ مین سریہ
ابو عبیدہ بن جراح کا جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معہ تین سو
مہاجرین و انصار کے جن مین حضرت عمرؓ بھی تھے طرف ایک گروہ جہینہ کے موضع
قبیلہ کو قریب سمندر کے مدینہ منورہ سے پانچ شب کی راہ پر بھیجا کہ قافلہ کفار
قریش سے مقابلہ کرین راہ مین اصحاب کو بھوک شدید معلوم ہوئی اپنے ذخیرت
کے کھائے پھر تین تین اونٹ تین روز تک قربانی کئے حضرت ابو عبیدہ نے قربانی
کرنے سے منع کیا کہ سواری کو نہین رہتے سمندر نے ایک جانور مردہ جس کا
نام عنبر تھا باہر پھینک دیا پندرہ روز تک تمام اصحاب نے اوسی مین سے کھایا
لڑائی نہین ہوئی جب مدینہ منورہ کو واپس آئے حضور مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ وہ رزق اللہ تعالےٰ نے
تمکو مرحمت فرمایا کچھ باقی ہے تو ہمکو بھی کھلاؤ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین سے تناول فرمایا اسی سے حلال ہونا دریامین مری
ہوئی مچھلی کا ظاہر ہوا اور میتہ جو حرام ہے اوسمین مچھلی داخل نہین ہے بلکہ
اللہ تعالی نے بلفظ طعام بحر حلال فرمایا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ حضرت
ابوبکر صدیق و حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جو مچھلی دریامین مری
ہو وہ طعام بحر ہے دسوین رمضان سنہ ہجری کو جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قصد مکہ معظمہ کا واسطے خالی کرانے کے کفار سے فرمایا اس
تاریخ سے چند روز پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم
تیاری کا فرمایا تھا لیکن یہ کہ ارادہ فلان طرف کا ہے مخفی رکھا تھا اور اپنے
اہل کو بھی اپنے سفر کے سامان کرنے کا حکم فرمایا تھا مگر مقام مراد کسی کو معلوم
نہ تھا حتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رض اپنی بیٹی جناب بی بی عائشہ رض کے پاس آئے
اور پوچھا کہ کہان کے واسطے سامان ہوتا ہے حضرت بی بی عائشہ نے ارشاد
فرمایا کہ مجھکو خبر نہین پھر حضرت نے اصحاب سے ارشاد فرمادیا تھا کہ مکہ کا قصد ہے
اور دعا فرمائی کہ یا اللہ آنکھین اور خبرین قریش کی بند ہوجاوین جب تک ہم
اونکے شہر مین نہ پہونچین۔ حضرت حاطب نے قریش کو خط لکھا جو پکڑا گیا جس کا
پورا قصہ احوال حضرت حاطب بن ابی بلتعہ مین لکھا گیا ہے حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دس ہزار لشکر جرار اصحاب اخیار و مسلمانان فی نی زفار
کے منزل بمنزل کوچ فرماتے تھے حضرت عباس چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مع اہل و عیال مسلمان ہو کر ہجرت کئے ہوئے طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے راستہ مین جحفہ مین ملے اور ابو سفیان بن حارث
چچازاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے بیٹے جعفر کے
اور عبداللہ بن ابی امیہ پھوپی زاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عانکہ اونکی والدہ تھین مقام ابوا مین مسلمان ہو کر ملے ان سے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا بوجہ اسکے کہ حالت کفر مین ایذا پہنچائی تھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سفیان نے اشعار ہجو کے تھے اور عبداللہ نے
کہا تھا کہ ہم ایمان نہ لاوین گے جب تک زمین سے چشمہ نہ جاری کر دین حضرت
ام سلمہ ام المومنین علاتی بہن عبداللہ کی تھین اور حضرت علی نے فرمایا کہ سامنے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاؤ اور وہی کہو جو حضرت یوسف کے بھائیون
نے کہا تھا پس ایسا ہی کیا اور سامنے سے آکر پڑھا تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا
وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یعنی وہی جواب جو حضرت

یوسف ؑ نے فرمایا تھا پھر ایسے پکے مسلمان ہوئے کہ ابو سفیان بن حارث
نے کبھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر اوٹھا کر بات
نہین کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنتی فرمایا او فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھکو امید ہے کہ یہ قائم مقام
حمزہ رضؓ کے ہین جب انکا وقت وفات ہوا لوگون سے کہا کہ مجھہ پر
مت روؤ مین جب سے مسلمان ہوا کوئی خطای قولی بھی مجھہ سے نہین ہوئی رضی اللہ تعالی عنہ

مقام قرب مکہ معظمہ

پھر قصۂ فتح مکہ شروع ہوتا ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران
مقام پر پہونچے سبکو حکم فرمایا کہ آگین روشن کرو دس ہزار جگہہ آگ روشن کی گئی
اور یہ برکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت تک قریش
کو مطلق خبر ارادہ اور روانہ ہونے لشکر اسلام کی نہ پہونچی تھی ابو سفیان بن صخر
بن حرب اور بدیل بن ورقا شب کو پہرنے کو مکہ سے نکلے تھے اونھون نے یہ آگین
روشن دیکھین وہ آپس مین کہتے تھے کہ اس سے پہلے اسقدر روشنی کبھی نہین دیکھی
اسطرف سے حضرت عباس ؓ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خچیر پر جناب رسول اللہ
کے سوار ہوکر اس تلاش مین نکلے کہ کوئی ملجاوے تو قریش کو کہلا بھیجون کہ عنقریب
حاضر ہوکر اطاعت قبول کرین ورنہ صبح کو قہر و غضب کے ساتھ لشکر اسلام حملہ آور

ہوگا کہ آواز ابوسفیان بن صخر بن حرب کے گوش مبارک حضرت عباس
بن پہونچی پہچانکر آواز دی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے بھی حضرت عباس رض کی
آواز پہچانی اور پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہے حضرت عباس نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع افواج اخیار مہاجرین و انصار بقصد فتح و خالی
کرانے بیت اللہ کے اشرار و اصنام سے تشریف لائے ہین صبح کو انشاء اللہ تعالی
فتح ہو گی اور تمہاری گردنین ماری جاوین گی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے
کہا کہ قربان تم پر میرے مان اور باپ اب کیا کرون جس سے جان بچے حضرت
عباس نے فرمایا کہ میرے پیچھے خچر پر سوار ہو چنانچہ ابوسفیان سوار ہوا جس لشکر
کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے لوگ خچر جناب رسول اللہ کا پہچانتے تھے اور
حضرت عباس کو پہچانکر کہتے تھے کہ حضور کے چچا حضور کے خچر پر ہین جب حضرت
عمر رض کے لشکر پر گذرے حضرت عمر رض کھڑے ہوئے اور ابوسفیان بن حرب کو
پہچان کر کہا کہ دشمن خدا پر الحمد للہ کہ قدرت حاصل ہوئی اب اسکی گردن مارونگا
اور یہ کہکر حضرت عمر رض جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے اور
حضرت عباس بھی جھپٹ کر حضور مین حاضر ہوئے حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ ابوسفیان
کے گردن مارنے کی اجازت فرمایئے حضرت عباس نے عرض کیا کہ بیٹا ام حبیبہ کا

عظمت دی کعبہ کو آج وہ روز ہے کہ عزت دی اللہ تعالی نے قریش کو پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سعد بن عبادہ سے لیکر اونکے بیٹے قیس کو دیا اور ابو سفیان نے مکہ مین پہونچکر بہت بلند آواز سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ پہونچے ایسے لشکر جرار کے ساتھ کہ کوئی مقابلہ نہین کر سکتا جو شخص ابو سفیان کے گھر مین داخل ہوا اوسکو امان ہے جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اوسکو امان ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مین داخل ہوا اوسکو امان ہے یہ سنکر بہت لوگ اپنے اپنے گھرون مین داخل ہوئے اور دروازے بند کر لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور خالد بن ولید کو پستی کے ایک طرف سے حکم داخل ہونیکا فرمایا اور دوسری طرف سے حضرت زبیرؓ کو اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو جنگل کے راستہ کی طرف متعین فرمایا خالد بن ولید کو حکم فرمایا کہ جو تم سے مقابل ہوا اوسکو کاٹ ڈالو اور حضرت ابو ہریرہؓ کو بلا کر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ انصار حاضر ہوئے اور گرد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ کر کر کھڑے ہوئے چند اوباش قریش بسر پرستی عکرمہ بن ابی جہل و صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو کے مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی حضرت خنیس بن خالد بن ربیعہ اور کرز بن جابر فہری

مسلمانوں کی طرف سے شہید ہوئے اور بارہ کفار قتل ہوئے عکرمہ وصفوان
بھاگ گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالی
عنہم حرم میں داخل ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کعبہ کیا اور کمان حضور کے
ہاتھ میں تھی گرد کعبہ اور کعبہ کے اوپر تین سو ساٹھ بت تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کمان سے بتوں کو گراتے تھے اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ
اور بت اوندھے گرتے تھے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور حاکم نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ایک بت اوپر کعبہ کے تہا حضرت علی سے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت علیؓ بیٹھ گئے قدم مبارک دونوں شانوں پر اون کے
رکھے اور ارشاد فرمایا کہ اوٹھو حضرت علیؓ بار نبوت نہ اوٹھا سکے جب حضرت علی کے
ضعف کو دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوش حضرت علی سے اوترے
اور خود بیٹھے اور حضرت علی کو دوش مبارک پر چڑہایا اور کھڑے ہوئے اور
فرمایا کہ بت اوپر سے پھینکدو وہ بت تانبے کا تھا اور لوہے کی میخوں سے زمین تک
گڑا ہوا تھا حضرت رسول اللہ فرماتے تھے آیۃ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الخ

نہیں پیدا کرتا پہلی بار باطل کو اور نہ دوبارہ کرتا ہے ۱۲ آیا حق اور گیا جھوٹ باطل ۱۲

اور حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ اوسکو اوکھیڑتے تھے آخرا وکھاڑ
پھینکا پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر خانہ کعبہ کے داخل ہوئے
اوس مین دیکھا تصویرین کھچی ہوئی تھین اور صورتین حضرت ابراہیم اور حضرت
اسمعیل علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی بھی تھین اور بہت تھے بتونکو
اپنے ہاتھ سے توڑا اور تصویرون کو مٹوا دیا اور نماز پڑھی تکبیر کہی
اور تمام حرم مین قریش بھرے ہوے اور صفین باندھے کھڑے تھے
اور منتظر تھے کہ کیا حکم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اندر خانہ کعبہ سے برآمد ہوئے اور دروازہ مین دونون بازو دروازہ
کے پکڑ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ پھر فرمایا
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ
وَتَعَظُّمَهَا بِالْاٰبَاءِ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ پھر پڑھی یہ آیت
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اسکے بعد فرمایا حضور نے کہ ای گروہ

قریش تم کیا سمجھتے ہو مین تمھارے حق مین کیا کرون گا سب نے
عرض کیا کہ آپ بھلائی کرین گے بھائی کریم ہوا ور اولاد کریم بھائی
کی ہو فرمایا کہ مین تم سے وہ کہتا ہون جو حضرت یوسف ؑ نے
اپنے بھائیون سے کہا تھا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تم سب جاؤ مختار
و آزاد ہو پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام مین اور عثمان بن
طلحہ کو جو پہلے سے چابی بردار تھے کنجی کعبہ کی عطا فرمائی
اور فرمایا لے اسکو ہمیشہ کیواسطے نسلاً بعد نسلٍ کوئی تجھ سے
نہ چھینے گا مگر ظالم جب عثمان بن طلحہ کنجی لیکر تھوڑی دور چلے
کہ حضور نے پھر پکارا اور فرمایا کہ مین نے تم سے قبل ہجرت کے

ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو کھولا جاتا تھا خلاف ان ایام کے ایک ور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف لائے اور عثمان بن طلحہ سے خانہ کعبہ کے
کھولنے کو فرمایا عثمان بن طلحہ نے سختی سے جواب دیا تھا تو حضرت نے حلم کیا اور فرمایا تھا کہ ایک
روز کنجی میرے ہاتھ مین ہو گی جسکو چاہونگا دونگا عثمان بن طلحہ نے کہا تھا کیا اوس روز
قریش ذلیل و خوار ہو جاوینگے کیا مر جاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا نہین بلکہ معزز و موقر ہو نگے اوس روز وہ بات یاد دلائی ۱۲

کہا تھا کہ ایک روز یہ کنجی میرے ہاتھ مین ہوگی جس کو چاہونگا دونگا عثمان بن طلحہ نے عرض کیا صحیح فرمایا حضور نے اشہد انک رسول اللہ اور حکم فرمایا حضرت بلال نے خانہ کعبہ کے اوپر اذان کہی میدان مین قریب خانہ کعبہ کے ابوسفیان بن صخر بن حرب و عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام اور چند اشراف قریش کے بیٹھے تھے عتاب نے کہا کہ اللہ نے اکرام کیا سردار پر ہماری یہ باتین اوسکے کان تک نہین پہونچی ہین اگر کوئی خلاف شان بات کہی جاوے تو سن لین سگے حارث نے کہا کہ اگر محمد کو رسول برحق ہونا ثابت ہوجاوے تو مین اطاعت کرون ابوسفیان نے کہا کہ ان باتون کی کنکریان حضرت کو خبر دیدین گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتین ان لوگون سے بیان فرمادین کہ یہ تم نے کہا تھا حارث و عتاب نے اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور بصدق دل ایمان لائے اور عرض کیا واللہ کوئی شخص ہم مین سے اوٹھا بھی نہین جو ہم سمجھین کہ کسی نے کہدیا ہوگا یہ صرف حضور کا معجزہ ہے اسکے بعد حضرت اپنی پھوپی ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی جب فتح کامل ہوچکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو امان دی سوائے نو اشخاص کے جنمین تین عورتین اور چھہ مرد تھے اونمین سے عبد العزی

بن خطل اور حارث بن نفیل و مقیس بن صبابہ اور ایک لونڈی قتل ہوئی باقی سب مسلمان ہوا اور خون معاف ہوا دوسرے روز فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا پہلے حمد وثنا سے خداوند عالم ادا فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ کی حرمت فرمائی ہے جس روز اللہ تعالی نے زمین وآسمان پیدا کئے جو شخص کہ خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لایا ہے اوسکو حرام ہے خون بہانا یا درخت کاٹنا اگر کوئی دلیل پکڑے رسول اللہ کے قتال کی تو اوسکو جواب دو کہ ایک وقت خاص کے لئے اپنے رسول کو اجازت دی تھی خدا نے پھر حرمت مکہ کی بدستور رہی بعد فتح کے انصار رضی اللہ عنہم باہم تذکرہ کرنے لگے کہ اب اپنا وطن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آگیا اپنی قوم کی محبت دل میں آگئی اب واپس مدینہ کو تشریف نہ لیجاوینگے یہیں وحی نازل ہوئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے پوچھا کہ کیا ذکر کرتے تھے انصار نے عرض کیا کچھ نہیں حضرت نے باصرار پوچھا جب حال عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ زندگی تمہارے پاس اور موت تمہارے پاس انصار نے عرض کیا کہ واللہ ہمنے بوجہ بخیلی[۵] کے کہا یعنی اچھا

---

[۵] بخیلی محبت میں ضرور ہوتی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے شعر غیرتم باتو چنانست کہ گر دست دہد ... نہ گذارم کہ درآئی بخیال دگران —

نہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ سوائے ہمارے اوروں کے پاس رہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ اور رسول اللہ تصدیق تمہارے قول کی کرتے ہین اور تمہارا عذر
قبول کرتے ہین یہ مطلب حدیث صحیح مسلم روایت ابو ہریرہ رض مین ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طواف کعبہ کر رہے تھے کہ فُضالہ بن عمیر رضی نے قصد قتل جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حضور نے فرمایا کیا فضالہ ہے عرض کیا ہان فضالہ ہون
فرمایا کہ تو اپنے دل مین کیا باتین کرتا تہا عرض کیا خدا کو یاد کرتا تہا پس ہنسے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا استغفر اللہ اور فضالہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا
کہ فضالہ کے قلب کو تسکین ہوئی فضالہ کہتے ہین کہ کبھی کوئی چیز مفرح وخوشگوار
جب سے مین پیدا ہوا دست مبارک سے زیادہ مجھکو نصیب نہین ہوئی تہی
پہر فضالہ اپنے گھر کو لوٹے راستہ مین ایک عورت جس سے اونکا تعلق تہا
بُلانے لگی حضرت فضالہ نے کہا کہ اللہ اور اسلام اب تیرے پاس آنے سے
منع کرتے ہین اور چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے سُبحَانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام شہر مکہ معظمہ مین منادی کرادی کہ جو
شخص خدا تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے گھر مین بت نہ رکھے جو بت
ہون وہ توڑ ڈالے اوسکے بعد سریہ خالد بن ولید ۲۵ رمضان شہ کو طرف

بت کے جس کا نام عُزّیٰ تہا مع تیس[۳۰] سوارون کے اصحاب سے بہیجا خالد بن ولید نے
اوسکو توڑ ڈالا اور حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کچہہ اور بہی دیکہا خالد بن ولید نے عرض کیا کہ اور تو
کچہہ نہین دیکہا ارشاد ہوا کہ بت نہین ٹوٹا پہر خالد بن ولید لوٹے اور نہایت
غیظ مین تلوار برہنہ کر لی سامنے سے دیکہا کہ ایک زن برہنہ سیاہ فام بال بکہیرے
اور پجاری بت کا چلاتا ہوا چلی آتی ہے حضرت خالد بن ولید نے اللہ اکبر
کہکر تلوار ماری اور دو ٹکڑے اوس زن ناپاک کے کر دیئے اور پہر حاضر ہوکر
واقعہ عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب عُزّیٰ توڑا گیا
اور اب اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس ملک مین بت پرستی نہوگی سریہ[۲] حضرت
عمرو بن عاص طرف بت کے جسکا نام سُواع تہا بہیجا اوسکے پجاری نے کہا کیا
ارادہ ہی عمرو نے کہا اسکو توڑین گے پجاری نے کہا کہ تمہارا مقدور نہین حضرت
عمرو بن عاص نے کہا کہ ابتک تم لغو اعتقاد پر قائم ہو کیا یہ بت سنتا ہی یا دیکہتا ہے
اور اوسکو توڑ ڈالا خزانہ اوسکا خالی تہا پجاری سے کہا دیکہا تو نے کیسے ٹوٹا
وہ ایمان لے آیا سریہ[۳] سعید بن زید اشہلی کو طرف بت مناۃ کے بہیجا وہ بت
اوس و خزرج قومونکا تہا یہ صاحب بیس سوارون سے گئے اوسکے پجاری نے

بہی پوچہا کیا ارادہ ہے وہی جواب پایا کہ اسکو توڑنیکا ارادہ ہے پوجاری نے
کہا تمہارا اور یہ حوصلہ سعید ابن زید اوسکی طرف کو بڑہے کہ ایک زن ننگا پاک
بہت ہو پریشان چلاتی سینہ کو پیٹتی سامنے سے نمودہوئی پوجاری نے کہا کہ اے
مناۃ اپنے دشمنون کو لے سعید نے ایک ہی تلوار سے اوسکا کام تمام کیا اور پہر
بت سنگی کو توڑا خزانہ خالی پایا سریہ خالد بن ولید رضہ کا مگر بعد انہدام عزّیٰ طرف
بنی جذیمہ کے مع ساڑہے تین سو مہاجرین و انصار کے اور مع قبیلہ بنی سلیم کے
واسطے دعوت اسلام کے بہیجا جب قبیلہ بنی جذیمہ پر پونہچے اون سے پوچہا تم کون ہو
کہا مسلمان نماز پڑہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق سمجہتے ہین مسجد بنا ہین
اذان ہوتی ہے حضرت خالد بن ولید نے کہا پہر سلاح بندی کیون ہے اشخاص
قبیلہ بنی جذیمہ نے کہا کہ ایک قوم عرب سے ہم سے عداوت ہے ہم سمجہے تم لوگ
وہی ہو خالد بن ولید نے ہتہیار رکہنے کا حکم دیا بنی جذیمہ نے ہتہیار ڈالدئے
حضرت خالد نے اونکو قید کر کر اصحاب کے سپرد کر دیا صبح کو خالد بن ولید نے حکم دیا کہ
جسکے پاس جو قیدی ہو قتل کر ڈالو بنی سلیم نے تو قتل کئے باقی اصحاب نے چہوڑ دئے
حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس باب
مین مناقشہ بہی ہوا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پونہچی تو حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مین بری ہون فعل خالد بن ولید سے اور
خالد بن ولید سے ارشاد ہوا کہ میرے اصحاب سے مناقشہ چھوڑ دو اللہ اگر تمہارے
پاس احد کے پہاڑ کی برابر سونا ہوا ور خدا کی راہ مین خرچ کرو تو بھی میرے
اصحاب کے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتے اوسوقت مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اون اصحاب سے تھی جو قبل فتح مکہ مسلمان ہوکر ہجرت کر گئے تھے
جان و مال کو فدائے رسول اللہ کر دیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آیۃ لَا یَسْتَوِی
مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا جب فتح مکہ کی خبر عام ہوئی اور گرد و نواح
مکہ مین پہیلی تو تمام قبائل مشرکین جو گرد مکہ معظمہ وطائف وغیرہ کے رہتے
تھے سب جمع ہوئے اور درمیان مکہ وطائف کے دو موضع مین ایک
حنین دوسرا اوطاس وہان جمع ہوئے اور اپنے جورو اور بچے اور
اسباب سب ساتھ لائے کہ اسکے خیال سے خوب جمکر لڑینگے جب یہ خبر
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی حضور نے عبداللہ بن ابی حدرد
اسلمی کو خبر لینے کو بہیجا ابن ابو حدرد نے واپس آکر بیان کیا کہ سب مستعد
جنگ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے جو اوسوقت تک

مشرک تھا ہتھیار عاریت مانگے اوس نے سو زرہ اور سو آدمیوں کے لائق ہتھیار
دیئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مع دس ہزار مہاجرین و انصار
اور دو ہزار اہل مکہ اور اسی آدمیوں کے جو اوس وقت تک مشرک تھے اونہیں میں صفوان
بن اُمیہ و شیبہ بھی تھے کوچ فرمایا مشرکین مقابل نے خبر کوچ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مع مہاجرین و انصار و نو مسلمان قریش جمعیت کثیر و مستعدی
لشکر جرار کی سنی مستعد ہو گئے اور گھاٹیوں کا بند و بست کر لیا اور جا بجا چھپ رہے
تھے جس وقت لشکر اسلام پہونچا چاروں طرف سے یکبارگی دھاوہ کیا چونکہ مسلمانوں
کے دلوں میں اپنی کثرت جماعت و دلاوری کا غرور تھا اللہ تعالے جل شانہ
نے اپنی حکمت کاملہ سے کہ غرور ٹوٹ جائے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہو وے
مسلمانوں کے دلوں پر سوائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ایک ہیبت پیدا کی اور حسین گرما گرمی حرب میں مسلمانوں میں بھاگڑ پڑ گئی
صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ میں حضرت ابوبکر و حضرت
عمرؓ اور خاندانی حضرات میں علی و عباس اور اونکے بیٹے فضل اور ابو سفیان بن
ابن عم رسول اللہ — عم رسول اللہ — ابن عم رسول اللہ
حارث مع اپنے بیٹے کے اور ربیعہ بن حارث و اسامہ بن زید اور ایمن
ابن عم رسول اللہ — پرورش کردہ جناب رسول اللہ
ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے ایمن وہاں شہید ہوئے ایک آدمی مشرکین
فاطمہ حلیمہ لونڈی آزاد جناب رسول اللہ کی

مین کا جس کے ہاتھ مین علم سیاہ نیزہ پر تھا اور سرخ رنگ اونٹ پر سوار تھا
سامنے سے آیا حضرت علی رض نے اوسکو گرا لیا اور قتل کیا اوسوقت مین جن لوگون
کے دل مین کچھ تھا اپنی اپنی باتین بنانے لگے ابو سفیان بن صخر بن حرب نے کہا کہ اب
سمندر پر ہی بھاگے ہوئے دم لین گے ابن ہشام نے کہا کہ جادو باطل ہو گیا
ایک شخص شیبہ بن عثمان حجبی کہتا تہا کہ مین تمام قریش کا بدلہ اکیلا لونگا اور تمام
عرب و عجم مسلمان ہو جاوین مین کبھی مسلمان نہونگا جب عین گرما گرمی لڑائی کی تھی
شیبہ نے تلوار نکالی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا اور
تلوار اوٹھائی کہ ایک شعلہ ایسا نمود ہوا کہ آنکھین شیبہ کی بند ہو گئین پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو آواز دی اور پاس بُلا کر اوسکے سینہ پر ہاتھ رکھا اور
فرمایا یا اللہ اسکو شیطان سے محفوظ رکھ شیبہ نے کہا کہ کوئی چیز جتنی کہ مجکو
اپنی جان اور کان و آنکھ بھی ایسی خوشگوار نہ تھی جیسا کہ دست مبارک پہر ارشاد
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لڑو شیبہ کہتے ہین کہ مین
ایسے جوش سے لڑا کہ اگر میرا باپ بھی زندہ ہو کر مقابل ہوتا اور مشرک رہتا اوسکو بھی
قتل کرتا اور بڑے فضلاے صحابہ مین ہوگئے اور جناب رسول اللہ نے شیبہ سے فرمایا
کہ اللہ کا ارادہ تیرے ارادہ پر غالب آیا شیبہ نے عرض کی کہ میرے واسطے استغفار

فرمایئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ اللہ نے تجکو
بخشدیا حضرت عباس سے روایت ہے کہ مین لگام رہوار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پکڑے ہوئے تہا جب حضرت نے دیکھا لوگون کا بھاگنا تو آواز دی
کہ ای گروہ انصار ای اصحاب بیعت رضوان اور حضرت عباس بلند آواز تھے اون سے
ارشاد فرمایا کہ تم پکارو حضرت عباس نے باآواز بلند انصار و اصحاب بیعت رضوان کو
پکارا یہ آواز پہونچنا تھی کہ سب اصحاب لوٹے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب آپہنچے اور قلب کو اونکے تسکین ہوئی اور نہایت استقلال سے لڑے
اور خدائے تعالی نے ملائکہ مدد کیواسطے بہیجے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ
سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہوار سے اوتر کر کنکریان لیکر کفار کیطرف
پھینکین اور فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ اِنْھَزَمُوْا کوئی شخص باقی نرہا کہ جسکی آنکھ
مین کنکریان نہ پہونچی ہون پس بھاگے کفار بے سروپا اور چہوڑ دیا سب
مال و اسباب و عیال اپنے کو اور مظفر و منصور کیا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم کو
اور غالب کیا اسلام کو اور کر دیا کفار کو ذلیل و خوار اور آئندہ کے واسطے
ہمیشہ کو پاک کر دیا عرب کو شرک و کفر سے حکم فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم نے جمع کرنے غنائم اور قیدیون کا پس چھ ہزار عورت وبچہ اور چوبیس ہزار
اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بھیڑ بکری اور چار ہزار تنبیلی چاندی کی فراہم
ویکجا جمع ہوئے وہ سب مسلمانون پر تقسیم کئے اور نومسلمون کو زیادہ دئے پہر طائف
پر شوال ۸ھ ہجری مین قصد فرمایا جہان قوم ثقیف کے کفار قلعہ بند ہو گئے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا اور دو خیمے ازواج مطہرات کیواسطے کہ حضرت ام سلمہ
وحضرت زینب یا نئہ تہین کہڑے کروا دئے تھے اٹھارہ روز محاصرہ رکہا او قلعہ
پر پتھر برسائے قلعہ مین سے بہی پتہر آئے اون سے بارہ اصحاب شہید ہوئے بعدہ
بحکم خدا واپس ہوئے اور احرام باندھکر عمرہ ادا فرمایا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ قوم
ثقیف کو ہدایت کر اور لا اونکو ہمارے پاس پہر مدینہ منورہ کو واپس تشریف
لائے ہنوز مدینۂ منورہ مین داخل نہوئے تھے کہ عروہ سردار قوم ثقیف کا حاضر
ہوا اور ایمان لایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین اپنی
قوم مین ہدایت کرنے کو جاتا ہون ارشاد ہوا کہ تجکو تیری قوم مار ڈالے گی عروہ نے
عرض کیا کہ قوم مجکو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکہتی ہے آخر عروہ کے اصرار
سے اجازت ہوئی عروہ نے جب اپنی قوم کو ہدایت کی تمام قوم نے ملکر شہید
کیا اونکی قوم نے پوچہا تہا کہ قتل ہونے سے تجکو کیا فائدہ ہے کیون اپنا دین چھوڑتا ہے

غزوۂ طائف

عروہ سے نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر فضل کیا ہی اور مرتبہ حاصل ہوگا جہاں اور شہدائے اسلام دفن ہین وہاں مجھکو دفن کرنا[ا] ایک مہینا بعد شہید کرنے عروہ کے قوم ثقیف خاموش رہی پھر سوچے کہ ہم مین طاقت بمقابلہ عرب کی نہین ہی صلاح یہ ہے کہ قاصد بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجین عبد یالیل سے جو ہم عمر عروہ کا تھا سب نے کہا عبد یالیل نے انکا جانے سے کیا اور ڈرا کہ میرے ساتھ بھی وہی معاملہ ہو جو عروہ کے ساتھ ہوا پھر چھہ آدمی مشورہ تمام قوم ثقیف سے منتخب ہوکر واسطے حاضری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے اور اون سے پہلے بعد شہادت عروہ کے اونکا بیٹا اور بھتیجا اپنی قوم سے علحدہ ہوکر مسلمان ہو گئے تھے جب یہ گروہ پونہچا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے خیمہ کھڑا کرا دیا اور خالد بن سعید ایلچی تھے اہل ثقیف یہ چاہتے تھے کہ تین برس تک اونکا بت لات نہ توڑا جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ کیا پھر سال بھر کی مہلت چاہی وہ بھی قبول نہوئی پھر ایک مہینے کی وہ بھی قبول نہوئی اور ابو سفیان بن صخر بن حرب و مغیرہ بن شعبہ کو واسطے توڑنے بت کے بھیجا دوسرا سوال اونکا یہ تھا کہ نماز ہمکو معاف ہو اور اپنا بت اپنے ہاتھ سے نہ توڑین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[ا] مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ کو عروہ کے شہید ہونے کی خبر پونہچی فرمایا کہ عروہ کی مثال صاحب یسین کی سی ہے وہ بھی فدا سے قوم تھے ایمان لانے پر قوم نے اونکو شہید کیا تھا۔

کہ خیرت تمہارا تمہارے ہاتھ سے نہ توڑوا وینگے مگر نماز نہین معاف ہوسکتی
جس دین مین نماز نہین اوس دین مین خیر نہین بعد اتمام حجت کے جو لوگ آئے تھے
مسلمان ہوے اور ابوسفیان و مغیرہ بن شعبہ کو ساتھ لیکر روانہ ہوا اور پہونچکر
بت توڑے اور بتون کا زیور و مال جمع کیا اوسمین سے قرضہ ذنگی عروہ شہید
اور اونکے بہائی کا ادا ہوا اور اسلام طائف مین پہیل گیا ۹ ہجری مین محرم
مین صدقہ و زکوۃ لینے کے واسطے اصحاب مقرر کئے اور جابجا مسلمان قبیلون
اعراب پر بہیجے اوسی محرم مین سریہ[۱] عیینۃ بن حصن کو مع پچاس سوارون کے بنی تمیم
کی طرف بہیجا انمین کوئی مہاجرین وانصار مین سے نہین بہیجے تہے وہ لوگ
مویشی چراتے تہے لشکر کو دیکہکر بہاگے اونمین سے گیارہ[۱۱] مرد اور اکیس[۲۱]
عورتین اور تیس لڑکے گرفتار کر لائے اور حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حاضر کئے پہر روسا بنی تمیم آئے حضرت اندر مکان کے تشریف رکہتے تہے یا محمد
باہر آؤ کہکر پکارا حضرت باہر تشریف لائے اور تہوڑی باتین کین کہ ظہر کی اذان
ہوئی بعد فراغ نماز ظہر صحن مسجد مین بیٹہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
فرمایا اور نصیحت کی اونکے ساتہہ کے ایک شاعر نے فخریہ اشعار پڑہے جواب مین طرف سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسان[۱] بن ثابت نے فی البدیہہ اشعار پڑہے

۱ یہ شاعر رسول اللہ مشہور تہے اور جنکو شیرین حضرت ماریہ قبطیہ رض کی بہن عطا ہوئی تہین ۱۲

سنہ ۹ ہجری

سریہ اول ۹

وہ لوگ قائل ہوئے کہ ہم سے زیادہ فصیح تمہارا شاعر ہے اور بلند آواز و ذی رعب ہے
پس سب ایمان لے آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سب قیدی
واپس کئے اور اسی پکارنے پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ
مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا
حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سریہ قطبہ بن عامر کو صفر ۹ھ
مین طرف بنی خثعم کے بھیجا بیس آدمی دس اونٹ پر تھے وہان خوب لڑائی ہوئی
فریقین زخمی ہوئے اور بہت آدمی قبیلہ بنی خثعم کے قتل کئے گئے اور بہت سا مال و
اسباب غنیمت اور عورتین لیکر چلے قبیلہ بنی خثعم نے تعاقب کیا خدا تعالی نے
ایک بڑا الہ سیل عظیم بھیجا جو درمیان مسلمانون اور قبیلہ کے حائل ہوگیا وہ لوگ
دیکھتے رہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی نظر سے غائب ہوگئے اور
مدینہ منورہ پہونچ گئے سریہ علقمہ بن مجزز کو مع تین سو آدمیون کے طرف حبشہ
کے بھیجا وہ لوگ بھاگ گئے بعض اصحاب نے لوٹنے کی جلدی کی لوٹ آئے یہ سریہ
ربیع الاول ۹ھ مین بھیجا تھا سریہ ضحاک بن سفیان ربیع الاول ۹ھ مین طرف
بنی کلاب کے بھیجا اور لشکر ساتھ کیا اوس لشکر مین اصید بن سلمہ بھی تھے زرج
مین بنی کلاب سے مقابلہ ہوا پہلے بنی کلاب کو دعوت اسلام کی جب اونھون نے انکار کیا

تو لڑائی شروع ہوئی اصید بن سلمہ کا مقابلہ اونکے باپ سے ہوا سلمہ کے گھوڑے
کے پانوٗن کاٹ ڈالے سلمہ اوندھے مونہہ پانی مین گرا اصید منتظر کھڑے رہے
ایک اور مسلمان نے اوسکو قتل کیا ۹ھ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طرف قبیلے
کے واسطے انہدام بت کے بھیجا مع ڈیڑہ سو سوارون کے سو شتر سوار اور پچاس
گھوڑے کے سوار تھے علم سفید و نیزہ سیاہ ہمراہ تھا وہان پہونچکر بت منہدم کیا
بہت سامال واسباب وقیدی جن مین حاتم کی بیٹی بھی تھی ہاتھ آئے عدی بن
حاتم ملک شام کو بہاگ گیا جب قیدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش ہوئے
حاتم کی بیٹی نے عرض کیا کہ مین بوڑھی ہون لائق خدمت نہین ہون مجھپر احسان
کرو خدا تمپر احسان کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا پھر عدی بن حاتم
بھی حاضر ہوا بغیر پہلی تحریر یا امان کے حضرت مسجد مین تھے لوگون نے عرض
کیا کہ یہ عدی بن حاتم ہے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اندر مکان مین تشریف
لے گئے خود بیٹھے اور عدی سامنے بیٹھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حمد وثنا خدا تعالیٰ کی فرمائی اور فرمایا کہ کیون بھاگا تھا آیا کلمہ لا الہ الا اللہ
سے بھاگا تھا کیا کوئی سوائے اللہ کے لایق عبادت ہے عدی نے کہا نہین پھر فرمایا
کلمہ اللہ اکبر سے بھاگا کیا کوئی اللہ سے بڑا ہے عدی نے کہا نہین پھر فرمایا یہود

مَغْضُوْبُ عَلَيْهِمْ ہین اور نصاریٰ ضَآلِّیْنَ ہین عدی نے عرض کیا کہ مین خالص
مسلمان ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہایت بشاش ہوا عدی ایک
انصار کے گھر ٹھہرے اور صبح و شام حضور مین حاضر ہوتے تھے اسی سنہ ۹ مین کعب
بن زہیر شاعر جو پہلے ہجو کہا کرتا تہا حاضر ہوا اور تائب و مسلمان ہوا اور مشہور قصیدہ لامیہ
بانت سعاد پیش کیا۔ رجب سنہ ۹ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ
غزوہ تبوک کا فرمایا موسم گرمی کا تہا اور فصل خرما کی قریب تیاری کے تھی اوسوقت
بعض منافقین نے بعض سے کہا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ الخ (موضع ہے ملک شام مین) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اہل دولت کو سامان مہیا کرنیکا حکم فرمایا چنانچہ حضرت عثمان نے چہ سو اونٹ
مع جملہ سامان اور ہزار دینار راہ خدا مین جہاد کیواسطے دیئے[1] سات صحابہ روتے ہوئے
آئے کہ ہمکو سامان ملے تو ہم چلین حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہین جو
تمکو دون وہ روتے ہوئے واپس ہوئے شب کو حضرت علیہ بن زید نے جو انہین
رونے والون مین سے تھے نماز پڑہی اور خوب روئے اور کہا کہ یا اللہ تو نے حکم جہاد کا
فرمایا اور میرے پاس کچہ نہین کہ تیری راہ مین تیرے رسول کے ساتھ جاؤن اور
تیرے رسول کے پاس بھی کچہہ نہین جو ہمکو لیے چلین اور مین اپنے آپ کو تصدق کرتا ہون

[1] مشکوۃ شریف باب مناقب عثمان فصل دوسری مین احادیث ترمذی اور امام احمد کی منقول ہین ۱۲

لہ اوپر فقرا کا ترجمہ ۱۲ ص ۲ گذرہ چکا ہو ۱۲

ہر مسلمان پر صبح کو جب سب جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے
تصدق ہونیوالا کوئی نہ اوٹھا پھر حضرت نے فرمایا تو حضرت علیہؓ اوٹھے اور رات کی
زاری ومناجات کا حال عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوجا
قسم اوسکی جس کے اختیار مین جان محمد کی ہے تیرا تصدق ہونا قبول ہوا۔ جب حضرت
روانے ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اوسکے ساتھی رہ گئے اور مسلمانان پیدا
مین سے بغیر کسی وجہ کے کعب بن مالک وہلال بن امیہ ومرارہ بن ربیع نہین گئے اور
ابُولُبابہ بھی نہین گئے تھے اور بعض بوجہ عذر معقول کے نہین گئے تھے اور ابو خیثمہ اور
ابو ذر بھی رہ گئے مگر پیچھے سے روانہ ہوکر ساتھ ہو گئے تیس ہزار مجاہدین اور
دس ہزار گھوڑے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غزوہ مین تھے
مدینہ منورہ پر محمد بن مسلمہ کو چھوڑا تہا اور اپنے عیال پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
منافقین نے طعن کیا حضرت علی کو طعن سے غیرت معلوم ہوئی اور بارادہ شرکت غزوہ
کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ مین ہوپنچے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوٹا دیا اور فرمایا کہ اَفَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ابو خیثمہؓ کا یہ حال ہوا کہ اونکے دو بیبیان تہین
اونہون نے مکان کو ٹھنڈا کیا تہا اور ٹھنڈا پانی اور عمدہ کہانا ابو خیثمہؓ کیواسطے

رکہا تھا جب ابو خثیمہ مکان مین گئے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور دیکھکر کہا کہ افسوس
ابو خثیمہ ٹھنڈی ہوا اور عورتون حسین کے پاس ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہوپ
اور گرمی مین ہون اوسیوقت روانہ ہوئے راہ مین عمیر بن وہب جمحی مل گئے
وہ بھی جہاد مین شریک ہونے کو جاتے تھے جب قریب پونچے دور سے لوگون نے
دیکھکر عرض کیا کہ کوئی سوار آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو خثیمہ ہوجیو
جب اور قریب آئے ابو خثیمہ ہی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاے
خیر کی اونکے واسطے جب حجر دیار ثمود مین پونچے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص یہانکا پانی نہ پیئے اور نہ وضو کرے اور اکیلا کوئی شخص
نہ جاوے سب نے تعمیل حکم کی دو شخص ایک رفع حاجت کو اکیلا گیا اوسکو خناق
ہوگیا دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آرام ہوگیا دوسرا اونٹ ڈھونڈنے
گیا اوسکو ہوا نے اوٹھا کر طے کے پہاڑون مین پہینک دیا جب مدینہ مین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو طے سے بہیجا گیا ایک منزل مین پانی نرہا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے شکایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا فرمائی پانی برسا سب سیراب ہوئے اور پانی بھر لیا ایک منزل مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ گم ہوگیا منافقون نے کہا کہ انکو اونٹ کی خبر نہین آسمان کی

خبرین بتلاتے ہین حضرت نے فرمایا مین اوسیقدر جانتا ہون جسقدر اللہ تعالی بتا دیتا ہی
جاؤ فلان گھاٹی مین درخت نے اونٹ کو ملگا لیا ہے حضرت حارث بن خزیمہ اونٹ
کو جاکر لائے اور جیسا حضرت نے فرمایا تہا ویساہی پایا حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی
کا اونٹ نہین چلتا تہا انہون نے اسباب اپنی پیٹہہ پر لادا اور پیچہے پیچہے چلے آتے تہے
ایک منزل مین لوگون نے عرض کیا کہ کوئی شخص اکیلا چلتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابو ذر ہوجیو دیکھا تو ابو ذر تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر
اکیلا چلتا ہے اکیلا مریگا اکیلا ہی مبعوث ہوگا[۱] جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک منزل پر تبوک کی پونہچے تہوڑے سے پانی پر خیمہ زن ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے چلو بھر پانی لیکر پانی مین کلی ڈالی چشمہ بھر گیا اور ابتک ویساہی ہے جب
تبوک مین داخل ہوئے تو ایلہ اور جربا اور اذرح کے باشندون نے صلح کرلی اور جزیہ
قبول کیا اور حضرت نے امان کی اونکو تحریر فرمائی اور حضرت خالد بن ولید کو طرف

[۱] چنانچہ ایسا ہی ہوا ربذہ ایک مقام پر جب پونہچے ایک غلام اور بیوی اونکے ساتھ تہین حضرت ابو ذر نے کہا
کہ مجکو غسل وکفن دیکر راہ مین رکھدینا جو کوئی پہلے آوے اوس سے کہنا کہ ابو ذر صحابی رسول اللہ کے مرگئے ہین اونکے دفن مین مدد دو
یہ کہکر وفات پائی ۳۲ ہجری مین اور جنازہ کفنا کر راستہ پر رکھدیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مع ایک قافلہ عراق سے ادہر آگئے گذر جنازہ
پر اوہ رکھا دیکھا غلام نے کہا کہ یہ ابو ذر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے عبد اللہ رونے لگے اور روئے اور کہا صدق رسول اللہ اور دفن کیا ۱۲

اکیدر بن عبدالملک کے جو نصرانی بادشاہ تھا کندہ اور دومتہ کا بھیجا اور فرما دیا تھا جناب رسول اللہ نے کہ وہ تمکو گاے کا شکار کرتا ہوا ملیگا خالد بن ولید روانہ ہوا اور جا حاضر اکیدر کے دروازہ محل پر ایک گاے اپنے سینگ مارتی تھی اکیدر کی جورو نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں دیکھا اکیدر سوار ہوا اور ہتھیار لگائے اوسکا بھائی اور اور لوگ ساتھ ہوئے اور گاے کے پیچھے چلے چاندنی رات تھی کہ لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا اکیدر کا بھائی مارا گیا اکیدر کو گرفتار کر کر حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کیا اور جزیہ مقرر کر کر چھوڑ دیا گیا تبوک میں حضرت نے خطبہ فرمایا وہ خطبہ بعض جگہہ جمعہ میں پڑھا جاتا ہے

خطبہ جو تبوک میں فرمایا بعد حمد و ثنا کے

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوْثَقُ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی +

بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ تحقیق بڑی سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور بڑا مضبوط وسیلہ پرہیزگاری کا کلمہ ہے

وَخَیْرُ الْمِلَلِ مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ + وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ +

اور بہترین ملتوں کی ملت ابراہیم ہے اور بہترین طریقوں کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

وَاَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ + وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ + وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ

اور سب باتوں میں بزرگتر اللہ کا ذکر ہے اور سب قصوں میں بہتر یہ قرآن ہے اور بہترین کاموں کی

عَوَازِمُهَا + وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا + وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ +

آبتیں وسکی ہیں اور بدترین کاموں کی محدثات اوسکے ہیں اور بڑی اچھی ہدایت ہدایت نبیوں کی ہے

وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ + وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى +

بڑی اچھی موت قتل ہونا شہیدوں کا ہے اور نابینائیوں میں بڑی نابینائی گمراہی ہے جو بعد ہدایت کے ہو

وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ + وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ +

اور بہترین عملوں میں وہ چیز ہے جو نفع دے اور بہتر ہدایت وہ ہے جسکا اتباع کیا جاوے اور بدتر نابینائی نابینا ہونا قلب کا ہے

وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى + وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور جو چیز تھوڑی کہ کافی ہو وہ بہتر ہے اوس سے کہ زیادہ ہو

وَأَلْهَى + وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ + وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ +

اور لہو میں ڈالے اور بڑی وہ معذرت ہے کہ وقت حاضری موت کے ہو اور بری شرمندگی قیامت کے دن کی ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبُرًا + وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ

اور بعض آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ نہیں آتا ہے جمعہ میں مگر پیچھے اور بعض وہ ہیں کہ نہیں ذکر کرتا اللہ کا

إِلَّا هُجْرًا + وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ + وَخَيْرُ الْغِنَى

مگر مہجور ہوکر اور بڑی خطاؤں زبان سے جھوٹ بولتا ہے اور بہتر دولتمندی

غِنَى النَّفْسِ + وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى + وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ +

غنی ہونا نفس کا ہے اور بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور سر حکمتوں کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا ہے

عزّ وجلّ + وخیر ما وقر فی القلوب الیقین + والارتیاب من الکفر +

اور بہتر اوس چیز کا جو دل مین ڈالی جاوے یقین ہی اور شک کرنا کفر سے ہے

والنیاحة من عمل الجاهلیة والغلول من حرّ جهنم +

اور نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے غنیمت مین خیانت کرنا حرارت جہنم سے ہے

والکنز کیّ من النار + والشعر من ابلیس + والخمر جماع

اور خزانہ داغ ہے آگ سے اور شعر ابلیس سے ہے اور شراب جمع کرنیوالی

الاثم + وشرّ المآکل ما اکل مال الیتیم + والسعید من

گناہونکی ہی اور برا کہانا کہانا مال یتیم کا اور نیک بخت وہ آدمی ہی

وعظ بغیره + والشقی من شقی فی بطن امّه + وانما یصیر

جس نے نصیحت پکڑی اپنے غیر سے اور بدبخت وہ ہے جو بدبخت ہوا اپنی مان کے پیٹ مین سے سوا اسکے نہین ہے کہ چلتا ہے

احدکم الی موضع اربعة اذرع + والامر الی الآخرة +

ہر ایک تمہارا طرف جگہہ چار ہاتھ کے یعنی قبر کے اور کام طرف آخرت کے ہے

وملاک العمل خواتمه + وشرّ الروایا روایا الکذب + وکلّ

اور مدار عمل کا خاتمہ پر ہے اور روایتون مین بری جھوٹی روایتین ہین اور ہر چیز

ما هو آتٍ قریب + وسباب المؤمن فسوق + وقتاله کفر + واکل لحمه

آنے والی ہے وہ قریب ہے اور مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہے اور اوسکا قتل کرنا کفر ہے اور اوسکا گوشت

مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ + وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ + وَمَنْ يَتَأَلَّى عَلَى اللّٰهِ

یعنی غیبت کرنا اللہ کا گناہ کرنا ہے اور حرمت اوسکے مال کی مثل حرمت اوسکے خون کے ہے اور جو شخص تاویل کرتا ہے اللہ پر

يُكَذِّبْهُ + وَمَنْ يَغْفِرْ يُغْفَرْ لَهُ + وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ + وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ

جھٹلاتا ہے اوسکو اور جو شخص بخشتا ہے بخشش اوسکے لیے کیجاتی ہے اور جو شخص معاف کرتا ہے اللہ اوسکو معاف کرتا ہے اور جو غصہ کو کھا جاتا ہے

يَأْجُرْهُ اللّٰهُ + وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ + وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ

اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے مصیبت پر عوض دیتا ہے اوسکو اللہ اور جو شخص اتباع کرتا ہے سماعت کا

اللّٰهُ بِهِ + وَمَنْ يَصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهُ + وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ

اللہ اوسکی سناتا ہے اور جو صبر کرتا ہے دونا کرتا ہے اللہ اوسکو اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ کی عذاب دیتا ہے اوسکو اللہ

پھر تین بار استغفار فرمائی قریب چشمے کے قیام فرما کر قصد معاودت مدینہ منورہ کا فرمایا راستہ میں دو آدمی
منافقوں میں ایک چشمہ تھا جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم سے پہلے جو کوئی اوس
پانی پر پہنچے اونمیں سے نہ پئیے منافق پہنچے اور انہوں نے پانی لینا چاہا
اوس میں کچھ بھی نہ تھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے پوچھا ہم سے پہلے
کون آیا اور پانی پینا چاہا عرض کیا گیا فلان و فلان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی اور بد دعا دی اور ہاتھ اپنا اوس چشمہ میں رکھا اور چشمہ جوش زن ہوا اور آواز
جوش مارنے پانی کی نکلی اور سب نے پیا اور سیراب ہوئے فرمایا جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے جو باقی رہا وہ اس وادی کو سیراب ہمیشہ سینے گا تبوک سے لوٹتے وقت ایک تو عام راستہ تہا اور ایک گہاٹی تنگ بین ہوکر راستہ تہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب فراخ راستہ کو جاؤ اور خود اوس گہاٹی کو تشریف لے چلے چند منافقین نے ارادہ قتل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اور اوسی گہاٹی مین کونہ چہپاکر پیچہے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرات حذیفہ و عمار بن یاسر تھے عمار مہار ناقہ پکڑے ہوے تہے اور حذیفہ پیچہے سے ہانکتے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز معلوم ہوئی غصہ مین آئے اور حذیفہ کو حکم فرمایا کہ لوٹا دے حضرت حذیفہ نے اونپر تبر پہینکے اور رعب منافقین پر غالب ہوا اور سمجھے کہ راز کہل گیا اور بہاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ سے پوچہا کہ کون کون تہے دوایک نام بتائے اور کہا کہ وہ منہ چہپائے ہوئے تہے اکثر کو پہچان نہین پہچانا پہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ارادہ کی خبر دی حذیفہ نے عرض کیا کہ انکی گردنین ماردون حضرت نے منع فرمایا کہ مشہور ہوگا کہ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور سب کے نام حضرت نے حذیفہ کو بتا دئے تہے[۱] حضرت عمر اور اور صحابہ جب کسی کی نسبت شک منافق ہونے کا ہوتا تہا تو منتظر رہتے تہے اگر حضرت

۱؎ اسی سبب سے حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ مشہور تہے ۱۲

حذیفہ نماز جنازہ اوسکی نہ پڑہتے تو منافق سمجھ لیتے اگر نماز پڑہتے شک رفع ہوتا جب مدینہ منورہ مین داخل ہوئے مسجد مین پہونچکر دو رکعت نماز پڑھی اور بیاسی آدمی جو مسلمانون مین سے غزوہ تبوک مین جانے سے رہ گئے اونمین سے بعض ایسے تہے جنکے عذر معقول تہے بعض ایسے تہے جنہون نے جہوٹ عذر کئے اور کعب بن مالک و مرارہ بن ربیع و ہلال بن امیہ نے اقرار اپنی خطا کا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو انسے بولنے اور بات کرنے کو منع فرما دیا اور چالیس روز کے بعد انکی زوجات کو علحدہ رہنے کا حکم دیا تہا اور حضرت ابو لبابہ نے ستون مسجد سے اپنے آپ کو بندہوا دیا تہا کہ جب تک توبہ قبول نہو گی نہ کہاونگا نہ پیون گا اسی طرح بندہا رہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اس حال مین دیکہتے تہے اور فرماتے تہے مین انکو نہ کہولونگا جب تک خدا تعالی انکو نہ چہوڑے جنکے عذر معقول تہے اونکی توبہ اوسی روز قبول ہوئی جس روز مدینہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تہے اور جو مسجد سے بندہے تہے ساتوین روز اونکی توبہ قبول ہوئی اور یہ آیۃ نازل ہوئی وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ الخ اور ستون سے کہولے گئے

۱؎ مسجد نبوی مین ستون ابو لبابہ ابتک مشہور ہے جس ستون سے بندہے تہے ۱۲

اور پھر مال اپنا تصدق میں حاضر کیا پہلے جناب رسول اللہ نے انکار کیا جب یہ آیۃ نازل ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ پھر انسے لیا گیا جب پچاس روز گذر گئے اور کعب و ہلال و مرارہ رضی اللہ عنہم نہایت مجبور ہوئے تو کعب و مرارہ و ہلال کی توبہ بھی قبول ہوئی اور آیۃ نازل ہوئی لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حضرت کعب کو جب خبر پہنچی سجدہ شکر کیا اور کپڑے بشارت دینے والے کو اوتار دیئے اور جو بالکل جھوٹ بولے تھے اونکے حق میں نازل ہوئی فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ اسی سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق کو امام کر کر مسلمانوں کو حج کیواسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور پیچھے سے حضرت علی کو یہ حکم سنانے کو بھیجا کہ اب کوئی مشرک کعبہ کا حج نہ کرنے پاوے اور کوئی ننگا طواف نہ کرے جب حضرت علی پہنچے حضرت ابوبکر نے پوچھا تم امام ہو کر آئے ہو حضرت علی نے کہا نہیں بلکہ مقلد میں واسطے سنانے احکام کے آیا ہوں۔ سنہ میں گروہا گروہ قبائل عرب کے آئے اور مسلمان ہوئے اسی سنہ میں حج وداع حضرت نے فرمایا سنہ ھ میں ایک روز

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور خطبہ فرمایا جسکا یہ مضمون تھا
کہ ایک بندہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ یا تو قبول کرے کہ اللہ تعالیٰ
تازگی دنیا کی جسقدر چاہے اسکو عطا فرماوے یا قبول کرے جو کچھ اللہ کے
پاس ہے یعنی ثواب آخرت پس آخرت کی ہی اختیار کیا بندہ نے اسکو
جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رو دیے اور عرض کیا کہ ہم
اپنے ماں اور باپ آپ پر فدا کریں دیگر اصحاب متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھو
ان بوڑھے کو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا ذکر فرماتے
ہیں جسکو خدا نے مخیر وذی اختیار کیا ہے اور یہ کہتے ہیں فدیناک بآبائنا
وامہاتنا ابی سعید خدری رض کہتے ہیں کہ وہ بندہ مختار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اور ابوبکر رض مراد کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے یہ حدیث صحیح بخاری
وصحیح مسلم دونوں میں ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر
تشریف لے گئے جیسے رخصت ہوتے ہیں آٹھ برس غزوہ احد کو ہو چکے تھے
وہاں لوٹ کر منبر پر گئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے فرط یعنی پہلے سے سامان
درست کر رکھنے والا ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی ایمان وطاعت کا)
اور تحقیق وعدہ گاہ تمہارا حوض کوثر ہے اور تحقیق میں حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں

اور یہان موجود ہون اور تحقیق مجھکو دی گئی ہین کنجیان خزانون زمین کی اور
مین اسسے تو نہین ڈرتا کہ بعد میرے تم شرک کروگے لیکن ڈرتا ہون تم پر دنیا کی محبت
سے کہ میل کرو طرف اوسکے اور بعض روایت مین اسقدر زیادہ ہے پس قتل کرو اور
ہلاک ہوجاؤ جیسے ہلاک ہوئے تمسے اگلے یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے دو روز
صفر سالہ کے باقی تھے تو مرض آپکو شروع ہوا آپ حضرت ام المومنین میمونہ کے گھر
تھے پھر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف لے آئے اور شدت مرض
کی ہوتی گئی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ
مین پاتا ہون اثر اوس زہر کا جو خیبر مین بکری مین یہودیہ نے دیا تھا اور رگ
جان کی کٹتی ہے اوس زہر کے اثر سے صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ کی
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میرے گھر مین
میری باری کے روز اور درمیان ہنسلی اور سینہ میرے کے اور اللہ تعالی نے جمع
کیا میرا اور جناب رسول اللہ کا تھوک بوقت وفات حضرت کے یہ ہوا کہ عبدالرحمن
بن ابوبکر میرے پاس آئے اور اونکے ہاتھہ مین مسواک تھی اور مین تکیہ تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نے دیکھا کہ حضرت دیکھتے ہین طرف عبدالرحمن کے مین سمجھی
کہ حضرت مسواک چاہتے ہین مینے پوچھا کہ مسواک آپکے واسطے لے لون سر سے اشارہ

فرمایا کہ ہان بیٹنے مسواک لیکر دی وہ سخت معلوم ہوئی بیٹنے کہا کہ نرم کر دون
حضرت نے سر سے اشارہ کیا کہ ہان بیٹنے اپنے منہ مین لیکر نرم کر دی اور پھیری
حضرت نے مسواک دانتون پر حضرت کے سامنے ایک برتن مین پانی رکھا
ہوا تھا اوس مین بار بار ہاتھ ڈبوتے تھے اور منہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ بیشک موت مین سکرات ہین پھر ہاتھ اوٹھائے اور فرماتے تھے
کہ شامل کر مجھکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح ہوا آپکا اور نیچے کو آگئے
ہاتھ آپکے حضرت بی بی فاطمہ آپکا کرب دیکھکر کہتی تھین وا کرب ہے کرب باپ
میرے پر حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے کرب تیرے باپ پر بعد آج کے دن کے
پھر جب وفات ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فاطمہ نے فرمایا اے
باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے بلایا اپنے حضور مین اے
میرے باپ جنت الفردوس ہین جگہہ آپ کی طرف جبرئیل کے پونہچاتے ہین ہم
خبر آپکی موت کی جب دفن کر چکے حضرت کو تو بی بی فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ کیا
گوارا ہوا تم لوگون کے نفسون کو کہ ڈالو تم پیغمبر خدا پر مٹی بارہوین ربیع الاول
روز دوشنبہ کو وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی
اشعار جو بی بی فاطمہ نے مرثیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کہے مشہور ہین اشعار

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ ۔ اَنْ لَّا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

ضرور ہے شخص کو سونگھے تربت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ۔ یہ کہ نہ سونگھے ایک بات تک اور خوشبوئیں

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ۔ صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ڈالی گئیں مجھپر مصیبتیں ایسی کہ اگر وہ مصیبتیں ۔ ڈالی جاویں دنوں پر تو ہوجاویں راتیں

چند اشعار اوس مرثیہ کے جو بی بی صفیہ پھوپھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے لکھے جاتے ہیں

اَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا ۔ وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَكُ جَافِيَا

اے رسول اللہ کے تم تھے ہماری امیدگاہ ۔ اور تھے تم ہمپر نیکی کرنے والے اور نہ تھے تم ستمگار

فِدًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ ۔ وَعَمِّيْ وَاٰبَائِيْ وَنَفْسِيْ وَمَالِيَا

قربان رسول خدا پر میری ماں اور خالہ ۔ اور میرے چچا و باپ دادے اور میری جان و مال

صَدَقْتَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ صَادِقًا ۔ وَمِتَّ صَلِيْبَ الْعُوْدِ اَبْلَجَ صَافِيَا

سچے ہو تم اور پہنچائے حکم خدا کے سچے ۔ اور تھی عود سے بھی زیادہ روشن اور صاف

وَلَوْ اَنَّ رَبَّ النَّاسِ اَبْقٰى نَبِيَّنَا ۔ سَعِدْنَا وَلٰكِنْ اَمْرُهٗ كَانَ مَاضِيَا

اور اگر پروردگار آدمیوں کا زندہ رکھتا ہمارے نبی کو ۔ نیک بختی ہوتی ہماری ولیکن حکم خدا کا یوں ہی جاری ہوا

عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً ۔ وَاُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِّنَ الْعَدْنِ رَاضِيَا

تمپر اللہ کیطرف سے سلام و تحیت ۔ اور تم داخل کیے گئے جنات عدن میں خدا تم سے راضی اور تم خدا سے

بوقت وفات عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی موافق اکثر صحیح روایات کے نماز جنازہ
پہلے پڑھی حضرت علی و عباس و بنی ہاشم نے پھر مہاجرین نے اسکے پھر انصار نے پھر عورتون
نے پھر لڑکون نے دفن مین آپکے شریک تھے حضرت عباس و علی اور حضرت عباس کے بیٹے
قثم اور فضل اور اوس بن خولی اور اسامہ بن زید دفن کئے گئے حضرت سہ شنبہ کو بوقت سحر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی قدر حالات اس مختصر مین لکھنا کافی سمجھا گیا ورنہ حالات مختصرا
و اخلاق و عادات و صفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احوال ازواج مطہرات
و اولاد کے لکھے جاوین تو نہایت بڑی کتاب ہووے غزوات مختصر لکھنے کی یہ ضرورت سمجھی
گئی کہ اکثر اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم دیگر غزوات مین بھی شریک تھے اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جسقدر تبلیغ و اعلائے کلمۃ اللہ مین کوشش فرمائی
اوسمین سے کسیقدر مختصر ذکر ہو جاوے سیدنا عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام حضرت ابوبکر صدیق کا ایام جاہلیت مین عبد الکعبہ تھا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھا حضرت ابوبکر کے والد کا نام
عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابوبکر کی تین پشت اصحاب رسول اللہ تھے یعنی
ابو قحافہ باپ اور خود اور حضرت ابوبکر کی اولاد یہ خصوصیت صرف حضرت ابوبکر کو تھی مردون
بالغ مین سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے تھے سب سے پہلے نماز جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بوقت ہجرت رفیق صرف حضرت ابوبکر صدیق
اور اونکا غلام عامر بن فہیرہ تھے اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کو صاحب رسول اللہ
قرآن میں فرمایا اور اللہ تعالے نے اپنا اونکے ساتھ ہونا ارشاد فرمایا اِذْ یَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو
خوش معلوم ہو عتیق من النار کو دیکہنا وہ دیکھے ابوبکر کو عتیق من النار کے معنی
آزاد دوزخ سے اسوجہ سے عتیق ہی مشہور ہوئے یہ حدیث ترمذی مین ہے معراج کے
سب سے پہلے تصدیق کی ہمیشہ سچ بولتے تھے صدیق خطاب پایا تمام مال اپنا
راہ خدا مین حاضر کیا اور کملی کا خرقہ پہنا اوس مین تکمہ نہ تھے کانٹون سے تکمون کا
کام لیا ذوالخلال لقب پایا حضرت بلال کو خرید کر آزاد کیا اللہ تعالی نے اونکے حق
مین فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ یَرْضٰى صحیح ترمذی
مین ہے روایت ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کسی
کی عطا میرے پاس مگر کہ بدلا اوتارا ہے ہمنے اوسکا سوا ابوبکر کے تحقیق ابوبکر
کے واسطے ہمارے پاس نعمت ہے کہ پورا بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالی دن قیامت
کے اور نہ نفع دیا مجھکو کسی کے مال نے جو نفع دیا مجھکو مال ابوبکر نے صحیحین میں یہ حدیث

بروایت عمرو بن عاص کے ہے عمرو بن عاص نے پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ کون شخص آپکو پیارا ہے فرمایا عایشہ پھر عمرو بن عاص نے
پوچھا مردون مین فرمایا اوسکے باپ پھر عرض کیا اونکے بعد فرمایا عمر ۔ صحیح ترمذی
مین یہ حدیث بروایت ابن عمر رض کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابوبکر سے کہ تم یار و مصاحب میر تھے غار مین اور یار و مصاحب ہو گے حوض
کوثر پر حضرت ابوبکر صدیق جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ احد و حنین مین ثابت
قدم اور پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے تھے حالت مرض مین پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے واسطے حضرت ابوبکر کو فرمایا حضرت عایشہ کی حدیث
ترمذی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین لائق جس قوم مین
ابوبکر ہون امامت سواے انکے اور کوئی کرے صحیحین مین جبیر بن مطعم سے روایت
ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت سے
بات کی کسی معاملہ کی پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر آنا اوس
عورت نے عرض کیا کہ مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن اوسکے ذہن مین پڑی
کہ آپ کی وفات ہو جاوے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر آنا
ابوبکر کے پاس ۔ باجماع صحابہ ابوبکر صدیق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلیفہ ہوسے سب صحابہ نے بعیت کی حضرت ابوبکر رضہ نے جہاد کیا مرتدون پر جنہون[1]
نے زکوۃ دینے سے انکار کیا تھا اور جہاد کیا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب پر دو برس تین
مہینہ خلافت کی بروز جمعہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین وفات پائی اور پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہوے پورے فضائل اور احادیث جو انکی
شان مین ہین نہ لکھہ سکا ۔ سَیِّدُنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیِّ الْقُرَشِیُّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عمر اشراف قریش مین عدی بن کعب کی اولاد مین
تھے ایام جاہلیت مین سفارت کا کام کرتے تھے جب لڑائی کسی قوم سے چھڑتی
تھی اور مفاخرت کی ضرورت ہوتی تھی یہ بھیجے جاتے تھے مسند امام احمد اور ترمذی
مین حدیث ابن عباس کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی
تھی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے فقط
یہ دعا قبول ہوئی دوسرے ہی روز عمر بہدایت اپنی بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید
بن زید کے مسلمان ہوے قصہ انکے اسلام کا یہ ہے جیسا کہ دلائل النبوۃ مین ابن
عباس سے مروی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اوسکی میرے ذمہ
سو اونٹنیان اور ہزار اوقیہ چاندی کے ہونگے عمر نے کہا کہ یہ وعدہ سچ ہے

---

[1] ابوجہل کا نام عمرو تھا اور کنیت ابوالحکم تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابوجہل مقرر فرمائی تھی ۱۲

ابوجہل نے کہا کہ فوراً دونگا بلا تاخیر پس بارادۂ قاصد عمر چلے عمر کو ایک شخص راہ مین ملا
اور پوچھا کہان جاتے ہو جواب دیا کہ محمدؐ کے پاس قتل کرنے کو اوس شخص نے کہا کہ کیا
بنی ہاشم سے نڈر ہو عمرؓ نے کہا کہ تو اپنے دین سے شاید نکل گیا ہے اوس شخص نے کہا
کہ اس سے بھی عجیب بات سناؤن تمہاری بہن اور بہنوئی بھی اپنے دین سے نکل گئے اور
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس چلے عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف وہ سورۂ
طٰہٰ پڑھ رہی تھین عمر سنتے رہے پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور بہن کے پاس گئے پوچھا کہ
کیسی تھی یہ آواز بجواب اونکے ظاہر کیا بہن نے پڑھنا قرآن کا اور ایمان پس رات بھر
عمر غمگین متفکر رہے صبح کو بہن و بہنوئی عمرؓ کے اوٹھے اور سورہ طٰہٰ پڑھنا شروع
کیا جب سنا عمرؓ نے کہا کہ مجھکو دو کتاب اور خود پڑھنے لگے جب اس آیہ تک پہنچے لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کہا یا اللہ تو ہی لائق ہے اسکے کہ نہ عبادت کیجاوے
سوا تیرے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور رات بھر جاگ کر
گذاری تھی عمر نے بار بار کہتے تھے واشوقاہ الی محمد یہانتک کہ صبح ہوئی پھر آئے
حضرت خباب بن ارتؓ اور کہا کہ اے عمر رات گذاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مناجات مین اللہ تعالی سے کہ غالب کرے دین کو بسبب تیرے یا ابوجہل کے
مین امید کرتا ہون کہ تیرے حق مین دعا قبول ہوگی پھر چلے حضرت عمر گلے مین تلوار

ڈال کر جب پہنچے دار ارقم پر جس بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے اور فرمایا کہ اے عمر اسلام لا ورنہ تیرے
اوپر عذاب نازل ہوگا بس کانپنے لگے مونڈھے حضرت عمر کے اور گر پڑی تلوار
اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ جناب رسول اللہ
نے تین مرتبہ اونکے سینہ پر ہاتھ مارا اور تین مرتبہ دعا کی کہ یا اللہ اسکے دل سے برائی دور کر
اور بدل دے ایمان سے پھر عرض کیا حضرت عمر نے کہ لات وعزی کی پرستش تو پہاڑون پر چڑھ کر
کرتے تھے اور اللہ تعالی کی عبادت کرین ہم پوشیدہ واللہ ہم آج سے پوشیدہ
عبادت نہین کرین گے چالیس مرد اور گیارہ عورتون کے بعد نبوت سے پانچوین
برس ایمان لائے تھے انکی کنیت ابوحفص تھی۔ ایک منافق اور یہودی سے
کچھ جھگڑا ہوا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کرنے کو مانتا تھا اس
سبب سے کہ حضرت حق کرتے اور منافق کہتا تھا کہ کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ
کراؤ کیونکہ وہ مرتشی تھا یا لآخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونون نے
حکم پکڑا آنحضرت نے یہودی کے حق مین فیصلہ کیا یہودی حق پر تھا منافق راضی نہوا
اور حضرت عمر رضہ کی طرف رجوع کی یہودی نے قضیہ فیصلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیان کیا حضرت عمر نے منافق سے پوچھا اوس نے کہا کہ سچ ہے حضرت

عمر نے کہا کہ ٹھہرو مین آتا ہون یہ کہکر گھر مین سے تلوار لائے اور منافق کی گردن
مار دی اور کہا کہ اسی طرح فیصلہ کرونگا اوس شخص کا جو راضی نہو گا حکم اللہ اور
اوسکے رسول پر پس نازل ہوئی یہ آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا
اِلَی الطَّاغُوْتِ الخ اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہین حق و باطل مین اور
لقب فاروق مقرر ہوا[۱] صحیحین مین حدیث جابر رض کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مین جنت مین گیا اور ملا رمیصا[۲] عورت ابو طلحہ رض سے اور سنی مین نے
آہٹ پانون کی پوچھا مینے کون ہے پس کہا فرشتہ نے یہ بلال ہے اور دیکھا
مینے ایک محل کہ اوسکے قریب ایک چھوکری کھڑی ہے پوچھا مینے کس کا محل ہے پس کہا
لوگون نے کہ عمر بن خطاب کا مینے ارادہ اوسمین جانے کا کیا کہ دیکھون اندر پس
مجھکو یاد آئی تمہاری غیرت ای عمر پس عرض کیا حضرت عمر نے کہ آپ پر قربان
میرے مان باپ کیا آپ سے غیرت کرونگا مین حضور کی بدولت اللہ نے مرتبہ دیا
حضور کے ہی وسیلہ سے اللہ نے ہدایت کی مجھکو اور صحیحین مین حدیث ابو ہریرہ رض
کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سوتا تھا مینے دیکھا اپنے آپ کو

---

[۱] ایسا ہی تفسیر ابن عباس شان نزول آیت مین لکھا ہے سورہ نسا پارہ ۵ [۲] ان بی بی کا ذکر حال ابو طلحہ رض مین لکھا ہے ۱۲

ایک کنوئین بغیر بن پر کرا اوسپر ایک ڈول ہے پس کہینچا مینے پانی اوسمین سے جسقدر چاہا اللہ نے پہر لیا ڈول بیٹے ابی قحافہ نے پس کہینچا ایک یا دو ڈول اور کہینچنے مین ابوبکر ضعف ہے خدا بخشے اونکے ضعف کو پہر ہو گیا ڈول جیسن بڑا اور لیا اوسکو بیٹے خطاب نے پس نہین دیکہا مینے کسی قوی آدمی کو کہ کہینچتا ہو مثل کہینچنے عمر کے یہانتک کہ
الفاظ ہدایت کا جس سے کہ امت سیراب کئے جاتے ہیں

سیراب کئے لوگون نے اونٹ اپنے اور بٹہالئے اونٹ اور جگہہ نشست اونٹون کی مقرر کر لی۔ سنن ابی داؤد مین بروایت ابوذر رضہ یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہا حق اللہ نے زبان عمر پر کہ کہتا ہے حق کو صحیحین مین حدیث ابوسعید کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مینے خواب مین کہ مجہپر آدمی پیش کئے جاتے ہین اونکے کرتے ہین کہ کسی کے سینہ تک پہنچے ہین بعض اس سے بہی کم اور عمر بن خطاب پیش کئے گئے کہ اونکا کرتہ ہے بڑا کہ کہینچتے ہین اوسکو یعنی زمین مین صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تعبیر ہے اسکی فرمایا کہ علم۔ ترمذی مین عقبہ بن عامر سے حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا فضائل حضرت کے بہت زیادہ ہین مین اسی قدر

---

[1] مراد اس سے ہدایت اور سیرابی دین کی ہے اور حضرت ابوبکر کا دو ڈول کہینچنا دو سال خلافت ہے اور حضرت عمر کی کوشش و محنت اور اونکے زمانہ خلافت مین دور دور اسلام کا پہیلنا تعبیر تہی ۱۲

اس مختصر مین لکھتا ہون - بروز وفات حضرت ابوبکر صدیق ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ کو باجماع صحابہ خلیفہ
ہوئے سب صحابہ نے بیعت کی انکے زمانۂ خلافت مین اللہ تعالی نے فتح کیئے مسلمانون پر ملک مصر و شام
و عراق و ایران اور پھیلا دین اسلام - ابو لؤلؤ نصرانی غلام مغیرہ بن شعبہ نے ۲۷ ذی حجہ سنہ ۲۳ ہجری
کو وقت نماز صبح مسجد نبوی مدینہ منورہ مین زخمی کیا حضرت عمر کو اور شہید ہوئے

سَيِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی بیضا (نام) ام حکیم (کنیت)
بنت عبد المطلب کے بیٹے تھے ابتداے اسلام مین قبل تشریف لیجانے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی دو صاحبزادیان رقیہ و ام کلثوم یکے بعد دیگرے انکے نکاح مین آئین اور
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین جو میرا داماد
ہے یا جسکا مین داماد ہون حضرت عثمان نے ہجرتین کین اول طرف شام دوبارہ طرف
مدینہ منورہ کے غزوۂ بدر مین اس سبب سے نہین گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بوجہ بیماری بی بی رقیہ کے اونکی خبرگیری کو حضرت عثمان کو مدینہ مین چھوڑ گئے
تھے مگر غنیمت مین حصہ اونکا لگایا تھا اس سبب سے اہل بدر مین شمار ہوئے - رومہ
نام ایک کنوان بڑا مدینہ مین وادی عقیق مین ہے پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف

وپاکیزہ ہے ملکیت ایک یہودی کی تہا وہ مسلمانون کے ہاتھ پانی بیچتا تہا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رومہ کو خرید کر سب مسلمانون کا ڈول اوسمین
ڈلوائے یعنی وقف کردے پس اوسکو ملیگا مشرب جنت مین حضرت عثمان یہودی کے
پاس گئے اور خریداری چاہی کل بیچنے سے انکار کیا نصف بیچا حضرت عثمان نے خرید
کر وقف کیا اور یہ ٹھہرا کہ ایک روز مسلمان پانی بھرین دوسرے روز یہودی۔ اور
وہ یہودی سمجھا تہا کہ ایک روز مسلمان پانی بہرینگے دوسرے روز مین پانی مسلمانون کے
ہاتھ بیچونگا مسلمان اپنی باری کے روز دو روز کا پانی بھر لیتے تھے آخر وہ نصف باقی
بھی یہودی نے بیچا اور حضرت عثمان رض نے خرید کر وقف کیا ملا علی قاری رحمہ اللہ نے
لکھا ہے کہ پینتیس ۳۵ ہزار درہم کو خریدا اور مسجد نبوی مین گنجائش کم تھی فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی شخص جو خریدے زمین اور بڑھاوے مسجد مین
اوسکو ملے خیر جنت مین حضرت عثمان نے زمین خرید کر مسجد مین شامل کردی غزوۂ
تبوک کیواسطے نوسو پچاس اونٹ مع جھول اور سامان کے اور پچاس گھوڑے مع
ساز ویراق اور ہزار دینار دئے تھے ترمذی مین حدیث عبدالرحمن بن خباب
کی ہے کہ جب اونٹ دیئے گئے تھے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اوترتے
ہوئے دو مرتبہ فرمایا کہ نہین نقصان کریگی عثمان جو چیز کرین بعد اسکے امام احمد نے

عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث لکھی ہے کہ حضرت عثمان ہزار دینار واسطے تیاری
لشکر تبوک کے لائے اور گودمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈال دی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیناروں کو لوٹ پوٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے نہ ضرر
کریگا عثمان کو کوئی عمل بعد آجکے دن کے دوبار فرمایا ایک روز جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر و عمر و عثمان کے بشیر پہاڑ کے پر تھے کہ پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور
ایک پتھر اوپر سے گرا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر پانون مارا
اور کہا ٹھہر تجھپر ہے نبی اور صدیق اور دو شہید۔ خلافت حضرت عثمان پر بیعت ہوئے
یکم محرم ۲۴ھ کو بعد دفن حضرت عمر کے حضرت عثمان نے محمد بن ابی بکر کو مصر کو بہیجا
تہا اس سبب سے کہ عامل مصر کی شکایت ہوئی تھی مروان نے پیچھے سے ایک
حکم واسطے قتل محمد بن ابی بکر کے لکھکر ایک غلام کے ہاتھ مصر کو روانہ کیا راہ مین محمد
بن ابی بکر نے غلام کو پکڑا اور وہ حکم دیکھکر لوٹے اور عمائد صحابہ کو حضرت عثمان کے
پاس بہیجا حضرت عثمان نے اس حکم کے لکھے جانے کی خبر ہونے سے انکار کیا اور

ملہ مروان بیٹا حکم کا تہا حکم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطن کر دیا تہا مروان
اوسکے ساتھ تہا حضرت عثمان نے اپنے عہد خلافت مین بلالیا اور اپنا منشی مروان کو مقرر کیا
اوسنے ابتدا گرچہ فساد محمد بن ابی بکر کے ساتھ شروع کیا اور بعد یزید بن معاویہ کے خود بادشاہ ہو گیا
تہا اوسکی جورو نے مار ڈالا جوتے مارتے مارتے ۱۲

مُہر کو کہا کہ مروان کے پاس رہتی ہے مروان کو محمد بن ابی بکر نے طلب کیا اوسکے
دینے سے حضرت عثمان نے انکار کیا اسوجہ سے کہ خود خلیفہ تھے سزا خود دیتے اس پر بلوہ
ہوا اور ۴۹ روز حضرت عثمان کا محاصرہ ہوا ترمذی و ابن ماجہ مین حدیث حضرت عائشہ
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تھا کہ کرتا پہنا دیگا
خدا تجھکو پھر نہ اوتارنا اوس کرتے کو اگر چاہین لوگ اور جبر کرین = چنانچہ بموجب
ارشاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرچند لوگ بجد ہوئے آپ نے خلافت
نہ چھوڑی اور نہ حکم لڑنیکا دیا بالآخر ۲۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو شہید کیے گئے ۔

سَیِّدُنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْهَاشِمِیِّ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت علی بن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نو عمر لوگون مین سب سے
اول ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی چندروز اپنے باپ سے
ایمان پوشیدہ رکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے کہا تھا کہ مین
تمہارے خرچ مین تخفیف کردون ایک کو اپنی اولاد مین سے مجھکو دیدو ابوطالب نے
کہا کہ سوائے عقیل کے جسکو چاہو لے لو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی کو لے لیا اور ساتھ رکھا بوقت ہجرت اپنی جگہہ پر چھوڑا تھا حضرت علی جملہ غزوات مین

سہ کرتے سے مراد خلافت ہے ۱۲

شریک تھے غزوۂ بدر مین عمر حضرت علی کی بیس برس کی تھی سنہ ۲ ہجری مین حضرت
علی کا نکاح حضرت جناب سیدۂ نساء اہل الجنۃ فی الدنیا والآخرۃ فاطمۃ الزہرا سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کردیا فضائل ومناقب حضرت علی کے اس
مختصر مین گنجائش نہین غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو
نہین لے گئے تھے عیال پر محافظت کو چھوڑا تھا منافقین نے طعن کی حضرت علی
کو جوش آیا اور راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے حضرت نے فرمایا کہ لوٹ
جاؤ منافق جھوٹ کہتے ہین مین تمکو قائم مقام اپنے حفاظت عیال کو چھوڑ آیا ہون
اور فرمایا کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے لیکن بعد میرے کوئی نبی نہین ہو
صحیحین مین حدیث بروایت سعد ابن ابی وقاص کے ہے اور صحیحین مین حدیث سہیل
بن سعد کی ہے کہ غزوہ خیبر مین فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح
کو علم اوس شخص کے ہاتھ مین دونگا جسکے ہاتھ پر فتح ہوگی اور وہ اللہ ورسول
کو دوست رکھتا ہے اور اللہ ورسول اوسکو دوست رکھتے ہین جب صبح کو ہر شخص منتظر
تھا کہ کسکو علم نصیب ہوتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہان ہین
علی لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین پھر بلوایا اونکو اور تھوکا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی آنکھون مین فوراً آنکھین اچھی ہوگئین گویا کبھی

درد ہوا ہی نہین تھا پس عنایت فرمایا اونکو علم عرض کیا علی نے کہ مین اونمین جا کر
لڑون یہانتک کہ ہوجاوین مثل ہمارے فرمایا حضرت نے کہ جاؤ اوپر نرمی اور آہستگی
کے یہانتک کہ اوترو اونکی زمین مین پھر بلاؤ اونکو طرف اسلام کے اور خبر دو اوس (یعنی مسلمان)
چیز سے کہ واجب ہی اونپر حق خدا سے واللہ اگر ہدایت کرے اللہ بسبب تیرے ایک مرد کو
بہتر ہی اس سے کہ ہوون تمہارے واسطے سرخ رنگ کے چوپائے اور اونٹ
حدیث ترمذی و مسند امام احمد مین زید بن ارقم سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین جس کا مولی ہون علی اوسکا مولی ہے مولی کے معنی
دوست مددگار کے ہین حدیث ترمذی و امام احمد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین
دشمنی رکھتا علی سے مومن صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ قسم اوس خدا کی
جس نے پھاڑا دانہ کو اور اوگایا درخت کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق
حکم کیا اور وصیت کی نبی اُمّی نے مجھ سے کہ دوست نہین رکھیگا مجھکو مگر مومن اور
دشمن نہین رکھیگا مجھکو مگر منافق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت
جوانی حضرت علی کے اونکو طرف یمن کے واسطے فیصلہ نزاعات معاملات اہل یمن
و نافذ کرنے احکام کے بھیجا تھا حضرت علی نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا کس طرح

فیصلہ کرتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سینہ پر ہاتھ مارا
اور دعا کی کہ یا اللہ ہدایت کر اسکے دل کو اور شایستہ کر اسکی زبان کو حضرت علی کہتے
تھے کہ کبھی دو شخصون مین فیصلہ کرنے مین اوسی روز سے مجھکو تردد و شک نہین ہوا
چنانچہ روایت ہے کہ دو شخص سعد کے رہنے والے سفر مین تھے ایک کے پاس تین روٹیان
اور ایک کے پاس پانچ روٹیان تھین ساتھ کھانے کو بیٹھے کہ اس مین ایک اور شخص
آگیا تو اضع کی گئی وہ بھی کھانے کو بیٹھ گیا جب کھانے سے فارغ ہوے تیسرے
مسافر نے آٹھ درہم دونون روٹی والون کو دیئے اور چلا گیا پانچ روٹی والا خود پانچ
درہم لیتا تھا اور تین روٹی والے کو تین درہم دیتا تھا تین روٹی والے نے کہا
کہ انصاف سے لونگا نوبت محاکمہ حضرت علی تک پہنچی حضرت علی نے فیصلہ کیا کہ
تین روٹی والے کو ایک درہم ملنا چاہیئے اوس نے وجہ پوچھی وجہ یہ بیان کی
کہ آٹھ روٹیون کے تین شخصون مین ۲۴ ثلث ہوے ہر ایک نے کھانے والون مین سے
آٹھ ثلث کھائے تین روٹی والے کے ۹ ثلث تھے آٹھ خود کھائے ایک درہم دینے
والے نے کھایا پانچ روٹی والے کے پندرہ ثلث تھے آٹھ خود کھائے سات درہم
دینے والے نے کھائے تو سات جس شخص کے کھائے اوسکے سات درہم ہوے
جسکا ایک کھایا اوسکا ایک درہم ہوا راضی ہو کر چلے گئے ایک روز حضرت

علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمہ کے پاس مسجد مین آئے اور صحن مین لیٹ گئے چادر
علٰحدہ ہوگئی تھی پیٹھ مین مٹی لگ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور بی بی فاطمہ رض سے پوچھا کہ کہان ہے ابن عم میرا بی بی فاطمہ نے عرض کیا کہ مسجد مین ہین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین آئے اور مٹی پیٹھ حضرت علی سے جھاڑتے تھے
اور فرماتے تھے اٹھو ابو تراب اوس روز سے لقب ابو تراب ہوا اور یہ لقب حضرت علی کو
بہت پیارا تھا بیعت خلافت حضرت علی پر ہوئی ۲۷ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ۳۶ھ مین جنگ جمل
اور ۳۷ھ مین جنگ صفین حضرت علی اور معاویہ سے ہوئین بعدہ مسجد کوفہ مین ایک خارجی
عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے ۱۸ رمضان ۴۰ھ کو حضرت علی رض شہید ہوئے۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْاَلِفِ

سَیِّدُنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ عقبہ ثانی مین ایمان لائے انکی شان مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَأُ اُمَّتِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یعنی سب سے زیادہ
قاری قرآن شریف کے ابی بن کعب ہین میری امت مین جب سورہ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ
نازل ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابی کو یہ سورہ پڑھاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابی رضہ سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ کہا ہی ابی رضہ نے عرض کیا کہ کیا میرا ذکر وہاں ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم یعنی ہان پس رو ئے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ اور کاتب وحی بھی تھے وفات پائی ۱۹ ہجری خلافت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مین انکی کنیت ابوطفیل اور ابومنذر تھی ابی بن کعب نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنی دعا کے اوقات مین سے کسقدر درود پڑہنے مین مقرر کرون ارشاد ہوا جسقدر چاہو کعب نے کہا کہ ایک ربع فرمایا حضرت نے کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر عرض کیا کہ نصف فرمایا کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے ابی رضہ نے عرض کیا کہ کل وقت آپکے درود کے واسطے مقرر کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب تیرے سب غم دور ہوا اور سب گناہ معاف ہوے ترمذی وحاکم وامام احمد نے روایت کی ہے۔

سَیِّدُنَا اُبَیُّ بْنُ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابی بن معاذ انصاری اور اونکے بہائی انس غزوۂ بدر مین شریک تھے دونون بہائی واقعۂ بیر معونہ مین شہید ہوئے صفر ۴ھ مین واقعہ بیر معونہ کا مفصل حال حضرت کعب حرف کاف مین بیان ہوگا وہان دیکھا جاوے =

سَیِّدُنَا اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر مین شریک تھے اور دار ارقم مین جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخفی دعوت اسلام فرماتے تھے ایمان لائے تھے انکے بھائی خالد و عاقل و عامر سب اصحاب بدر تھے وفات انکی ۳۴ھ مین ہوئی ۔

سَیِّدُنَا اَنِیْسُ بْنُ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و اُحد مین شریک تھے غزوہ احد مین اخنس بن شریق کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا اَنَسُ بْنُ مُعَاذِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سب غزوات بدر و احد مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے واقعہ بیر معونہ مین مع اپنے بھائی اُبیّ کے شہید ہوئے صفر ۴ھ مین واقعہ بیر معونہ ذکر کعب حرف کاف مین مذکور ہے ۔

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت اوس بن ثابت غزوہ بدر مین شریک تھے انکے بیٹے شداد بھی صحابہ مین تھے اور اوس بن ثابت رضہ قبل ہجرت مکہ معظمہ مین جاکر ایمان لائے تھے اور غزوہ اُحد مین شہید ہوا انکے بھائی حسان بڑے شاعر تھے اور شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور تھے ۔

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ خَوْلِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و تمام غزوات مین شریک ہوئے اور غسل و دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سب انصار کی طرف سے شریک تھے خلافت حضرت عثمان مین وفات پائی

سَیِّدُنَا اَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و اُحد اور سب غزوات مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے عبادہ بن صامت انکے بھائی بھی غزوۂ بدر مین شریک تھے حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی شاعر بھی تھے ؎

سَیِّدُنَا اَسْعَدُ بْنُ یَزِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اصحاب بدریین مین ہین ؎

سَیِّدُنَا الْاَرْقَمُ بْنُ اَبِی الْاَرْقَمِ الْقُرَیْشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قدیم الاسلام تھے چھ مسلمان ہو چکے تھے ساتوین یہ حضرت ایمان لائے انکا مکان جبل صفا پر مکہ معظمہ مین تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے چھپکر ارقم رض کے گھر مین دعوت اسلام فرماتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر کے ایمان لانے سے چالیس مسلمان ہو گئے اور دعوت اسلام علی الاعلان شروع ہوئی ارقم رض نے بروز وفات حضرت ابوبکر صدیق رض کے وفات پائی ؎

سَیِّدُنَا الْاَسْوَدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھی اصحاب بدریین ہین بنی عبید بن عدی ہین سے تھے =

سَیِّدُنَا اِیَاسُ بْنُ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت انصاری خزرجی بنی سالم اصحاب بدریین ہین روز جنگ یمامہ شہید ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رض نے بمقابلہ مسیلمہ کذاب ساکن یمامہ پر ۱۲ھ مین جہاد کیا تہا =

سَیِّدُنَا اَنَسَةُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جو کوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اونکی اطلاع و اجازت لینے کے واسطے مامور تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے خلافت حضرت ابوبکر صدیق مین وفات پائی =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْبَاءِ

سَیِّدُنَا بِلَالُ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

حضرت بلال رض سب سے اول جو سات مسلمان ہوئے اونھین مین تھے اور عذاب کئے جاتے تھے مشرکون کے ہاتھ سے لوہا پہناتے تھے انکو اور دہوپ مین بٹھاتے تھے اور رسّی انکے گلے مین ڈالکر مکہ معظمہ کی گلیون مین پہراتے تھے اور لونڈے (اطفال) اونکو کہینچتے پہرتے تھے اور حضرت بلال کی زبان پر جاری تہا اللہ اللہ احد احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بلال کو خریدتا

یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا سے جو اوسوقت تک ایمان نہین لائے تھے کہا کہ میرے واسطے بلال کو خرید لاؤ
عباس مالک کے پاس گئے اور خواہش خریداری کی اوسنے کہا تم کیا کروگے یہ خبیث
ہے عباس نے خرید کیا اور حضرت ابوبکر رضہ کے حوالہ کیا حضرت ابوبکر رضہ نے آزاد کیا
اور اپنا خزانچی بنایا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن اپنا بنایا۔ اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بلال کوئی عمل جہاد سے افضل نہین پس جہاد
کئے بلال نے اور جملہ غزوات مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اُمیّہ بن خلف
نے بہت ایذا و عذاب بلال رضہ کو دئے تھے بروز غزوہ بدر اُمیّہ بن خلف بلال رضہ اور خبیب رضہ
کے ہاتھ سے مقتول ہوا بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات
کے بلال رضی اللہ عنہ نے قصد سفر شام کا کیا حضرت ابوبکر رضہ مانع ہوے حضرت بلال نے کہا
کہ اگر آپنے مجکو اپنے واسطے آزاد کیا ہے تو رہنے دیجئے اور اگر خدا تعالی کیواسطے
آزاد کیا ہے تو مجکو چھوڑ دیجئے[1] حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے اجازت دی شام کو چلے گئے
اور ۲۰ھ ہجری مین دمشق مین وفات پائی اور باب صغیر مین دفن ہوئے قصہ مشہور مدینہ
مین وفات کا غلط ہے فضائل انکے بہت ہین صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ فرمایا

[1] یہ حدیث قیس بن ابی حازم سے صحیح بخاری شریف مین ہے اور مشکوٰۃ شریف باب جامع المناقب مین فصل تیسری مین ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سابقون چار ہین سابق عرب مین ہون اور سابق حبشہ کا بلال اور سابق روم کا صُہیب اور سابق فارس کا سلمان = أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ =

سَیِّدُنَا مُجَبَّرُ بْنُ أَبِي الْمُجَبَّرِ الْجُهَنِيُّ النَّجَّارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

یہ صاحب حلیف بنی دینار بن نجار کے تھے اس سبب سے نجاری مشہور ہوئے بدر و احد مین ہم قسم شریک تھے =

سَیِّدُنَا بَحَاثُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بھائی عبداللہ بن ثعلبہ شریک بدر و احد کے تھے =

سَیِّدُنَا بَسْبَسَةُ بْنُ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

ان حضرت کو بسبس بھی کہتے ہین اور ابن بشر بھی کہتے ہین ان صاحب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع عدی رض واسطے لینے خبر قافلہ ابوسفیان کے بھیجا تھا جسکی تلاش کیوجہ سے یہ غزوہ واقع ہوا جیساکہ غزوات مین مذکور ہوا =

سَیِّدُنَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

یہ حضرت بنی سلمہ مین سے تھے تمام غزوات مین شریک تھے یعنی بدر و خندق و احد مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ کے لوگون سے پوچھا کہ کون سردار تمہارا ہے انھون نے عرض کیا جد بن قیس جو بخیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بخل سے زیادہ کون مرض ہے سردار تمہارا بشر بن براء ہے بشر بن براء نے وفات

پائی بوجہ زہر کے جو بکری مسموم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھائی تھی جو

ایک یہودیہ نے خیبر میں دی تھی۔

سَیِّدُنَا بَشِیْرُ بْنُ سَعْدِ الْخَزْرَجِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی سماک بن سعد شریک بدر تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سب سے

اول انھیں صاحب نے بیعت کی تھی خلافت حضرت ابوبکر میں شہید ہوئے خالد بن ولید

کے ساتھ تھے عین التمر میں =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ التَّاءِ الْمُثَنَّاۃِ

سَیِّدُنَا تَمِیْمُ بْنُ یَعَارِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا تَمِیْمُ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے اور غلام سعید بن خثیمہ کے تھے جو قبیلہ

بنی غنم وس میں سے تھے =

سَیِّدُنَا تَمِیْمُ مَوْلٰی خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے آقا خراش بن الصمہ رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت

تھیم غزوہ احد مین بھی شریک تھے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ الْجِذْعِ الَّذِیْ ھُوَ ثَعْلَبَةُ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مکہ معظمہ مین دوسری بار جسکو عقبۂ ثانیہ کہتے تھے جاکر ایمان لائے تھے اور سب غزوات مین شریک تھے اور بروز غزوہ طائف شہید ہوئے شوال ۸ھ مین اور اوس روز بارہ صحابہ شہید ہوئے تھے ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ هَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت جملہ غزوات مین شریک تھے اور بروز جنگ یمامہ شہید ہوے جب مسیلمہ کذاب پر بخلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین جہاد ہوا ۱۲ھ ہجری ہین ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوا اور ابن عامر بھی اون کو کہا جاتا ہے ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت انصاری نجاری ہین غزوہ بدر و احد مین شریک تھے بروز جنگ یمامہ بمقابلہ مسیلمہ کذاب خلافت حضرت ابوبکر مین شہید ہوے ۱۲ھ ہجری ہین ۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَنْسَاءَ النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھی نجاری ہین اور انکے والد کا نام حسان بھی کہا گیا ہے۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سب غزوات مین شریک تھے اور بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلیحہ بن خویلد مرتد ہوکر مدعی نبوت ہوا حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن ولید کو مع صحابہ ۱۱ھ ہجری مین واسطے جہاد کے بھیجا حضرات ثابت اور عکاشہ رضی اللہ تعالی عنہما شہید ہوئے طلیحہ بن خویلد اور اوسکے بھائی کے ہاتھ سے اوس جہاد مین خالد بن ولید فتحیاب ہوا اور طلیحہ مع اپنے ہمراہیون کے شام کو بھاگ گیا پھر مسلمان ہوکر مدینہ آیا۔

سَیِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ عُبَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور جنگ صفین ۳۷ھ مین حضرت علی رضہ کے ساتھ تھے اور اوسی جنگ مین شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا ثَعْلَبَۃُ بْنُ عَنَمَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے قبل ہجرت مکہ معظمہ مین آکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی سب غزوات مین شریک تھے غزوہ خندق مین ۵ھ مین شہید ہوئے

سَیِّدُنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سب غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ۱۳ سنہ ہجری
کے رمضان مین بروز قصہ جسر[1] (پل) ابی عبید بن مسعود شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت شریک غزوہ بدر و احد تھے انہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا چاہی تھی کہ میرے
پاس مال زیادہ ہووے تو مین اللہ کی راہ مین بہت سا دون حضرت نے دعا کی گلہ بکریون کا اور مال زیادہ ہو گیا
گانو مین جا رہے جب اون سے صدقہ و زکوۃ طلب کی گئی تو کہا کہ یہ تو جزیہ ہے اور نہ دیا پھر لیکر حضور مین جناب

---

[1] واقعہ یہ تہا کہ خالد بن ولید کو حضرت ابوبکر صدیق نے ایران و عراق پر بہیجا تہا پہر حضرت ابوبکر صدیق کا انتقال ہوگیا اور
حضرت عمر خلیفہ ہوئے حضرت عمر نے خالد بن ولید کو معزول کیا اور ابو عبیدہ بن مسعود کو سردار مسلمانون کا جہاد پر مقرر
کیا رمضان ۱۳ سنہ ہجری مین ابو عبیدہ نے حملہ کیا خاقان مقابل ہوا اوسکو شکست دی اور بہت کافر قید کئے خاقان
بہاگا یہ واقعہ قریب بادسبر کے ہوا تہا خاقان بہاگ کر یزدگرد کے پاس پہونچا اور یزدگرد نے لشکر عظیم جمع کیا اور مقابلہ کو بہیجا مسلمان
بہی آگے بڑہے پیچہے دریا تہا اور اوسپر ایک تنگ پل باندہکر اوترے تہے جب مقابلہ ہوا نہایت داد شجاعت مسلمانون نے دی یہانتک کہ ابو عبیدہ نے
ہاتہی کو گرا دیا تہا اور ابو محجن نے ایک ہاتہی کی سونڈ کاٹ ڈالی تہی آخر ابو عبیدہ شہید ہوگئے اور اٹہارہ سو مسلمان شہید ہوگئے اور بارہ سو
غرق دریا ہوگئے اوسکے بعد ۱۴ سنہ مین حضرت سعد ابن ابی وقاص کو سردار مقرر فرما کر حضرت عمر نے بہیجا اور اوسوقت ایران فتح ہوا اور
علم اسلام کا گاڑا گیا مختار جو بحیلہ بدلہ لینے شہادت امام حسین کوفیون پر حملہ آور ہوا تہا اسی ابو عبیدہ کا بیٹا تہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے حضرت نے نہین لیا اور آیۃ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ
اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ
فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ٥
نازل ہوئی خلافت حضرت عثمان مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا ثَقَفُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت اور انکے بھائی مدلاج غزوہ بدر مین شریک تھے اور حضرت ثقف غزوہ
احد مین شہید ہوئے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِیْمِ

سَیِّدُنَا جَابِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

غزوہ بدر واحد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت انصاری سلمی ہین جملہ غزوات مین شریک تھے اور انصار مین سے
سب سے پہلے ایمان لائے تھے ترمذی مین حدیث ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ بخشش
چاہی میرے واسطے رسول اللہ نے پچیس بار ۲۵ سکہ مین مدینہ منورہ مین چورانوے ۹۴
برس کی عمر مین وفات پائی مدینہ مین جو صحابہ مرے سب مین اخیر یہ حضرت مدینہ مین مرے =

بعض مومنین ... اللہ ... اگر دیگا ہمکو اپنے فضل سے ... ہم صدقہ دینگے ... اور ہوجاوینگے ... نیکو کار سے

کرنیوالے مومنین سے پس جب دیا انکو فضل اپنا تو اس سے بخیلی کی ساتھ اوسکے اور پہر گئے اور وہ منہ پہیرنے والے ہین ۱۲

سیدنا جبار بن صخر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت نے مکہ معظمہ میں جاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی غزوہ بدر میں شریک تھے اوسوقت انکی عمر ۳۲ برس کی تھی سنہ ۳۰ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی

سیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سیدنا جبر بن عتیک الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت کے نام میں جابر و جبیر بھی کہا گیا ہے بدر او جمیع غزوات میں شریک رہے سنہ ۶۱ ہجری میں ۷۱ برس کی عمر میں وفات پائی =

اصحاب البدر بحرف الحاء

سیدنا سید الشہداء عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمزہ بن عبد المطلب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حمزہ چچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور انکی والدہ ہالہ بنت وہیب اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب چچازاد بہن تہیں اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا تہا رضاعی بہائی بھی تھے و

سال نبوت سے اسلام قبول کیا اول سب سے جہاد کیواسطے حضرت حمزہ کو سردار مقرر کرکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوین مہینے ہجرت سے سیف البحر کو قافلہ قریش کی طرف بہیجا تہا اور حضرت حمزہ رضہ غزوہ بدر مین شریک تھے عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور سباع خزاعی کو قتل کیا بعد اوسکے غزوہ احد مین شریک ہوئے اور دو تلوار سے لڑتے تھے شہید کیا اونکو وحشی حبشی نے بتیس مہینے بعد ہجرت کے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اعضا کان ناک ہندہ نے کاٹے اور شکم چاک کرکر جگر نکال کر چابا اور تہو کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روئے اپنے چچا پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہدا یا خیر الشہدا اور خطاب دیا تہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد اللہ و اسد رسول اللہ

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش کے تھے اور غزوہ بدر و حدیبیہ مین شریک تھے ان حضرت رضی اللہ عنہ کے ایمان کی قرآن شریف مین شہادت ہے قصہ یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ معظمہ پر غزا کا قصد کیا تو اس ارادہ کو مخفی کیا تہا حضرت حاطب نے یہ سمجہکر کہ مین قریش کے ساتھ احسان کرونگا اونکو اطلاع دونگا تو وہ میرے رشتہ دارون کے ساتھ سلوک کرینگے

خط مشعر اطلاع ارادہ لکھکر ایک عورت کے ہاتھہ روانہ کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال کی خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض
و مقداد رض کو تلاش مین روانہ کیا روضہ خاخ مین جو درمیان مدینہ منورہ و مکہ معظمہ
کے ہے اوس عورت کو پایا اور اوس سے خط واپس لائے جب حاطب سے کہا گیا تو
اونہون نے عذر کیا کہ مینے دین سے مرتد ہوکر یہ کام نہین کیا حضرت عمر رض قتل
حاطب پر آمادہ ہوئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے
مطلع ہوا اہل بدر کے حال پر پس فرمایا اللہ تعالی نے کرو جو کچھہ چاہو واجب
ہوئی تمہارے لئے جنت اور یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ الخ بلفظ مومن خطاب فرمایا یہ حدیث
صحیحین مین ہے اور غلام حاطب کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور کہا کہ حاطب جنت مین نہین جاویگا وہ ظالم ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا دوزخ مین جو بدر و حدیبیہ مین شریک ہوا[1]
ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ ہجری مین حاطب بن ابی بلتعہ
کو بھیجا تھا طرف مقوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ کے وہان سے ہدایا لائے اور

[1] یہ حدیث صحیح مسلم شریف مین بروایت جابر رض کے ہے اور مشکوٰۃ شریف باب جامع المناقب فصل ثانی مین ہے ۱۲

له اسکا وہ دوست بنا کہ مسلمان ہوا ایمان لائے ہو دوست بنا ؟ مبرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست ۱۲

حضرت ماریہ قبطیہ اور شیرین کو بھی ہدیہ میں لائے تھے حضرت ماریہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو لڑکپن میں مر گئے اور شیرین حسّان شاعر کو عنایت فرمائی تھی اون سے عبد الرحمن بن حسّان ہوئے =

سَیِّدُنَا حَبِیْبُ بْنُ الْاَسْوَدِ مَوْلَی الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کو بن اسلم بھی کہا گیا ہے =

سَیِّدُنَا حُرَیْثُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی عبد اللہ کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت احد میں بھی شریک تھے =

سَیِّدُنَا حَارِثَۃُ بْنُ رُبَیِّعِ الْاَنْصَارِیُّ وَھُوَ ابْنُ سُرَاقَۃَ شَھِیْدُ بَدْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

رُبَیِّع انکی والدہ کا نام تہا جو حضرت انس بن مالک کی پہوپی تہین اور سراقہ انکے باپ کا نام تہا یہ حضرت کم عمر تھے صرف دیکھنے کو گئے تھے حبان بن عرقہ نے تیر مارا سب سے اول انصار مین سے یہی شہید ہوئے انکی والدہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس مین ہے =

سَیِّدُنَا حَارِثَۃُ بْنُ حُمَیْدِ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام حمزہ اور خارجہ بھی کہا جاتا ہے =

سیدنا حارثہ بن النعمان النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے ساتھ بات کرتے دیکھا
اوسوقت اس خیال سے سلام نہ کیا کہ باتوں میں ہرج ہوگا جب لوٹے تو
سلام کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جاتے وقت تمنے
سلام کیوں نہ کیا عرض کیا کہ آپ ایک شخص کے ساتھ کلام فرماتے تھے
میں سمجھا کہ آپکی باتوں میں ہرج ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اوس شخص کو تمنے
دیکھا عرض کیا کہ ہاں دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے اگر تم سلام کرتے وہ تمکو جواب سلام کا
دیتے اور یہ حضرت اپنی ماں کے ساتھ بہت خدمت و سلوک کرتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت کو دیکھا
ور آواز قرآن پڑھنے والے کی سنی میں نے پوچھا کہ کون قاری ہے تو مجھسے
کہا گیا کہ حارثہ بن نعمان ہے پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نیک ایسے ہی ہوتے ہیں حارثہ بن نعمان آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے تو
اپنے پاس چھوارے رکھتے تھے اور اپنے مصلے سے دروازہ تک ایک
دیوار ڈالی تھی جب کوئی سائل آتا چھوارے لیکر دیوار کو پکڑے ہوئے

دروازہ تک خود جاکر دیتے تھے اونکے اہل خاندان نے کہا کہ کیا ہم یہ نہین کرسکتے ہم وے آیا کرینگے تو جواب دیا کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خود دست بدست دینا مسکین کو دفع برائی موت کے واسطے کافی ہوتا ہی ان حضرت نے امارت معاویہ کے وقت مین وفات پائی ہے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھتیجے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوئے اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر مین =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ اَنَسِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ الصِّمَّۃِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَتِیْکٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حارث بن الصمۃ یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد مین ثابت قدم رہے تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر سکہ ہجری مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ الْقَیْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

یہ حضرت چچا حضرت خوات بن جبیر کے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ خَزْمَۃَ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت جمیع غزوات مین شریک تھے انکی کنیت ابوبشیر تھی غزوہ تبوک مین ناقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گم ہوگیا تھا تو منافقون نے کہا کہ جنکو اپنے اونٹ کی خبر نہین کہ کہان ہے وہ آسمان کی خبر کیا جانین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین کچھہ نہین جانتا مگر جو اللہ مجھکو بتا دیتا ہے اور اونٹ کو جنگل کی ایک گھاٹی مین درخت نے ملگا لیا ہے حضرت حارث ین جسے جا کر لائے اور جیسا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا ویسا ہی پایا وفات پائی حضرت حارث نے سنہ ۴۰ ہجری مین ۶۷ برس کی عمر مین ؎

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

ان حضرت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ نے کسی کام کیواسطے مدینہ منورہ کو بھیجا تہا لڑائی مین شریک نہین تھے مگر حصہ انکا غنیمت سے دیا گیا اور مثل شرکا بدر شمار ہوئے جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ خیبر مین سنہ ۶ مین شہید ہوئے قلعہ پر سے پتھر ان پر پھینکا گیا ؎

سَیِّدُنَا حَارِثُ بْنُ عَرْفَجَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت قبیلہ اوس مین سے شریک بدر تھے ؎

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتِیْكِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے۔

سَیِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ الْعَامِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین ایمان لائے تھے اور حبشہ کی طرف دو مرتبہ مکہ سے ہجرت کی تھی شریکا ئے بدریین ہین۔

سَیِّدُنَا الْحَکَمُ بْنُ عَمْرِو الثُّمَالِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکا وطن ثمالہ ازد مین تھا۔

سَیِّدُنَا الْحُصَیْنُ بْنُ حَارِثِ الْمُطَّلِبِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور اونکے دو بھائی حقیقی طفیل اور عبیدہ سب شریکائے غزوہ بدر تھے عبیدہ بدر مین شہید ہوئے حصین اور طفیل نے ۳۲ھ ہجری مین وفات پائی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

سَیِّدُنَا حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راے دی تھی کہ بدر مین فلان پانی پر نزول اجلال فرمائیے پھر حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ راے حباب کی ٹھیک ہے یہ حضرت سب غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عمرؓ مین وفات پائی

سَیِّدُنَا حَرَامُ بْنُ مِلْحَانِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سُلیم بن ملحان کے شریک بدر تھے حضرت انس بن مالکؓ کے ماموں تھے واقعہ بیر معونہ میں صفر ۴ھ ہجری میں شہید ہوئے سر میں تیر لگا تھا۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا خُبَیْبُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خبیب بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ شریک غزوہ بدر تھے بعد اسکے واقع رجیع میں صفر ۴ھ ہجری میں سات آدمی گئے تھے اکثر شہید ہوئے اور حضرت خبیب اور زید بن دثنہ قید ہوگئے حضرت خبیب کو عقبہ بن حارث نے خرید کیا جسکا باپ خبیبؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا غزوہ بدر میں۔ جب انکو کفار مکہ نے قتل کیواسطے لیکر چلے تو کہا خبیبؓ نے مقتل میں مہلت دو مجکو دو رکعت نماز پڑھنے کی پس دو رکعت نماز پڑھی آپ نے سب سے پہلے بوقت قتل نماز دو رکعت پڑھنے کا طریق خبیبؓ نے جاری کیا پھر کچھ اشعار پڑھے جنکا مطلب یہ تھا کہ کچھ پروا نہین جب مین مسلمان شہید کیا جاتا ہون۔

اشعار حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا	فَبَائِلُھُمْ وَاسْتَجْمَعُوْا کُلَّ مَجْمَعٖ
اور نہین پروا کرتا ہین جبکہ قتل کیا جاتا ہون مسلمان	کفار کے قبیلون کے اور جو جمع کئے تمام مجمع

وَقَدْ قَرَّبُوا اَبْنَاۗءَهُمْ وَنِسَاۗءَهُمْ ۔ وَقُرِّبْتُ مِنْ جِذْعٍ طَوِيْلٍ مُمَنَّعٖ

اور تحقیق پاس بلا لیا اپنی اولاد اور عورتون کو کفار نے ۔ اور مین پاس کیا گیا درخت خرما طویل بارور کے

اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ غُرْبَتِیْ بَعْدَ کُرْبَتِیْ ۔ وَمَا جَمَعَ الْاَحْزَابُ لِیْ عِنْدَ مَضْرَعٖ

اسد کی طرف مین ظاہر کرتا اپنی بے وطنی بعد مصیبت کے ۔ اور جمع ہونا قبیلون کا میری قتل گاہ پر

فَلَسْتُ بِمُبْدٍ لِلْعَدُوِّ تَخَشُّعًا ۔ وَّلَا جَزَعًا اِنِّیْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعِیْ

پس نہین ہون مین ظاہر کرنے والا دشمن سے عاجزی ۔ اور نہ فریاد تحقیق میرا تو اسد کی طرف مرجع ہے

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔ عَلٰی اَیِّ حَالٍ کَانَ وَاللّٰہُ مَضْجَعٖ

اور نہین پروا کرتا مین جب قتل کیا جاتا ہون مسلمان ۔ جس حال پر ہی ہوا اور اسد ہی ہے مجھکو سلانے والا

پھر شہید کئے گئے سولی پر چڑہا کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ خبیب بن عدی نے
کہا کہ کوئی نہین جو میرا سلام رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پہنچا وے خدا یا تو
سلام پہنچا حضرت جبرئیل نے سلام خبیب کا پہنچایا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کو
واقعہ رجیع یہ تہا کہ عضل اور قارہ دیہات کے آدمی آئے جناب رسول اسد صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے لوگ مسلمان ہو گئے ہین تعلیم کیواسطے
کچھ لوگ ہمارے ساتھ کر دیجئے حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو
سردار کر کر سات آدمی بہیجے آب رجیع پر جو کنارہ پر حجاز کے واقع ہے دغا کی گئی اور

کفار نے اکثر شہید کئے دو گرفتار ہوے۔

سَیِّدُنَا خُبَیْبُ بْنُ اِلْیَسَافِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کو روانہ ہو چکے تھے راہ مین جا کر مسلمان ہوا اور غزوہ بدر مین شریک ہوا اور امیہ بن خلف انکے اور حضرت بلال کے ہاتھ سے اوس روز مارا گیا۔

سَیِّدُنَا خَبَّابُ بْنُ اَرَتِّ الْخُزَاعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خباب بن ارت ایام جاہلیت مین تلوارین بنایا کرتے تھے پھر قیدی ہو گئے اور بیچے گئے قدیم الاسلام تھے اور اللہ تعالی کی راہ مین جو لوگ عذاب کئے جاتے تھے اور اپنے دین پر قائم رہتے تھے اون مین یہ حضرت بھی تھے آگ مین گرم کر کے پتھر سے انکی پیٹھ داغی جاتی تھی یہ صاحب فاضل مہاجرین شمار ہوتے تھے جمیع غزوات مین شریک ہوے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین و نہروان مین تھے ۳۷ھ ہجری مین وفات کوفہ مین پائی حضرت علی نے نماز پڑھی اونکی انکی عمر وقت وفات ۷۳ برس کی تھی۔

سَیِّدُنَا خَبَّابٌ مَوْلٰی عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے آقا عتبہ کے شریک غزوہ بدر تھے وفات پائی مدینہ مین ۱۹ھ مین

نمازِ جنازہ پڑہائی انکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۔

سَیِّدُنَا خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں
شہید ہوئے اور اپنے چچازاد بھائی سعد بن ربیع کے ساتھ ایک قبر میں دفن
ہوئے یہ صاحب صحابہ کبار میں سے تھے انکے بیٹے زید بن خارجہ بعد موت کے
بولے تھے اور تعریف بیان کی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کی اور پھر
اوسی وقت چپ ہو گئے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا خَالِدُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی ایاس و عاقل و عامر شریک بدر تھے صفر سنہ ۴ ہجری میں
واقعہ رجیع میں شہید ہوئے کچھ لوگ عضل و قارہ کے آئے اور اسلام ظاہر کیا اور
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ تعلیم امور دین کے واسطے کچھ
آدمی ہمارے ساتھ کیجیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو
سردار کر کر سات آدمی بھیجے جب پانی پر جو حجاز کے کنارہ واقع ہے پہنچے جسکا
نام رجیع ہے انکے ساتھ کفار نے دغا کی اور ان پر کفار عضل و قارہ کے ٹوٹ پڑے
صرف دو صاحب خبیب بن عدی و زید بن دثنہ قید ہوئے باقی اوسی وقت شہید

ہوئے یہ دو صاحب مکہ میں کفار کے ہاتھ بیچے گئے اور پھر شہید کئے گئے رضی اللہ تعالی عنہم =

سَیِّدُنَا خَالِدُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا خِرَاشُ بْنُ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

جنگ بدر و احد میں شریک تھے تیر اندازوں میں تھے بروز غزوہ احد انکے دس زخم آئے تھے =

سَیِّدُنَا خُزَیْمَۃُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت تمام غزوات میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے جب عمارؓ بن یاسر شہید ہوئے تو خذیمہ نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا عمارؓ سے کہ تجھکو گروہ باغی قتل کریگا پھر لی تلوار اور لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے ۳۷؁ ہجری میں =

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ رَافِعِ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لہ صحیح مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ جب خندق غزوہ خندق میں کھودتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے اور سر پر ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے واسطے شدت محنت بیٹے سُمیہؓ کے تجھکو قتل کریگا گروہ باغی فقط حضرت عمار کی ماں کا نام سُمیّہؓ باپ کا نام یاسر تھا ۱۲

ان حضرت کو صاحب استیعاب فی احوال الاصحاب نے بدریون مین نہین لکھا سیف النصر

مین بدری لکھا ہے =

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ سُوَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ مین شامل تھے اور غزوہ بدر و احد و خندق مین شریک تھے بنی قریظہ

کے غزوہ مین شریک ہوے اور ایک پتھر انکے سر پر لگا اور شہید ہوے ذیقعدہ ۵ھ

مین بنی قریظہ یہود مدینہ منورہ کے تھے اور مشرکین کو جمع کر کر لائے تھے جلسے غزوہ خندق

واقع ہوا ہنوز غزوہ خندق سے واپس ہو کر ہتہیار نہ کہولے تھے کہ حکم خدا واسطے

جہاد بنی قریظہ کے صادر ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز عصر

بنی قریظہ مین جاکر مسلمان پڑہین اونکو جا گہیرا خلاد بن سوید کے ایک عورت نے

پتھر مارا وہ شہید ہوے بعد محاصرہ یہودی راضی ہوے کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ کرین

اوسپر ہم راضی ہین سعد بن معاذ نے یہ فیصلہ کیا کہ مرد لڑنے والے قتل کیے جاوین

عورتین لونڈیان بنائی جاوین چنانچہ مرد قتل کیے گئے اور ایک عورت جس نے حضرت

خلاد کو شہید کیا تہا قتل کی گئی =

سَیِّدُنَا خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بہائی معوذ و معاذ و ابو ایمن شرکاے بدر تھے اور غزوہ احد مین

حضرت خلاد اور انکے باپ عمرو بن جموح اور ابوایمن شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا خُلَیْدَۃُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا خُلَیْفَۃُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

غزوہ بدر واحد مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا خُنَیْسُ بْنُ حُذَیْفَۃَ السَّہْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مہاجرین اول مین سے تھے حضرت حفصہ بنت عمرؓ انکے نکاح مین تہین یہ حضرت غزوہ بدر واحد مین شریک تھے احد مین زخمی ہوے اور مدینہ منورہ مین اوسی زخم کی وجہ سے وفات پائی بعد وفات انکے حضرت حفصہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ۔

سَیِّدُنَا خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت منجملہ سواران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے مع اپنے بھائی عبداللہ بن جبیر کے شریک بدر تھے ستلہ ہجری مین ۹۴ برس کی عمر مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا خَوْلِیُّ بْنُ اَبِیْ خَوْلِیِّ الْجُعْفِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب مع اپنے بیٹے کے شریک بدر تھے اور کل غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عمر مین وفات پائی ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا ذَکْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ مین شریک ہوے اور پھر مدینہ منورہ سے نکلکر مکہ معظمہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین جا رہے تھے اور ہجرت کی پس مہاجر وانصار دونون مین شمار ہین بدر واحد مین شریک تھے غزوہ اُحد مین شہید ہوے ابوالحکم بن اخنس نے انکو شہید کیا تھا حضرت علی نے ابوالحکم کو قتل کیا ؂

سَیِّدُنَا ذُوالشِّمَالَیْنِ الْخُزَاعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین دونون ہاتھون سے لڑتے تھے غزوہ احد مین شہید ہوے نام انکا عمیر انکے باپ کا نام عبد عمرو تھا ؂

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُہْمَلَۃِ

سَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائیون خلاد و مالک و باپ کے شریک بدر تھے اور حضرت علی رضہ کے ساتھ جنگ صفین وجمل مین تھے بعد شہادت حضرت علی کے اول امارت معاویہ مین مرے ابومعاذ انکی کنیت تھی غزوہ بدر مین انکی آنکھہ مین چوٹ آئی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھہ مین تھوک دیا فورًا اچھی ہوگئی ؂

سَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکو ابو الولید بھی کہتے تھے۔

سَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ حَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بقول ابن اسحاق بدر میں شریک تھے انکی والدہ کا نام عفرا تہا ان کے دو بہائی معاذ اور معوذ شریک بدر اور قاتل ابوجہل کے تھے۔

سَیِّدُنَا رَبِیْعَۃُ بْنُ اَکْثَمِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر و احد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے اور غزوۂ خیبر میں سنہ ۷ ہجری میں شہید ہوئے عمر انکی ۳۵ برس کی تھی۔

سَیِّدُنَا رَبِیْعُ بْنُ اِیَاسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ مع اپنے بہائی کے شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا رَبْعِیُّ بْنُ اَبِیْ رَافِعِ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ مَالِکِ الْاَنْصَارِیُّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت عقبۂ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے اور مع اپنے بیٹوں خلاد و رفاعہ کے شریک غزوہ بدر تھے

یہ حضرت غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کی والدہ کا نام عنجدہ تھا انکے باپ کا نام عبدالحارث تھا یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق میں شریک تھے۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و جملہ غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا رُخَیْلَۃُ بْنُ ثَعْلَبَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام میں جبلہ اور رحیلہ بھی کہا گیا ہے شریک بدر تھے۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت زبیر بن عوام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ کے بیٹے تھے اور
بی بی خدیجہ کے حقیقی بھتیجے تھے بارہ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے مع اپنی ماں کے
اور یہ حضرت عشرہ مبشرہ مین ہین جنکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت جنت کی فرمائی شیطان نے ایک مرتبہ یہ خبر مشہور کی کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کفار نے گرفتار کر لیا ہے اوسوقت حضرت زبیر نے اپنی تلوار کھینچ لی اور
آدمیون کو اپنی تلوار دکہاتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر
مکہ کی تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پوچھا کیا ہے اے زبیر حضرت زبیر نے
بیان کیا کہ مینے یہ سنا تھا اوسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے
دعا فرمائی اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زبیر ابن عم میرا ہے
اور میرا حواری ہے میری امت مین سے جمیع غزوات مین شریک تھے بروز غزوہ بدر
عمامہ زرد انکے سر پر تھا اور جو ملائکہ غزوہ بدر مین شریک ہوے اونکے سر پر بھی زرد
عمامے تھے اور ایک خصوصیت ان حضرت کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو مرتبہ ایک غزوہ احد اور ایک غزوہ بنی قریظہ مین ان سے فرمایا اِرْمِ فِدَاكَ
اَبِی وَ اُمِّی حضرت زبیر کے ہزار مملوک تھے جو خراج دیتے تھے اوس مین سے اونکے گھر مین
ایک درہم بھی نہین جاتا تھا سب تصدق کر دیتے تھے حضرت زبیر جنگ جمل مین معاویہ کے

ساتھ تھے جب حضرت علی نے یاد دلایا کہ ایک روز مین اور تم نہں رہے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کیا ہو گے تم مخالف علی کے اور اوسوقت ہو گے تم ظالم علی کے پس نادم ہوکر لوٹے لڑائی مین سے طرف مدینہ منورہ کے پس دیکھا عمرو بن جرموز نے اور پیچھے ہوا اور قتل کیا حضرت زبیر کو جبکہ وہ نماز پڑہتے تھے اور لایا سر اونکا حضرت علی کے پاس حضرت علی نے اپنے پاس نہین آنے دیا اور فرمایا اذن چاہنے والے[۱] سے کہ خبر دے قاتل ابن صفیہ کو دوزخ کی حضرت زبیر قتل ہوے روز پنجشنبہ دسوین جمادی الثانی ۳۶ھ ہجری مین جبکہ روز جنگ جمل ہوئی عمر حضرت زبیر کی ۶۷ برس کی تھی ؎

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ خَطَّابٍ الْعَدَوِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت زید بن خطاب حضرت عمر کے بھائی تھے حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے تھے اور مہاجرین اولین مین تھے اور جملہ غزوات مین شریک تھے اور جہاد یمامہ مین جو مسیلمہ کذاب پر حضرت ابوبکر رضہ کے عہد مین ۱۲ھ مین ہوا علم انکے ہاتھ مین تھا کچھ لوگ بھاگے یہ لڑتے رہے یہانتک کہ شہید ہوے حضرت عمر کو بہت رنج ہوا اور فرمایا مجھسے پہلے ایمان لائے مجھ سے پہلے شہید ہوے ؎

[۱] یعنی اوس شخص سے کہا جس نے عمرو بن جرموز کے آنے کی اطلاع کی تھی اور یہ چاہتا تھا کہ وہ حاضر ہووے ۱۲

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْکَلْبِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے اور بیچے گئے حکیم برادر زادہ حضرت بی بی خدیجہ کے نے حضرت خدیجہ کیواسطے چارسو درہم کو خرید کیا جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح بی بی خدیجہ کا ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا جب زید کے باپ اور چچا کو خبر ہوئی آئے اور جناب سے عرض کیا کہ تم اشراف ہو سردار قوم ہو ہم پر احسان کرو ہمارا لڑکا دیدو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو بولایا اور پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ ہمارا ہے اونہوں نے تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو انکے ساتھ جاؤ زید نے انکار کیا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا متبنیٰ ہے جب سے حضرت کے بیٹے مشہور ہوے جبتک قرآن شریف مین حکم آیا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ پورا قصہ[1]

---

[1] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح فاضلہ جلیلہ ام ایمن سے کر دیا تھا جنکے بطن سے اسامہ پیدا ہوے اور پہر زید کا نکاح زینب بنت جحش سے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تہین ہوا تھا جب زید و زینب مین ناموافقت ہوئی زید نے طلاق دی بعد گذرنے عدت کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدائے تعالی نے زینب سے کر دیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت ولیمہ مین لوگون کو کھلایا۔ منافقون نے طعن کیا کہ باوجود حرام ہونے نساء اولاد کے نساء اون کے ساتھ

نکاح کیا اسپر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ الخ اور نازل فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اوس روز سے زید بن حارثہ پکارے گئے بعض عیسائی نے یہ اعتراض کیا ہی کہ جناب رسول اللہ حسن وجمال پر زینب کے عاشق ہوگئے اس سبب سے طلاق دلواکر نکاح کیا یہ محض افترا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کی بیٹی تہین عرب مین قبل نزول آیہ حجاب کے پردہ نہین تہا پہلے ہی زید کے ساتھ کیون نکاح ہوتا ۱۲

سورہ احزاب مین ہے شہید ہوے غزوہ موتہ مین شہ ہجری مین = حضرت اُسامہ انکے بیٹے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسامہ سے بہت محبت فرماتے تھے مثل حضرات حسنین گود مین رکھتے اور پرورش فرماتے تھے =

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے ثابت بن اقرم کے چچازاد بھائی تھے =

سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین نام زید بن وثنہ نہین ہے بلکہ زید بن عاصم النجاری الانصاری ہے لہذا حاشیہ پران حضرت کا نام لکھدیا پڑہنا چاہیے[له] =

[له] سَیِّدُنَا زَیْدُ بْنُ عَاصِمِ النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

یہ حضرت غزوہ احد مین مع اپنے دو لڑکون حبیب اور عبداللہ اور اپنی زوجہ ام عمارہ کے شریک تھے ۱۲

سَیِّدُنَا زَیدُ بنُ وَدِیعَۃِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور بعض نے کہا ہے کہ غزوہ اُحد مین بھی شریک تھے =

سَیِّدُنَا زَیدُ بنُ المُزَینِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا زِیَادُ بنُ لَبِیدِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت مدینۂ منورہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت کے پاس رہے اور ہجرت کی انصاری و مہاجر ہین جملہ غزوات مین شریک تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت کا عامل کیا تھا ان کو اول امارت معاویہ رضہ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا زِیَادُ بنُ عَمرٍو الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی ضمرہ بن عمرو شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا زِیَادُ بنُ کَعبِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا زَاھِرُ بْنُ حَرَامِ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت حجازی تھے مگر جنگل میں رہا کرتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے
انکی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھے اور فرمایا کون اس غلام کو مول لیتا ہے جو سکو
کرے حضرت زاہر پہچان گئے اور عرض کیا کہ اگر غلام یارسول اللہ کھوٹا ہو تو فروخت
کیجیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ تو خدا کے نزدیک رابح ہے یعنی کھرا
فائدہ مند یہ حضرت کوفہ میں جا رہے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ السِّیْنِ الْمُھْمَلَۃِ

سَیِّدُنَا سَالِمُ بْنُ مَعْقِلٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ملک فارس شہر اصطخر کے رہنے والے تھے بعد خریداری آزاد کیا سالم بن معقل
کو ابو حذیفہ رض نے اول متبنی کیا تھا جب تک آیت اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ نازل نہوئی
تھی ابو حذیفہ کے بیٹے کہلاتے تھے ابو حذیفہ نے اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید کے ساتھ انکا
نکاح کیا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو قرآن شریف اُبَی
بن کعب و مُعاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابن مسعود
سے پس یہ صاحب رضی اللہ عنہم عمدہ قرآن شریف جاننے والے تھے شریک بدر و

فضلائے صحابہ سے تھے حضرت سالم اور شہید ہوئے مع اپنے آقا ابو حذیفہ کے
یمامہ کی لڑائی میں جو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں مسیلمہ کذاب سے ۱۲ سنہ ہجری
میں ہوئی ایسے پاس پاس شہید ہوئے کہ ایک کا سر ایک کے پانوں کے پاس تہا

سَیِّدُنَا سَالِمُ بْنُ عُمَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت جملہ غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ رضہ میں وفات پائی۔

سَیِّدُنَا السَّائِبُ بْنُ عُثْمَانِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ صاحب مع اپنے باپ اور عبداللہ وقدامہ اپنے چچاؤں کے مہاجرین اور سب
شرکائے بدر میں جنگ یمامہ مسیلمہ کذاب میں ۱۲ سنہ میں شہید ہوئے کچھ زیادہ
تیس ۳۰ برس کی عمر میں۔

سَیِّدُنَا سُبَیْعُ بْنُ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی عبادہ بن قیس کے شریک بدر تھے اور غزوہ احد میں بہی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

حضرت سعد بن معاذ مصعب بن عمیر کے ہاتہہ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب مدینہ منورہ کے لوگ مسلمان ہوگئے تھے تعلیم دین کے واسطے حضرت مصعب کو
مدینہ منورہ بہیجا تہا سعد بن معاذ سردار مدینہ منورہ کے تھے جب سُنا انہوں نے

کہ ایک شخص آئے اور سب لوگ اونکے معتقد ہوے ہین یہ بہی حاضر ہوے اور دین
کی باتین سنکر ایمان لائے یہ سب غزوات مین بدر واحد مین شریک ہوے غزوہ
خندق مین انکے تیر لگا اور بیمار ہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز
عیادت کو تشریف لیجاتے تھے یہ حضرت بیمار تھے کہ بنی قریظہ پر غزوہ ہوا ور بنی قریظہ
نے سعد بن معاذ کو حکم قرار دیا انہون نے حکم دیا کہ لڑنے والے قتل کئے جاوین بچے
قید کیجاوین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم کیا تمنے موافق حکم اللہ
کے پہر ٹانکے ٹوٹ گئے زخم کے اور وفات پائی ایک مہینے بعد غزوہ خندق کے
۵ھ ہجری مین فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوے جنازہ
سعد بن معاذ پر ستر ہزار فرشتہ جو کبہی زمین پر نہین آئے تھے ترمذی مین حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہمنے جنازہ اوٹہایا تو کہا منافقین نے
براہ طعن کیا ہلکا جنازہ ہے حالانکہ وہ بڑے موٹے آدمی تھے پس فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتہ اوٹہائے ہین جنازہ کو اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہل گیا عرش خدا کا موت سعد بن معاذ سے یعنی خوشی مین اونکے
استقبال کی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کوئی شخص ضغطہ قبر سے

۱؎ یہ حدیث مشکوۃ شریف فصل ثانی باب جامع المناقب مین ترمذی شریف سے منقول ہے ۱۲

بچتا تو سعد بن معاذ ہوتا۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے تیاری اور قصد کیا تہا غزوہ بدر کا کہ مر گئے قبر انکی دار قارظ کے پاس ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا غنیمت بدریین اور بدریون مین شمار ہین۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلَةِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدری ہین حجۃ الوداع مین وفات پائی سنہ ہ مین مکہ معظمہ مین بیمار ہوے تہے

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَیْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سعد بن خیثمہ بدر مین شہید ہوئے اور انکے باپ غزوہ احد مین شہید ہوے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کا حکم دیا واسطے حملہ کے قافلہ قریش جسکی وجہ سے یہ غزوہ بدر واقع ہوا تو خیثمہ نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ تم عورتون کی حفاظت کو رہو مین جاتا ہون تو حضرت سعد نے کہا کہ سوا ے جنت کے اور جو کچھ ہوتا بجالاتا مین امید شہادت کی رکہتا ہون چنانچہ شہید ہوے اور انکو سعد الخیر بہی کہتے ہین یہانتک کتاب استیعاب مین تہا حضرت خیثمہ نے اوس شب کو جسکی صبح کو غزوہ احد واقع ہوا خواب مین اپنے بیٹے سعد کو دیکہا اچہی صورت مین اور جنت کے میوہ

کہاتے ہوئے سعد نے کہا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ پورا کیا تم ہی میرے پاس
آؤ حضرت خیثمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بوڑھا ہوں دعا
فرمائیے کہ میں شہید ہو کر اپنے بیٹے سے ملوں چنانچہ حضرت نے دعا فرمائی اور خیثمہ
شہید ہوئے یہ کتاب زاد المعاد مولفہ ابن قیم جوزی میں ہے۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سعد بن الربیع یہ حضرت عقبۂ اولی و ثانیہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور بدر میں
شریک تھے احد میں زخمی ہوئے اور شہید ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کوئی ہے جو خبر لاوے سعد بن الربیع کی گئے ابی بن کعب تلاش کرتے پایا ان کو
کہ جان باقی تھی کہا ابی رضہ نے کہ بھیجا ہے مجھکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمہاری خبر کو کہا سعد بن ربیع نے کہ عرض کرو میرا سلام بارہ زخم آئے ہیں میرے
اور کہنا میری قوم سے کہ عہد کیا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا
نہو کہ حضرت پر کوئی ضربہ ہو اور تم سے ایک بھی زندہ ہو اور شہادت پائے یہ کہکر
خبر کی ابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے کہنے اور شہادت کی دفن
کیے گئے خارجہ بن زید کے ساتھ ایک قبر میں۔ یہ ترجمہ استیعاب فی احوال الاصحاب
کا ہے اور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں ابن قیم جوزی نے بجائے ابی

ابن کعب کے زید بن ثابت کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے تلاش

سعد بن ربیع کے لکھا ہے باقی حال مطابق ہے =

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے اور قادسیہ میں^۱ ۱۵ھ ہجری میں شہید ہوے

۶۴ برس کی عمر میں =

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں بھاگے تھے اور پھر لوٹے تھے

انکی شان میں نازل ہوئی آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی

الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ

عَفَی اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اللہ تعالی نے معاف فرمایا =

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و جملہ غزوات میں شریک تھے انہوں نے منات بت اوس و خزرج

کا ڈھایا تھا ۱۲ استیعاب

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ سَھْلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

(۱) عہد خلافت حضرت عمر رضی میں ایران پر جہاد ہوا تھا قادسیہ پر لڑائی ہوئی تھی ۱۲

یہ حضرت بنی نجار میں سے تھے شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سعد بن ابی وقاص ساتوین تھے اسلام مین یعنی ان سے پہلے مسلمان ہوے تھے اور اول تیر جو مسلمانون کی طرف سے کفار پر چلایا گیا سعد بن ابی وقاص کا تیر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ قبول کر دعا انکی اور رسیدہ کر تیر انکا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حضرت سعد رض مستجاب الدعوات ہوے قریش کے سوارون شجاع مین سے تھے غزوات مین حفاظت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے حضرت عمر کے وقت مین فارس ان کے ہاتھ پر فتح ہوا عقیق مین جو دس میل مدینہ منورہ سے ہے چار رہے تھے حضرت علی و معاویہ کی لڑائیون مین خانہ نشین رہے امارت معاویہ مین ۵۴ھ ہجری مین وفات پائی اور وصیت کی کہ جبہ صوف مین جو بروز بدر مین پہنے تھا کفنا نا جنازہ انکا آدمیون پر مدینہ منورہ مین لا کر جنت البقیع مین دفن کیا حضرت عشرہ مبشرہ مین ہین جنکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنتی ہونے کی فرمائی ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

یہ حضرت مع اپنے آقا حاطب بن ابی بلتعہ کے شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنا سَعِیدُ بنُ زَیدِ بنِ عَمرِو القُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالےٰ عَنہُ

سعید بن زید عشرہ مبشرہ مین ہین جن کیواسطے بشارت قطعی جنتی ہونیکی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی بہجدی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے حضرت عمر کی بہن فاطمہ انکے نکاح مین تھین حضرت سعید اور اونکی زوجہ حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے تھے حضرت عمر کے ایمان لانے مین سعید اور اونکی زوجہ کا قصہ مشہور ہے سعید کے باپ زید و بن ابراہیم کی تلاش مین تھے موحد تھے بتون کا چڑہاوہ اور مُردہ اور خون نہین کہاتے تھے حضرت سعید پر عہد حکومت مروان مین جبکہ مدینہ کا منجانب معاویہ حاکم تہا ایک عورت نے جس کا نام اروی بنت اوس تہا ایک زمین کا دعوی کیا حضرت سعید نے کہا کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی ناحق کسی کی زمین بالشت بھر لیگا ساتون زمین کا اوسکی گردن مین طوق ڈالا جاویگا مروان نے کہا قسم کہاؤ انہون نے قسم کہانے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ یہ عورت اگر میری زمین لیتی ہے تو اندہی ہوجاویگی اور اسی کے کنوئین مین اسکی قبر ہوگی چند روز کے بعد وہ عورت اندہی ہوگئی اور کنوئین مین گرکر مرگئی اور جب سے مدینہ مین یہ بددعا مشہور ہے کہ اندہا ہوجا جیسے اروی ان حضرت نے عقیق مین ۵۱ھ مین وفات پائی امارت معاویہ مین ۔

سَیِّدُنَا سُلَیْمُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر مین شامل تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا سُلَیْمُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بنی النجار مین سے شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا سُلَیْمُ بْنُ قَیْسِ بْنِ فَہْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سُلیم بن قیس جمیع غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عثمان مین وفات پائی انکی بہن خولہ زوجہ حضرت حمزہ عم رسول اللہ کی تہین =

سَیِّدُنَا سُلَیْمُ بْنُ مِلْحَانٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی حرام بن ملحان کے شریک بدر تھے حضرت انس کے ماموں تھے غزوہ احد مین بہی شریک تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر سنہ ۴ ہجری مین مع اپنے بہائی کے شہید ہوے = واقعہ بیر معونہ حال کعب حرف ک مین مذکور ہے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ سَلَامَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و جمیع غزوات مین شریک تھے سنہ ۴۵ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ اَسْلَمَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت کل غزوات مین شریک تھے غزوہ بدر مین انہون نے گرفتار کیا تہا ثابت بن عبید

اور نعمان بن عمرو کو واقعہ جسر ابو عبیدہ میں شوال ۱۳ھ میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عمرو بن ثابت اور ثابت انکے باپ اور رفاعہ بھائی ثابت کے سب شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سَلَمَۃُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا سَلِیطُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے رمضان ۱۳ھ واقعہ جسر ابو عبیدہ بن مسعود میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سُرَاقَۃُ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد و جمیع غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا سُرَاقَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ و خیبر میں شریک تھے غزوہ موتہ ۸ھ میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا سِمَاکُ بْنُ سَعْدِ الْخَزْرَجِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی بشیر بن سعد کے شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین بھی شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سِنَانُ بْنُ اَبِیْ سِنَانِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے چچا حضرت عکاشہ کے شریک بدر تھے بیعت رضوان سب سے اول انہین نے کی تہی اور تمام غزوات مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سَوَّادُ بْنُ غَزِیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوّاد بن غزیہ غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ بدر مین یہ صاحب صف سے آگے بڑہے ہوے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیٹ مین لکڑی لگائی کہ صف مین برابر ہو جاوین انہون نے عرض کیا کہ میرے درد ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ کہولو انہون نے پیٹ کہولا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا انکے پیٹ[1] پر انکو عامل مقرر کیا تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر

سَیِّدُنَا سَوَّادُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا سُوَیْبِطُ بْنُ سَعْدِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت سویبط بن سعد قریشی شریک بدر تھے انکے مزاج مین ٹہٹہا بہت تہا حضرت

---

[1] درد کا بہانہ صرف حصول اس نعمت عظمیٰ حضور کا منہ پیٹ پر لگانے کے واسطے کیا تہا ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابوبکر تجارت کے واسطے گئے تھے
نعمان اور سویبط ساتھ تھے ناشتہ نعمان کے پاس تھا حضرت سویبط نے کھانے کو
مانگا نعمان نے انکار کیا کہ جبتک حضرت ابوبکر نہ آوینگے میں نہ دونگا سویبط نے کہا
کہ میں تمکو غصہ دلاؤنگا پھر شہر میں جاکر لوگون سے کہا کہ ایک غلام بیچتا ہون اور
نعمان کو کہا کہ یہ غلام ہے نعمان نے کہا کہ میں حُر ہون جب حضرت ابوبکر نے
اون لوگون سے کہا کہ یہ ہنسی کرتے ہین اور یہ قصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کیا اور حضرت سال بھر تک اس قصہ کو یاد کر کر ہنسا کرتے تھے =

سَیِّدُنَا سَهلُ بْنُ حُنَیفِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر واحد وجمیع غزوات مین شریک تھے احد مین ثابت قدم رہے تھے
حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین مین تھے ۳۸ھ مین وفات پائی حضرت علی نے ان کی
نماز جنازہ پڑھائی =

سَیِّدُنَا سَهلُ بْنُ عَتِیكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے -

سَیِّدُنَا سَهلُ بْنُ قَیسِ الْاَنْصَارِیُّ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوۂ بدر تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا سَائِبُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی عثمان و قدامہ اور بھتیجے سائب سب شریک بدر تھے انکے کوئی اولاد باقی نہ رہی

سَیِّدُنَا سِنَانُ بْنُ صَیْفِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بیعت عقبہ اور غزوہ بدر تھے وقت وفات معلوم نہیں ہوا

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت چچازاد بھائی حضرت ابو قتادہؓ کے تھے بدر واحد میں شریک تھے ابو قتادہ شریک بدر نہیں تھے

سَیِّدُنَا اَبُوْ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام اور ولدیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا مالک بن قیس بعض نے قیس بن مالک اور بعض نے مالک بن سعد مگر مشہور کنیت سے تھے اور غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک ہونا متفق علیہ ہے

سَیِّدُنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور کہا گیا ہے کہ شریک بدر تھے

وَبِسَیِّدِنَا سَائِبِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا سِنَانَ بْنِ صَیْفِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِی الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سَیِّدُنَا سُھَیلُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکا اور انکے بھائی سہل کا ایک مربد تھا یعنی ایک میدان جس مین چھوارہ خشک کیئے جاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے واسطے بیع چاہا انہون نے خدا کیواسطے دیا جس مین مسجد نبوی بنی۔ خلافت حضرت عمر مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا سُھَیلُ بْنُ بَیْضَاءَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین نبی یادہ عمر کے تھے مدینہ منورہ مین وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ مسجد مین پڑہائی ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الشِّیْنِ الْمُعْجَمَۃ

سَیِّدُنَا شَمَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے احد مین شہید ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنی طرف اور بائین طرف جسطرف نگاہ جاتی تہی شماس کی تلوار چلتے دیکھتا تھا انکو مدینہ منورہ مین لائے اور رمق جان باقی تہی جب دم نکل گیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ کی جگہہ بہیجکر اونہین کپڑون مین دفن کرایا ۔

سَیِّدُنَا شُجَاعُ بْنُ اَبِیْ وَھْبِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی عقبہ بن ابی وہب کے ساتھہ شریک بدر تھے اور کل غزوات مین شریک رہے جنگ یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب ۱۲ھ مین شہید ہوے بوقت شہادت عمر انکی کچھہ اگلی چالیس برس کی تہی ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الصَّادِ الْمُھْمَلَۃِ

سَیِّدُنَا صُھَیْبُ بْنُ سِنَانِ الرُّوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت صہیب بن سنان اجلّہ صحابہ مین سے تھے دار ارقم کے دروازہ پر عمار بن یاسر اور صہیب ملے ایک نے دوسرے سے بیان کیا کہ ہم اسلام قبول کرنے آئے ہین پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور ایمان لائے اور بعد ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صہیب نے بہی ہجرت کی حضرت صہیب کے پاس مال بہت تہا جب ہجرت کرکے چلے کفار قریش انکے پیچہے ہوے صہیب نے کہا کہ اگر مجہکو روکوگے تو جسقدر تیر میرے پاس ہین وہ سب تمپر لگاؤنگا پہر تلوار سے لڑونگا اور اگر صرف مال سے غرض ہو تو مال لے لو اور مجہکو حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و خدمت کو جانے دو کفار مال لینے پر راضی ہوے اور عہد کیا حضرت صہیب نے کل مال حوالہ کیا اور بخالی بشوق خدمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوے جب حضور مین حاضر ہوے فرمایا جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نفع کی تجارت صہیب نے کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۤءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ[له] نازل فرمائی
اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا اللہ اور قیامت پر
پس چاہیئے کہ وہ محبت رکھے صہیب سے جس طرح ماں اپنے بیٹے سے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی اور یہ صاحب کھانا مساکین کو بہت کھلاتے
تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ تم نے اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھی اور
تمہارے کوئی بیٹا نہیں اور تم عرب بھی نہیں اور کھانا بہت کھلانے ہو یہ اسراف ہے
جواب دیا صہیب رضی نے کہ کنیت میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہی اور نسب کے
بارہ میں میں لڑکپن میں قید ہو گیا تھا مجھکو اپنی اصل معلوم نہیں اور کھانا کھلانے میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر تم میں کا وہ ہے جو کھانا کھلاوے اور سلام کا
جواب دیوے پس اس سبب سے میں کھانا کھلاتا ہوں انکے فضائل بہت ہیں حدیث سابق مرقوم
ہونے صہیب کے ذکر حضرت بلال میں مذکور ہے ان حضرت نے شوال ۳۸ھ میں مدینہ منورہ
میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی بقیع میں دفن ہوے ۔

سَیِّدُنَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی مالک بن امیۃ شریک بدر تھے دونوں بھائی جنگ یمامہ میں بمقابلہ

له اور بعضے شخص وہ ہیں کہ بیچتے ہیں جان اپنی واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے

مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الضَّادِ الْمُعْجَمَۃِ

سَیِّدُنَا الضَّحَّاکُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ مین شریک تھے اور غزوہ بدر و احد مین مع اپنے بھائی نعمان کے شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا الضَّحَّاکُ بْنُ حَارِثَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا ضَمْرَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَلِیْفٌ لِبَنِیْ طَرِیْفٍ مِّنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

سَیِّدُنَا طُلَیْبُ بْنُ عُمَیْرِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی اروی کے بیٹے تھے جب یہ اپنی ماں کے پاس گئے اور بیان کیا کہ مین ایمان لایا وہ خوش ہوئین اور کہا تو قوت بازو ہوا اپنے بھائی کا اگر عورتین بھی کر سکتین جو مرد کر سکتے ہین تو مین بھی نفع دیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حضرت مہاجرین اولین و شریک بدر ہین خیار صحابہ مین سے ہین ۔

سَیِّدُنَا الطُّفَیْلُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے انکے بھائی عبیدہ و حصین بھی شریک بدر رہے تھے ۔ عبیدہ بدر مین شہید ہوے باقی دو بھائی ۳۲ سنہ ہجری مین مرے =

سَیِّدُنَا الطُّفَیْلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ خَنْسَاءِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکے والد کا نام نعمان بن خنسا بھی کہا گیا یہ حضرت غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے احد مین تیرہ زخم لگے اور زندہ رہے غزوۂ خندق مین ۵ سنہ مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ مین سے تھے انکی کنیت ابو محمد تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو طلحہ الفیاض فرمایا یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک نہین تھے بلکہ تجارت شام سے اوسی روز واپس آئے تھے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا حصہ غنیمت مین لگایا اور مثل شرکاے بدر شمار ہوے مہاجرین اولین مین سے تھے بروز غزوہ احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کرتے تھے اور روکتے تھے حربات کو یہانتک کہ ہاتھ اونکا شل ہوگیا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز احد اپنے اوپر سوار کرکر صخرہ پر لے گئے تھے اور حضرت طلحہ تمام غزوات مین شریک تھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے شہید کو کہ زمین پر چلتا ہے وہ دیکھے طلحہ کو جنگ جمل

مین معاویہ کے ساتھ تھے اور نادم ہو کر علیحدہ ہوے تھے کہ مروان نے تیر مارا
عرق النسا مین لگا خون بند نہین ہوا ۳۶ھ مین ۶۴ برس کی عمر مین انتقال کیا =

سَیِّدُنَا ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ان حضرت کو اور انکے بھائی مظہر کو مصنف استیعاب فی احوال الاصحاب نے بدریون
مین نہین لکھا ہے صاحب سیف النصر نے لکھا ہے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ

سَیِّدُنَا عَاقِلُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت دار ارقم مین اول مسلمان ہوا اور یہ اور انکے بھائی ایاس و عامر و خالد سب
شریک بدر تھے حضرت عاقل کا نام غافل تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عاقل نام رکھا یہ حضرت غزوہ بدر مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَائِذُ بْنُ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے شریک بدر تھے بمقابلہ مسیلمہ کذاب
جنگ یمامہ مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةِ الْعَنَزِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مکہ معظمہ مین ایمان لائے تھے پھر ہجرت کی تھی مع اپنی زوجہ کے اور جمیع غزوات

مین شریک تھے ۳۵ سنہ ہجری مین بعد شہادت حضرت عثمان کے وفات پائی =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ مَوْلَى اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غلام طُفیل کے تھے جب ایمان لائے حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر کے آزاد کیا یہ حضرت اور حضرت ابوبکر صدیق رفیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مین تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر ۴ سنہ ہجری مین شہید ہوے اور انکی لاش مقتولین مین نہ ملی گمان یہ ہے کہ فرشتون نے انکو دفن کیا واقعہ بیر معونہ کا ذکر حال کعب رض مین حرف کاف مین بیان ہوگا =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائیون عاقل وخالد وایاس کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت بمقابلہ مسیلمہ کذاب جنگ یمامہ مین ۱۲ سنہ ہجری مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ مُخَلَّدٍ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین بھی شریک تھے اور شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ اُمَیَّةَ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَامِرُ بْنُ سَلَمَةَ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام مین عمرو بن سلمہ بھی کہا گیا ہے ۔

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے واقعہ رجیع مین صفر ۳ھ مین شہید ہوے جیساکہ حال خبیب و زید بن دثنہ مین بیان ہوا ان حضرت نے بروز غزوہ بدر بہت سے عظماٰ سردار قریش قتل کئے تھے اور نامی آدمی تھے اس سبب سے کفار نے چاہا کہ انکا سر اوتار کر قریش کے پاس بھیجین اور انہون نے دعا کی تھی کہ یا اللہ مشرک کا ہاتھ مجھپر بعد موت نہ پہونچے سو اللہ تعالی نے دبرین یعنی زنبورین متعین کردین کہ کفار اونکی لاش پر قادر نہوسے اور رات کو مینہ برسا اور پانی سیلاب کا اون کی لاش بہا لے گیا پتہ نہ چلا اور کفار کے ہاتھ سے لاش محفوظ رہی ۔

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ قَیْسِ الْعَوْفِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے ۔

سَیِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ عَدِیِّ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جمیع غزوات مین شریک تھے اور ۴۵ھ ہجری مین ایک سو بیس برس کے ہوکر مرے بدر سے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجانب مدینہ منورہ کے لوٹا دیا تھا کسی کام کو مگر حصہ انکو غنیمت مین سے عطا فرمایا بدریون مین شمار ہوے ۔

سیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت نقیب تھے اور تین مرتبہ مدینہ منورہ سے مکہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور بیعت کی یہ حضرت جمیع غزوات مین شریک تھے انکو حضرت عمر رض نے قاضی اور معلم شام مین مقرر کیا تھا معاویہ وہان حاکم تھے معاویہ انکی باتون مین کچھ غصہ ہوے یہ مدینہ کو چلے آئے حضرت عمر رض نے پھر انکو بھیجا اور معاویہ کو لکھا کہ ان حضرت پر تمہاری حکومت و امارت نہین ہے ۳۴ھ مین ۷۲ برس کی عمر مین وفات پائی انکا مزار بیت المقدس مین مشہور ہے

سیدنا عباد بن عبید بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے

سیدنا عباد بن قیس بن عامر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت شریک بدر تھے

سیدنا عباد بن بشر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت مدینہ منورہ مین حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے جمیع غزوات مین شریک تھے کعب بن اشرف یہودی کو جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا تھا ان صاحب نے قتل کیا افضل صحابہ سے تھے ایک مرتبہ

اندہیری رات مین یہ صاحب اور اُسید بن حضیر رض جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گہرون کو چلے عباد بن بشر کا عصا روشن ہوگیا اوسکی روشنی مین چلے پہر جب اُسید بن حضیر ان سے علیحدہ ہوے تو اونکا عصا بہی روشن ہوگیا ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کو اوٹھے اور نماز کو کہڑے ہوے تو آواز سنی حضرت نے فرمایا کہ آواز عباد بن بشر کی ہے حضرت بی بی عائشہ نے فرمایا کہ ہان اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ بخش اسکو - اور عباد بن بشر جہاد مسیلمہ کذاب یمامہ مین ۱۲ سنہ ہجری مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْشَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کو عباد بن قیس بن عبشۃ بہی کہا گیا یہ حضرت مع اپنے بہائی سُبیع کے شریک بدر تھے غزوہ موتہ مین شہید ہوے ۸ھ مین =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدِ الْہُذَلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابن ام عبد یعنی مان کے نام سے بہی مشہور تھے انکے فضائل بہت ہین اور بہت سی احادیث صحیح انکے فضائل مین وارد ہین سب کے لکہنے کی گنجائش نہین کچہ احادیث کا ترجمہ لکہتا ہون فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے راضی ہون مین اپنی امت کیواسطے جس سے راضی ہو ابن ام عبد اور ناراض ہون جس بات سے ناراض ہوا ابن ام عبد اور فرمایا میزان اعمال مین احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہے عبد اللہ[۱] اور فرمایا حضرت نے سیکھو قرآن چار شخصون سے سب سے پہلے نام ابن ام عبد فرمایا پھر معاذ بن جبل اور اُبَیّ بن کعب وسالم غلام ابی حُذَیفہ کو فرمایا[۲] یہ صاحب عبد اللہ پسند قد تھے جناب[۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے خدمت مین رہتے تھے صاحب اک وتکیہ د وسادہ مشہور تھے اور شہادت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے جنت کی یہ صاحب[۴] ہدایت وسنن وعادت وطریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ واقف تھے صحابہ کرام انکو سمجھتے تھے اقرب خدا کے نزدیک وسیلہ مین روز قیامت کے مدینہ منورہ مین ۳۲ھ مین وفات پائی کچھ اوپر ساٹھ برس کے ہوئے جنۃ البقیع مین دفن ہوئے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

[۱] یہ احادیث استیعاب مین ہین ۱۲ — [۲] یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف مین عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے ۱۲
[۳] دیکھو حدیث صحیح بخاری شریف باب جامع المناقب مشکوۃ شریف مین بروایت علقمہ رحمہ ۱۲ — [۴] صحیح بخاری شریف مین حدیث بروایت حذیفہ ہے کہ تحقیق مشابہ تر آدمیونکا از روئے طریقہ وسیرت وعادت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن ام عبد ہے ۱۲

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے بھائی بحاث بن ثعلبہ بھی شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے یہ سردار تیراندازوں پر تھے انکے بھائی خوات بن جبیر بھی شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُمَیْرِ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی حارثہ کے جنکا نام حمزہ اور خارجہ بھی کہا گیا ہے شریک بدر تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن رواحہ شاعر تھے فی البدیہہ شعر کہتے تھے یہ صاحب اور حضرت حسان اون کفار کا جو ایذا پونچاتے تھے شعر و کلام اپنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب شعر سے دیتے تھے بدر و احد و خندق میں شریک تھے غزوہ موتہ میں سنہ ۸ھ میں شہید ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی تھی ان کو کہ اللہ تعالی تمکو ثابت قدم رکھے سو یہ حضرت ثابت قدم رہے یہانتک کہ شہید ہوئے اور یہ حضرت کاتب یعنی منشی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر مین شریک تھے =

سیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے یہ صاحب واقعہ رجیع مین سات آدمیون کے ساتھ تھے حضرات مرثد بن ابی مرثد و خالد بن بکیر و عاصم بن ثابت تو جب ان سے دغا کی گئی اوسیوقت لڑکر شہید ہوے خبیب و عبد اللہ بن طارق و زید بن دثنہ کو کفار نے گرفتار کیا خبیب و زید رض کا حال اونکے نامون کے ساتھ بیان ہوا عبد اللہ بن طارق اون لوگون سے آپکو چھڑا کر لڑے مر الظہران مین شہید ہو صفر ۴ھ مین وہین ان حضرت کی قبر ہے =

سیدنا عبد اللہ بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور محافظ غنائم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا جمیع غزوات مین شریک تھے مدینہ منورہ مین ۳۰ ہجری مین وفات پائی حضرت عثمان رض نے نماز جنازہ پڑھائی =

سیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان حضرت نے حبشہ کو ہجرت کی اور انکے بھائی عثمان او قدامہ اور بھتیجے سائب بن عثمان سب شرکاے بدر سے تھے یہ حضرت ۳۰ میں مدینہ منورہ مین ۶۰ برس کی عمر مین مرے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب ابو قتادہ رضہ کے بھتیجے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و جملہ غزوات تھے اور فضلاے صحابہ سے تھے انکا باپ عبد اللہ بن اُبَیّ منافق اشد تھا اسی نے غزوہ تبوک کے وقت کہا تھا کہ اب معزز ذلیل لوگون کو نکالدینگے اوسکے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ وہ ہی ذلیل ہے آپ معزز ہین ان صاحب نے عرض کیا کہ اگر آپ فرماوین مین اپنے باپ کو مار ڈالون حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ مرا اوسکے بیٹے نے عرض کیا کہ آپ نماز جنازہ پڑھلیجیے تو آیۃ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَاتَ اَبَدًا[ل] نازل ہوئی یہ صاحب عبد اللہ بن عبد اللہ جہاد یمامہ مسیلمہ کذاب مین ۱۲ہجری مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرِ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ہم قسم بنی ساعدہ کے انصار مین سے تھے شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام عبد الرحمن بن عمرو بن حرام امام ابن قیّم جوزی نے کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین لکھا ہے اور کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین عبد اللہ نام لکھا ہے یہ

[ل] یعنی مت نماز پڑھو اوپر کسی کے منافقون مین سے جو مرے کبھی ۱۲

حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین سب سے پہلے شہید ہوے
انہون نے مبشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تھا کہ وہ کہتے ہین کہ تم جلد ہمارے پاس آنے
والے ہو عبد اللہ نے پوچھا مبشر سے کہ تم کہان ہو مبشر نے کہا کہ جنت مین عبد اللہ نے
کہا کہ تم تو بدر مین شہید ہوے تھے مبشر نے کہا کہ ہان مگر خدا نے مجھے پھر زندہ کیا یہ
خواب عبد اللہ بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تعبیر دی شہادت کی جو واقع ہوئی بعد شہادت کے جابر رضا بیٹے عبد اللہ
بن عمرو نے عرض کیا حضور مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میرے باپ
شہید ہوے اور اونکے عیال ہے اور قرض ہے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھے خوشخبری
سناتا ہون جیسے تیرا باپ ملا خدا سے عرض کیا فرمایئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالی نے زندہ کیا تیرے باپ کو اور روبرو کلام کیا اور کسی سے خدا تعالی
نے روبرو کلام نہین کیا ہے فرمایا خداے تعالی نے جو تیری تمنا ہو میرے بندے وہ
مین تجھکو دون تیرے باپ نے کہا کہ تمنا ہے کہ پھر دنیا مین مجھکو بھیجدے پھر تیری راہ مین
دوبارہ شہید ہون فرمایا خدا نے یہ پہلے حکم میرا ہو چکا ہے کہ پھر دنیا کو لوٹنا نہین ہوگا
عرض کیا کہ میرے پس ماندون کو خبر کی جاوے پس نازل ہوئی یہ آیت وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۤءٌ الی آخر الآیۃ =

[illegible]

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ صاحب شریک غزوۂ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے باپ سعد غزوہ بدر مین شہید ہوے انکے دادا خیثمہ غزوہ احد مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام زمانۂ جاہلیت مین حکم تہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکہا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تہا کہ مدینہ مین کتابت سکہاوین یہ بڑے خوشنویس تھے غزوہ بدر مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلِمَۃَ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْجَدِّ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور شریک غزوہ احد بہی تھے ۔

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَحْشٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی امیمہ کے بیٹے تھے غزوہ بدر و احد

مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے اور انکو بھی مثل حضرت حمزہ رض مثلہ کیا گیا ۱۲
استیعاب ان حضرت نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ مین شہید ہو جاؤن میرا پیٹ چاک کیا
جاوے ناک کان کاٹے جاوین جب تو مجھہ سے پوچھے تو کہون تیری راہ مین یہ
حال ہوا ۱۲ زاد المعاد ان حضرت کی بہن ام المومنین زینب بنت جحش تھین =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَہْلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے بروز غزوۂ خندق ۵ھ مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَہْلِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے جب واپس آئے مکہ کو تو انکے باپ نے پکڑ کر کہا پھر انکے
باپ کفار قریش کے ساتھ بدر کو آئے اور یہ بھی ساتھ تھے یہ صاحب کفار مین سے
بھاگ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین اور جمیع غزوات
مین شریک ہوے اور بوقت فتح مکہ انکی سفارش سے انکے باپ کو امان دی گئی
یہ حضرت جنگ مسیلمہ کذاب مین ۱۲ سنہ ہجری مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے ان حضرت نے خواب مین الفاظ
اذان دیکھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم فرمایا انہین الفاظ سے

اذان کا جو عبد اللہ بن زید نے خواب مین دیکھی یہ خواب سلمہ ہجری مین بعد بناے مسجد نبوی کے دیکھا تھا بروز فتح مکہ علم (نیزہ نشان) نبی حارث کا انہین حضرت کے ہاتھ مین تھا ۳۲ہجری مین وفات پائی ۶۴ برس کی عمر مین حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑہائی انکی ؎

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ مَنَافِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ؎

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ قَیْسِ بْنِ صَخْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی سعد بن قیس کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ احد مین بہی شریک تھے ؎

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ قَیْسِ بْنِ خَالِدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے ؎

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَخْرَمَۃَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت نے دو مرتبہ ہجرت کی غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے جہاد یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب ۱۲ھ مین شہید ہوے یہ صاحب بڑے فاضل و عابد تھے بروز جہاد یمامہ بہی روزہ دار تھے عبد اللہ بن عمر انکے پاس آئے اون سے پوچہا کہ افطار کا وقت ہوگیا عبد اللہ بن عمر نے کہا ہان تو اونسے پانی مانگا جب عبد اللہ بن عمر پانی لیکر آئے تو

دم نکل چکا تھا =

سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْفُطَۃَ الْخَزْرَجِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور انہون نے حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی

سَیِّدُنَا عَبْدُ رَبِّہٖ بْنُ حَقِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام کو عبداللہ بھی کہا گیا ہے یہ صاحب شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّہْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا نام جاہلیت مین عبد عمرو تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا یہ حضرت قصۂ اصحاب فیل سے دس برس بعد پیدا ہوے تھے اور قبل اس سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تشریف لیجاوین مسلمان ہوے تھے دونون ہجرتین کین انہون نے یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین سواے غزوہ تبوک کے شریک تھے غزوہ تبوک مین نہ شریک ہونے کی تلافی یہ کی کہ اول چار ہزار دینار پھر چالیس ہزار دینار راہ خدا مین تصدق کئے اور سوار کیا راہ خدا مین پانسو گھوڑون پر اور پانسو اونٹ پر مجاہدین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبدالرحمن امین ہے آسمان مین اور امین ہے زمین مین اور فرمایا عبدالرحمن سردار ہے سردار مسلمانون مین سے اور منا نہ پڑھی سفر

مین ان کے پیچھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ حضرت عشرہ بشیرہ
مین سے تھے یہ صاحب تجارت کرتے تھے اور خبرگیری ازواج مطہرات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر
مال انکا تجارت سے بڑہا کہ ہزار اونٹ تین ہزار بکری اور سو گھوڑے چھوڑے
اور ایک بیوی کو مرض الموت مین حضرت عبدالرحمن بن عوف نے طلاق دی تھی
اوس سے چوبیسوین حصہ متروکہ پر صلح کی گئی تو تراسی ہزار درہم اوسکو دیے گئے ۳۲ھ
ہجری مین مدینہ منورہ مین وفات پائی ۷۵ برس کی عمر مین =

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ کَعْبٍ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت عبداللہ بن کعب کے بھائی تھے غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ تبوک مین
انکو سامان میسر نہ آیا تو روئے ان رونے والون کی شان مین یہ آیت وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ
اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ
اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ نازل ہوئی

سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

شریک بدر تھے اور صاحب علم و فہم تھے =

سَیِّدُنَا عَبْدُ یَالِیْلِ بْنُ نَاشِبٍ اللَّیْثِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے آخر خلافت حضرت عمرؓ مین وفات پائی بہت بوڑہے تھے =

سَیِّدُنَا عَبْسُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوہ احد مین بہی شریک تھے =

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بہائی عبداللہ بن مسعود کے تھے یہ حضرت سب غزوات مین شریک تھے مدینہ منورہ مین خلافت حضرت عمرؓ مین اپنے بہائی عبداللہ سے پہلے مرے حضرت عبداللہ روئے اور کہا میرا بہائی تہا اور میرے ساتھ مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا =

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ غَزْوَانِ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ساتوین شخص تھے اسلام لانے مین پہلے ہجرت کے طرف حبشہ کے پہر ہجرت کی مدینۂ منورہ کو بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے حضرت عمرؓ نے انکو بصرہ کو بہیجا تہا بصرہ فتح کیا وہان مسجد بنائی پہر حج کو گئے اور استعفا دیا حکومت بصرہ سے حضرت عمرؓ نے منظور نہین کیا مکہ سے پہر بصرہ کو لوٹے تھے گرے سواری سے اور مرگئے ۱۷ھ ہجری مین =

سَیِّدُنَا عُتْبَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے پہلے بینائی کم تھی پھر وہ بروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندھے ہوگئے تھے مسجد مین آنے سے معذور رہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے گھر مین جاکر نماز پڑھی تاکہ وہ جگہہ نماز کی مقرر کرلین

سَیِّدُنَا عَتِیْكُ بْنُ التَّیِّهَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی ابو الہیثم کے شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے

سَیِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت چودہوین شخص تھے اسلام لانے مین ہجرت کی دو مرتبہ اور مع اپنے بہائی عبد اللہ وقدامہ اور بیٹے سائب کے شریک بدر تھے بعد غزوہ بدر کے ۲ سنہ ہجری مین مدینہ مین وفات پائی جب غسل و کفن دیا گیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور انکی قبر پر پتہر رکھا پہچان کیواسطے جنۃ البقیع مین سب سے پہلے مسلمان یہ ہی حضرت دفن ہوے انکے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت نے فرمایا اِلْحَقْ بِسَلَفِ صَالِحٍ عثمان بن مظعون کے ساتھ انکے ملین پر جب لوگ روئے حضرت نے فرمایا جو رونا آنکھہ سے ہو وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت سے ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو وہ شیطان کیطرف سے ہے

سَیِّدُنَا عَدِیُّ بْنُ الزَّغْبَاءِ حَلِیفِ بَنِی النَّجَّارِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

یہ حضرت غزوۂ بدر واحد وخندق اور تمام غزوات مین شریک تھے انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلۂ ابوسفیان کی تلاش مین بہیجا تہا جسکے سبب سے غزوۂ بدر واقع ہوا خلافت حضرت عمرؓ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا عُبَیْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

یہ حضرت ابن عم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور دس برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے دار ارقم مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے سے پہلے مسلمان ہوے اور ہجرت کی پہلا سریۃ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیواسطے روانہ کیا وہ عبیدہ بن الحارث کو سردار کرکر بہیجا تہا جس مین اسّی سوار تھے اور سب مہاجرین تھے کوئی انصار نہ تہا انکی بڑی قدر و منزلت تہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ حضرت مع اپنے بہائیون طفیل وحصین کے شریک بدر تھے غزوہ بدر مین انکا پانون کٹ گیا تہا صفرا مین انتقال کیا پھر ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے مقام صفرا مین پونہچے اصحاب نے عرض کیا کہ یہان خوشبو مشک کی آتی ہے حضرت نے فرمایا یہان قبر ابومعاویہ کی ہے ابومعاویہ کنیت حضرت عبیدہ کی تہی ۔

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ اَوْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انہون نے چار شخص گرفتار کرکر ایک رسی مین باندھے تھے عقیل بن ابوطالب عباس و نوفل اور ایک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری اعانت کی فرشتہ کریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا مقرن =

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا عُبَیْدُ بْنُ اَبِی عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد و خندق کے غزوات مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا عِصْمَۃُ بْنُ الْحُصَیْنِ بْنِ وَبَرَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا عِصْمَۃُ بْنُ الْاَشْجَعِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت تمام غزوات مین شریک تھے امارت معاویہ مین وفات پائی انکے نام کو عُصَیْمہ بھی کہا گیا ہے =

سَیِّدُنَا عَطِیَّۃُ بْنُ نُوَیْرَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ وَھَبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی شجاع بن وہب کے شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ وَھَبِ بْنِ کَلْدَۃِ الْغَطَّانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت عقبۂ اول وثانیہ مین شریک بیعت تھے انصار مین سب سے پہلے ایمان لائے مکہ معظمہ مین حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر رہے پھر ہجرت مین شریک ہوکے یہ حضرت انصاری و مہاجری دونون ہین غزوہ احد مین بہی شریک تھے غزوہ احد مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارون مبارک مین سے حلقہ زرہ کے جو گھس گئے تھے اونکے نکالنے مین حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور بدر مین شریک تھے اور جمیع غزوات مین شریک رہے جہاد یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب شہید ہوے ۱۲ھ ہجری مین۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عُقْبَۃُ بْنُ عُثْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن عثمان کے شریک بدر تھے اور احد مین بھی شریک تھے احد سے بھاگ گئے اور پھر لوٹ آئے ؁

سَیِّدُنَا عُکَاشَۃُ بْنُ مُحْصِنِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عکاشہ فضلاے صحابہ مین سے تھے غزوہ بدر مین انکی تلوار ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ سوکھی انکے ہاتھ مین دیدی وہ تلوار ہوگئی تمام غزوہ مین اوس سے لڑے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے جنت مین داخل ہونگے پس حضرت عکاشہ کھڑے ہوے اور عرض کیا یا حضرت دعا فرمائیے کہ مین اونہین سے ہون حضرت نے فرمایا تم اونہین مین سے ہو پھر ایک اور شخص کھڑے ہوے کہ میرے واسطے بھی دعا فرمائیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ پہلے ہو چکا کہا گیا ہے کہ اخیر شخص منافق تھا حضرت عکاشہ اور ثابت بن اقرم ۱۱ھ مین مرتدون مدعی نبوت طلیحہ وغیرہ سے جہاد مین شہید ہوے ؁

سَیِّدُنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ الْمُھَاجِرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت عمار بن یاسر انکی والدہ کا نام سمینہ تھا حضرت ابو حذیفہ کی لونڈی تھین حضرت

یاسر سے انکا نکاح کر دیا تھا یہ سب عذاب دئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے
دین قبول کرنے کی وجہ سے عمار کو آگ سے کفار جلاتے جب جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونپر گذرتے فرماتے ای آگ ٹھنڈی ہو جا اسپر جیسے حضرت
ابراہیم پر ٹھنڈی ہوئی تھی حضرت عمار نے ہجر تین کین دونوں قبلہ کی طرف
نماز پڑہی سب غزوات مین شریک ہوے بروز جہاد یمامہ بمقابلہ مسیلمہ کذاب انکا کان
کٹ گیا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کے ایمان پانون تک بھرا ہوا
ہے اور جن اصحاب نے بیعت رضوان کی تہی اونمین سے آٹھ سو جنگ صفین مین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جنمین سے ۶۳ شہید ہوے اونہین مین
عمار بن یاسر تھے غزوہ خندق مین جب عمار خندق کہود رہے تھے تو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابن سمیہ تجکو قتل کریگا گروہ باغی
یہ معجزہ تہا اور پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ربیع الثانی
۳۷ھ مین شہید ہوے بلا غسل و کفن دفن کئے گئے ۔

سَیِّدُنَا عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت غزوۂ بدر و جمیع غزوات مین شریک تھے بروز جہاد یمامہ بمقابلہ مسیلمہ
کذاب ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا عَمرُو بنُ عَوفٍ حَلِیفِ بَنِی عَامِرٍ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ تبوک جانے کیواسطے بوجہ ناداری کے رو ئے اور انکے اور لوگون کی شان مین جو مثل انکے بوجہ ناداری غزوہ تبوک مین نہ جاسکے اور روئے تھے یہ آیت نازل ہوئی تَوَلَّوا وَّاَعیُنُہُم تَفِیضُ مِنَ الدَّمعِ

یہ حضرت مدینۂ منورہ مین لاولد آخر امارت معاویہ مین مرے =

سَیِّدُنَا عَمرُو بنُ اِیَاسٍ الاَنصَارِیُّ الیَمَنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ

یہ حضرت ہم قسم انصار کے تھے اصل انکی یمن سے ہے شریک غزوہ بدر و احد تھے انکے بہائی ورقہ اور ربیع تھے =

سَیِّدُنَا عَمرُو بنُ ثَعلَبَۃَ الاَنصَارِیُّ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا عَمرُو بنُ سُرَاقَۃَ القُرَشِیُّ العَدَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات مین تھے خلافت حضرت عثمانؓ مین وفات پائی انکے بہائی عبداللہ بن سراقہ تھے =

سَیِّدُنَا عَمرُو بنُ اَبِی سَرحٍ القُرَشِیُّ الفِهرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ

ان حضرت کا نام معمر بہی کہا گیا ہے شریک بدر تھے سنہ ۳۰ ہجری مین وفات پائی انکے

یہ روئے اور حال یہ تہا کہ آنکھین انکی جاری تہین آنسوؤن سے

بھائی وہب بن ابی سرح بھی شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ مَعْبَدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام کو عمر بن سعید بھی کہا ہے اکثر عمرو بن معبد ہی مشہور ہے

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع بیٹوں معاذ و معوذ و خلاد و ابوایمن کے غزوہ بدر مین شریک تھے
غزوہ احد مین یہ حضرت اور سواے معاذ و معوذ کے دو بیٹے شہید ہوے حضرت
اعرج تھے انسے کہا بھی گیا کہ تم غزوہ مین مت شریک ہو مگر یہ حضرت شریک ہوے
اور دعا کی کہ یا اللہ مجھکو شہادت عطا فرما چنانچہ شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ غَنَمَۃِ الْاَنْصَارِیُّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے انکے بھائی ثعلبہ بن غنمہ تھے۔

سَیِّدُنَا عَمْرُو بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن معاذ کے شریک بدر تھے غزوہ احد مین ۳۲ برس
کی عمر مین شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا عُمَیْرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا عُمَیرُ بْنُ اَبِی وَقَّاصِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت سولہ برس کے بوقت غزوہ بدر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوٹے ہو لوٹ جاؤ جب یہ روئے اجازت دی لڑے اور شہید ہوئے انکے بھائی سعد ابن ابی وقاص تھے۔

سَیِّدُنَا عُمَیرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قسم اوسکی جسکے اختیار میں ہے جان محمدؐ کی جو شخص آج لڑیگا اور صبر سے شہید ہوگا اور منہ نہ پھیریگا ضرور وہ جنتی ہے عمیر بن حمام چھوارے کہا رہے تھے چھوارے پھینک کر خوب لڑے اور شہید ہوئے۔

سَیِّدُنَا عُبَادَۃُ بْنُ حَسْحَاسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام عبّادہ بھی کہا گیا ہے انکے باپ کے نام میں بجائے حاے حطی کے خاے معجمہ دونوں جگہہ کہا گیا ہے حضرت مجذر ابن زیاد کے چچازاد اور اخیافی بھائی تھے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے مجذر رضہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوئے۔

سَیِّدُنَا عَنْتَرَۃُ حَلِیفُ بَنِیْ سَوَادِ السُّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوے =

سَیِّدُنَا عَوفُ بنُ عَفرَاءَ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

انکا نام عوذ بھی کہا گیا انکے بہائی معوذ تھے دونون بہائیون نے ابوجہل کو قتل کیا تہا عکرمہ بن ابوجہل نے انکو شہید کیا عفرا انکی مانکا نام تہا باپ کا نام حارث تہا =

سَیِّدُنَا عُوَیمُ بنُ سَاعِدَۃَ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور غزوات احد وخندق مین شریک تھے حیات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا عِیَاضُ بنُ زُہَیرِ القُرَشِیُّ الفِہرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت مہاجرین حبشہ سے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے فتوح شام مین انہون نے بہت جرأت سے حملہ کئے شام مین ہی وفات پائی =

اَصحَابُ البَدرِ بِحَرفِ الغَینِ المُعجَمَۃِ

سَیِّدُنَا غَنَّامُ بنُ اَوسِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت اصحاب بدر مین ہین بالاتفاق =

اَصحَابُ البَدرِ بِحَرفِ الفَاءِ

سَیِّدُنَا فَروَۃُ بنُ عَمرٍو الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا الْفَاکِہُ بْنُ بِشْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے والد کے نام مین بُسر بضم باو سکون سین مہملہ بہی کہا گیا ہی یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحُرُوْفِ الْقَافِ

سَیِّدُنَا قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ماموں حضرت اُم المؤمنین حفصہ رضہ کے تھے مع اپنے بہائیون عثمان و عبداللہ کے ہجرت کی اور شریک بدر اور جمیع غزوات کے تھے حضرت عمر رضہ کی وقت مین بشہادت ابو ہریرہ رضہ اور جارود سردار قبیلہ اور انکی زوجہ ہند بنت الولید کی انپر حد شراب پینے کی لگائی گئی ۳۶ھ مین ۶۸ برس کی عمر مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت قتادہ بن نعمان شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات کے تھے انکی آنکہہ غزوہ احد مین زخم سے نکل پڑی تہی رخسارہ پر لوگون نے کہا کہ کاٹ ڈالنا چاہیئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حدقہ آنکہہ مین رکہدیا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ خوبصورت کر جمال پس وہ آنکہہ اچہی ہو گئی مرتے وقت تک روشنی رہی ایک روز اندہیری رات

تھی اور تشریح یہی ہو رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا کے واسطے تشریف لئے جاتے تھے حضرت قتادہ کو دیکھا آواز دی قتادہ نے عرض کیا کہ رات کی نماز کے شاہد کم ہوتے ہین مینے چاہا کہ مین شاہد ہون حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد سے لوٹو میرے پاس آنا چنانچہ قتادہ حاضر ہوے انکو ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ لکڑی اندھیرے مین دس گز آگے اور دس گز پیچھے روشنی دیگی فضیلت انکی تفاسیر مین شان نزول آیت[۱] وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ مین مذکور ہے حضرت قتادہ نے وفات پائی ۲۳ سنہ ہجری مین نماز پڑہائی جنازہ کی حضرت عمر رضہ نے قبر مین اوتارا ابوسعید خدری رض اخیافی بھائی قتادہ رضہ نے =

---

[۱] ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے آٹے مین رکھی ہوئی زرہ حضرت قتادہ کی چرالی تھی اور پہلے اسکو زید نام یہودی کے پاس رکھہ آیا آٹے کا نشان طعمہ کے گھر تک معلوم ہوا تلاشی لی گئی زرہ نہ نکلی تو پھر زید یہودی کے گھر تک پتہ لگایا زرہ نکلی تو طعمہ کے رشتہ دارون نے یہ مشورہ کیا کہ طعمہ کی بریت کی گواہی دین گے یہودی کو چور ٹھہرا دین گے اللہ تعالی نے یہ آیتین جو سورۂ نسا پارہ پنجم رکوع ۱۵ مین ہین نازل فرمائین اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کو آگاہ کیا کہ طعمہ چور ہے ۱۲

سَیِّدُنَا قَیسُ بنُ مُخَلَّدِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا قَیسُ بنُ مُحصِنِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے والد کا نام حصن بھی کہا گیا ہے =

سَیِّدُنَا قَیسُ بنُ اَبِی صَعصَعَۃَ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر اور احد کے تھے =

سَیِّدُنَا قُطبَۃُ بنُ عَامِرِ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت قطبہ غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ احد مین ۹ زخم انکے لگے تھے یہ حضرت بماہ صفر ۹ھ قبیلہ خثعم پر مع بیس ۲۰ آدمیون کے بھیجے گئے تھے خوب لڑے اور مال و اسباب و عورتین قبیلہ خثعم کی لیکر مدینہ کو چلے قبیلہ کے لوگون نے تعاقب کیا اللہ تعالی نے ایک سیل بھیجدیا وہ دیکھتے رہ گئے اور یہ حضرت اونکی نگاہ سے غائب ہوے اور مدینہ منورہ پہونچ گئے خلافت حضرت عثمانؓ مین وفات پائی =

اَصحَابُ البَدرِ بِحَرفِ الکَافِ

سَیِّدُنَا کَعبُ بنُ زَیدِ النَّجَّارِیُّ الاَنصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت کعب بن زید غزوہ بدر مین شریک تھے واقعہ بیر معونہ مین ستر اصحاب رسول اللہ گئے تھے

سَیِّدُنَا عُمَیرُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت سولہ برس کے بوقت غزوہ بدر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوٹے ہو لوٹ جاؤ جب یہ روئے اجازت دی لڑے اور شہید ہوئے انکے بھائی سعد ابن ابی وقاص تھے ۔

سَیِّدُنَا عُمَیرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قسم اوسکی جسکے اختیار مین ہے جان محمدؐ کی جو شخص آج لڑیگا اور صبر سے شہید ہوگا اور مُنہ نہ پھیریگا ضرور وہ جنّتی ہے عمیر بن حمام چھوارے کھارہے تھے چھوارے پھینک کر خوب لڑے اور شہید ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عُبَادَۃُ بْنُ حَسْحَاسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

ان حضرت کا نام عبّادہ بھی کہا گیا ہے انکے باپ کے نام مین بجاے حاے مہملہ کے خاے معجمہ دونون جگہہ کہا گیا ہے حضرت مجذر ابن زیاد کے چچازاد اور اخیافی بھائی تھے غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہو مجذر رضہ کے ساتھہ ایک قبر مین دفن ہوئے ۔

سَیِّدُنَا عَنْتَرَۃُ حَلِیفُ بَنِی سَوَادِ السَّلَمِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

سَیِّدُنَا کَعْبُ بْنُ جَمَّازِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ہم قسم بنی ساعدہ کے انصار مین سے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے جہاد یمامہ مین مقابلہ مسیلمہ کذاب سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْمِیْمِ

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ قُدَامَةِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بھائی منذر ابن قدامہ شرکاے بدر تھے۔

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ رَافِعِ الْعَجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائیون خلاد و رفاعہ کے شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ عَمْرٍو السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی مدلاج بن عمرو کے شریک بدر تھے اور جہاد یمامہ مین سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے اوسی روز بھائی بھی انکے بقیمت شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ اُمَیَّةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جہاد یمامہ مین سنہ ۱۲ھ مین شہید ہوے۔

سَیِّدُنَا مَالِكُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت چچازاد بھائی ابو اسید رضی اللہ عنہ کے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے۔

سَیِّدُنَا مَالِکُ بْنُ اَبِی خَوْلِیِّ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی خولی بن ابی خولی کے شریک بدر تھے =

سَیِّدُنَا مَالِکُ بْنُ الدُّخْشُمِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر وجمیع غزوات مین شریک تھے =

سَیِّدُنَا مَالِکُ بْنُ نُمَیْلَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکی والدہ کا نام نمیلہ تہا باپ کا نام ثابت تہا غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی ابولبابہ کے شریک غزوہ بدر تھے اور شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُجَذَّرُ بْنُ زِیَادٍ حَلِیْفُ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام عبداللہ بہی تہا غزوہ بدر مین شریک تہے غزوہ احد مین شہید ہوے حارث بن سوید نے شہید کیا تہا بعد فتح مکہ کے حارث بن سوید مسلمان ہوکر آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص مجذر بن زیاد مین قتل کیا استیعاب فی احوال الاصحاب مین ایسا ہی لکہا ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی قاتل حضرت حمزہ کو جب وہ ایمان لایا قتل نہین فرمایا تہا حضرت مجذر اپنے چچازاد اور اخیافی بہائی

عبادہ بن صحاس کے ساتھ ایک قبر مین دفن کئے گئے =

سَیِّدُنَا مُحْرِزُ بْنُ نَضْلَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

محرز بن نضلہ غزوہ بدر و احد و خندق مین شریک تھے غزوہ غابہ مین ؁ہجری مین شہید ہوے غزوہ غابہ یہ تہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مویشی موضع غابہ مین جو قریب مدینہ کے ہے چرتے تھے عیینہ بن حصین نے اوسکو لوٹ لیا چرواہے کو مار ڈالا اوسکی عورت کو لیگیا جب خبر ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کی اوّل مقداد بن عمرو کو بھیجا اور فرمایا ہم پیچھے سے آتے ہین ذی قرد ایک موضع ہے مدینہ منورہ سے دو منزل وہان سب مویشی اون غارتگران سے چھین لی =

سَیِّدُنَا مُحْرِزُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِیُّ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

انکا نام استیعاب مین محرز لکھا ہے یہ حضرت غزوۂ بدر مین شریک تھے جس روز غزوہ احد کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد فرمایا اوسدن وفات پائی =

سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

محمد بن مسلمہ فضلاے صحابہ مین سے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات مین شریک ہوے ان حضرت نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تہا جنگ صفین و جمل مین خانہ نشین رہے ؁ مین ؁ برس کی عمر مین وفات پائی اوسوقت حاکم مدینۂ منورہ کا مروان تہا =

سَیِّدُنَا مِدْلَاجُ بْنُ عَمْرٍو السَّلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا نام مُدْلج بہی کہا گیا ہے یہ حضرت غزوہ بدر مین مع اپنے بہائی مالک بن عمرو کے شریک تھے اور جمیع غزوات مین شریک تھے ۵۰ھ مین مرے =

سَیِّدُنَا مَرْثَدُ بْنُ اَبِی مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے باپ شریک تھے غزوہ بدر کے یہ حضرت مرثد کرکر صفر ۳ھ ہجری مین دیہات عضل و قارکو مع چہ آدمیون کے بہیجے گئے تہے جب رجیع پر پہنچے ان سے دغا کی گئی اور سوائے خبیب و زید کے کہ یہ قید ہوے اور بعد کو شہید کیے گئے اور سب شہید ہوے جیسا کہ ذکر خبیب رضی اللہ عنہ مین بیان ہو چکا ہے =

سَیِّدُنَا مُرَارَۃُ بْنُ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور یہ اون تینؓ اصحاب مین تھے جو غزوہ تبوک مین نہین گئے تھے پہر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی اور قرآن مین معافی نازل ہوئی

سَیِّدُنَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکا لقب مسطح تہا نام عوف تہا خالہ زاد بہائی حضرت ابوبکر کے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ انکی پرورش کرتے تھے قصہ بہتان حضرت عائشہ مین یہ بہی شریک تھے جب آیۃ تطہیر نازل ہوئی انکو بہی حد لگائی گئی اور حضرت ابوبکر نے جو دیتے تھے وہ دینا بند کر دیا تہا جسپر

یہ آیۃ نازل ہوئی وَلَا یَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ
اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَالْمُہَاجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پہر دینا شروع کیا بہتان حضرت ام المومنین بی بی عائشہ کا اس سبب سے لکہنا ضرور ہے
کہ مخالفین اکثر ناواقفون کے سامنے دہوکا دیکر جانے کیا کچہ بکتے ہین قصہ یہ ہوا کہ
شعبان ۵ھ ہجری مین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ مریسیع کو تشریف
لے گئے تو قرعہ ساتھ جانے کا حضرت صدیقہ کا تہا وہ ساتھ گئین صبح کو جب یہ ضروریات
کو گئین تو کمر بند جو اپنی بہن کا مانگ لائی تہین گر گیا اوسکی تلاش مین پہر گئین اس عرصہ
مین کوچ کا وقت تہا انکا ہودہ جسمین سفر کیا کرتی تہین لوگ اوٹہا لے گئے چونکہ اوسوقت
صرف بارہ برسکی عمر حضرت صدیقہ کی تہی کچہ وزن آپکے جسم کا نہین تہا کہ معلوم ہوتا جب
حضرت صدیقہ ڈہونڈکر واپس آئین دیکہا کوچ ہوچکا ہے بیٹہہ گئین کہ کوئی تلاش کو
آویگا صبح کا وقت تہا نیند آگئی حضرت معطل بن صفوان پیچہے رہ گئے وہ بہی سو گئے تہے جب
وہ آئے حضرت صدیقہ کو دیکہکر کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ زَوْجَۃُ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس قول سے حضرت صدیقہ بیدار ہوئین معطل نے اپنا اونٹ بٹہا دیا اور
حضرت صدیقہ سوار ہوئین معطل اونٹ کو ہانکتے ہوئے پیدل چلے سوا اسکے نہ کچہ معطل نے بات

کہی نہ حضرت صدیقہ نے کچھ بات کہی منافق عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول نے اس پر باتین ملائین حضرت خاموش رہے جبتک آیۂ تطہیر نازل ہوئی اور خداوند عالم نے اپنے حبیب کی حبیبہ کی معصومیت وطہارت ارشاد فرمائی جو لوگ مسلمان مومن تھے اور عبداللہ بن ابی کے ہمکلام ہوے تھے اونکو حد لگائی گئی عبداللہ بن ابی چونکہ منافق تہا اوسکے قلب مین ایمان نہ تہا اوسکو دنیا مین حد نہین لگائی اس تمام قصہ سے مومنین کامل کو اطمینان ہوگا اور مخالفین کے قول کی تردید عقلاً ونقلاً ثابت ہوتی ہے ۱۲ حضرت مسطح صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے ۳۷ھ ہجری مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ عَبْدِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ خیبر مین ۷ھ مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے بیر معونہ پر صفر ۴ھ مین شہید ہوے قصۂ بیر معونہ حال حضرت کعب حرف کاف مین مشرح تحریر ہوا ہے =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ اَوْسِ النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے اور جمیع غزوات مین شریک تھے بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت مین وفات پائی کلبی نے کہا ہے کہ صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے =

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ خَلْدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَیِّدُنَا مَسْعُوْدُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْقَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قارہ موضع کے رہنے والے تھے قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم مین ایمان لائے تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ۳۰ھ مین وفات پائی۔

سَیِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ اور افاضل سے تھے پہلے حبشہ کو ہجرت کی بعدہ مدینہ منورہ کو واسطے تعلیم و ہدایت انصار کے بھیجے گئے کہ قرآن پڑہاوین اور دین کے ارکان سکہاوین قبل ہجرت کے مدینہ منورہ مین جمعہ قائم کیا یہ حضرت مکہ معظمہ کے جوان صاحب جمال خوش لباس اور رئیس تھے جب انکو معلوم ہوا کہ دارارقم مین ہدایت ہوتی ہے وہان گئے اور مسلمان ہوے اور اپنے مان باپ سے اسلام چھپاتے تھے عثمان بن طلحہ نے انکو نماز پڑہتے دیکھ لیا اور انکی قوم کو خبر کی انکو قید کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے روکا یہ محبوس رہے جبتک کہ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین شہید ہوے انکے پاس اسقدر نہ تہا کہ سر اور پانوان دونون ڈہک جاتے سر ڈہکتے تو پانوان کہل جاتے پانوان ڈہکتے

تو سر کھل جاتا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سر ڈھکو پانون
پر گھاس ڈالو سبحان اللہ کیا پکے و سچے دیندار تھے انکی شان مین یہ آیت نازل
ہوئی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا
اور حدیث مین ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
تسمہ بکری کے چمڑے کا باندہے ہوے فرمایا حضرت نے دیکھو اس شخص کو کہ روشن
کیا اللہ نے دل اسکا ایمان سے کہ ماں باپ کھلاتے تھے بہترین کھانا اور دیکھا ہی
پہنے اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کا خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول
کی اس حالت کو کہ تم دیکھتے ہو۔

سَيِّدُنَا مُظَهِّرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

بھائی اُنکے ظہر بن رافع تھے انکو کتاب استیعاب مین بدریون مین نہین لکھا ہے
سیف النصر مین بدری لکھا ہے غزوہ احد مین شریک تھے خلافت حضرت عمر مین
خیبر مین یہود کے ہاتھ سے شہید ہوے۔

سَيِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے اور ابوجہل کا پانون غزوہ بدر مین انہون نے

کاٹا تہا انکے باپ اور دو بہائی غزوہ احد مین شہید ہوے بہائیون کے نام جو غزوہ احد مین شہید ہوے خلاد اور ابو ایمن تہے چوتھے بہائی معوذ بن عمرو بہی شریک غزوات بدر و احد تھے یہ حضرت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین مرے =

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت معاذ بن جبل فضلا و علماے صحابہ سے تھے بیعت عقبہ مین ستر آدمیون مین شریک تھے جمیع غزوات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ جاننے والا حلال و حرام کا معاذ بن جبل ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا معاذ بن جبل روز قیامت کے آگے علما کے تھے حضرت معاذ بن جبل جوان خوش رو اور خرچ کرنے والے قرضدار اونپر بہت ہوگیا تہا پس عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے بلایا قرضخواہون کو اونہون نے انکار کیا چھوڑنے قرضہ سے پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مال اونکا قرضہ مین بیچ ڈالا اور کھڑے ہوے معاذ بغیر کسی شی کے جو باقی ہو۔ یہ حضرت بت بنی سلمہ کے توڑنے مین شریک تھے اور مقرر کیا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جند پر جو حصہ ملک یمن کا ہے کہ سکہاوین قرآن شریف اور احکام شرع اور قاضی کا کام کرین یعنی احکام نافذ کرین اور صدقات لیا کرین اور خرچ کرین پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس طرح

حکم کیا کروگے عرض کیا موافق حکم قرآن کے فرمایا اگر قرآن مین نہو تو عرض کیا موافق
سنت یعنی ارشاد حضور کے فرمایا اگر میرا قول ہی نہ پایا تو عرض کیا موافق اپنی راے کے
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ توفیق تیک پا گیا رسول اللہ کا رسول
جب وفات ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رض نے کہا حضرت ابوبکر رض سے کہ معاذ
سے حساب طلب کرو حضرت ابوبکر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرما دیا
ہے واسطے خرچ کرنے کے مین حساب نہین طلب کرونگا پھر حضرت عمر نے معاذ سے یہ ذکر
کیا معاذ نے کہا کہ مین ہرگز کچھ نہ دونگا پھر حضرت معاذ حضرت عمر سے ملے اور کہا
مینے خواب مین دیکھا کہ مین ڈوبتا ہون آپنے مجھکو نکالا ہے اب جو آپ فرماوین وہ کرونگا
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین کچھ نہین چھپاؤنگا آپ لیجیے حضرت ابوبکر نے
لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مینے بخشا حضرت معاذ ۱۶ھ مین وباے طاعون مین مرے
اسوقت عمر انکی ۳۸ برس کی تھی =

سَیِّدُنَا مُعَوَّذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مع اپنے تین بہائی معاذ و خلاد و ابوایمن کے شریک بدر تھے اور احد مین بھی شریک
تھے انکے بہائی خلاد و ابوایمن اور ثابت غزوہ احد مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکی والدہ کا نام عفرا تہا والد کا نام حارث یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف معوذ کے غزوہ بدر مین شریک تھے انکے دو بہائی شہید بدر ہین یہ حضرت خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین مرے =

سَیِّدُنَا مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف و معاذ کے شریک بدر تھے انہون نے ابوجہل فرعون امت کو قتل کیا اور خود بہی شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مَعْنُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق مین شریک تھے جس روز رحلت حضرت کی ہوئی لوگ روتے تھے اور کہتے تھے کہ کاشکے ہم پہلے مرجاتے تو معن نے کہا کہ مین اس سبب سے زندگی پسند کرتا ہون کہ جیسا آپ کی حیات مین تصدیق آپکی کرتے تھے ویسی ہی آپکے بعد تصدیق کرین یہ حضرت سنہ ۱۲ ہجری مین جہاد یمامہ مین شہید ہوے =

سَیِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ مَاعِصِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے ابو عیاش جب گھوڑے سے گرا تہا انکو گھوڑا مرحمت ہوا تہا بدر مین زخم لگا تہا مدینہ مین وفات پائی اوسی زخم سے =

سَیِّدُنَا مَعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِیُّ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین مسلمان ہوئے تھے حضرت عثمان بن مظعون کے بھانجے تھے انکے بھائی حاطب بن حارث تھے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے خلافت حضرت عمر رضہ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ وَهَبِ الْعَبْدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور دو تلواروں سے لڑتے تھے =

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ قَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ احد مین بھی شریک تھے =

سَیِّدُنَا مَعْبَدُ بْنُ عُبَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکی کنیت ابو حمیصہ تھی شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۷۸ برس کی عمر مین مرے ۵۰ ہجری مین =

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ عُبَیْدِ الْبَلَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام مغیث بھی کہا گیا ہے شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا مُعَتِّبُ بْنُ عَوْفِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے بیعت عقبہ مین بھی شریک تھے =

سَیِّدُنَا مِقْدَادُ بْنُ عَمْروِ الْکِنْدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

مقداد بن عمرو کو اسود نے متبنٰی کیا تہا اس سبب سے مقداد بن اسود بہی مشہور تھے یہ اون سات صاحبون مین ہین جنہون نے اول اسلام قبول کیا ہجرت کی وسعت نہ تھی مکہ مین رہ گئے تھے یہ حضرت اور حضرت عتبہ بن غزوان جب عبیدہ بن حارث کو جہاد کے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہیجا اور دوسری طرف سے عکرمہ بن ابوجہل آیا تہا یہ حضرات کفار قریش کے ساتھ آئے لڑائی نہین ہوئی تہی صرف حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر چلایا تہا مقداد اور عتبہ مسلمانون مین بہاگ آئے اوسی سال شریک غزوہ بدر کے ہوے یہ حضرت کبار صحابہ اور اخیار مین سے تھے حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کو خدائے تعالی نے سات وزرا رفقا نجبا عطا فرمائے اور مجہکو چودہ عطا ہوے حمزہ[۱] جعفر[۲] ابوبکر[۳] عمر[۴] علی[۵] حسن[۶] و حسین[۷] عبداللہ بن مسعود[۸] سلمان[۹] عمار[۱۰] حذیفہ[۱۱] ابوذر[۱۲] مقداد[۱۳] بلال[۱۴] اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو حکم دیا خدا نے چار شخصون کی محبت کا اور خدا اونکو دوست رکہتا ہے علی و مقداد و سلمان و ابوذر یہ حضرت جرف[۱] مین ۳۳ سنہ مین مرے مدینہ منورہ مین دفن ہوے۔

---

[۱] جرف ایک موضع ہے تین کوس مدینۂ طیبہ سے ۱۲

سَیِّدُنَا مُلَیْلُ بْنُ وَبَرَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر مین میسرہ پر متعین تھے غزوہ احد مین بھی شریک اور بیعت عقبہ مین بھی شریک تھے واقعہ بیر معونہ مین جس کا مفصل ذکر کعب رضی اللہ عنہ کے احوال مین حرف کاف مین بیان ہوا سردار مقرر کر کے بھیجے گئے تھے سواے کعب کے سب شہید ہوے اونہین شہدا مین منذر بن عمرو ہین واقعہ بیر معونہ صفر سنہ ۴ھ مین ہوا تھا ٦٩ صحابہ فضلا شہید ہوے تھے ۔

سَیِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے بیر معونہ پر صفر سنہ ۴ ہجری مین شہید ہوے

سَیِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ قُدَامَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا مَعْقِلُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوۂ بدر مین مع اپنے بھائی یزید بن منذر کے شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا مِھْجَعُ بْنُ صَالِحٍ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین مین شہید ہوسے ۳۷ھ مین ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ النُّوْنِ

سَیِّدُنَا نُجَاتُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام بُحَاثْ بہی کہا گیا اور حرف با مین مذکور ہوسے ۔

سَیِّدُنَا نَضْرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُبَیْدَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

انکے والد بہی صحابہ مین سے تھے یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی ضحاک کے شریک بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوسے ۔

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَصْرٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوۂ بدر وجمیع غزوات مین شریک تہے ۱۲ھ ہجری مین جہاد یمامہ مسیلمہ کذاب مین شہید ہوسے ۔

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوسے انہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تہا کہ ہم بیشک جنت مین جاوینگے حضرت نے

فرمایا کس وجہ سے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ ہم کہتے ہین اشہد ان لا الہ الا

اللہ واشہد انک رسول اللہ اور لڑائی مین نہین بہاگین گے فرمایا حضرت سے

سچے ہو تم پہر لڑے احد مین اور شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ خَزَمَۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے باپ کا نام حزمہ حا سے مہملہ سے بہی کہا گیا ہے غزوہ بدر و احد مین شریک تھے

سَیِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ سِنَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و احد مین شریک تہے ۔

سَیِّدُنَا نُعَیْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّجَّارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت قدماے صحابہ مین تہے اور کبائر مین سے تہے انکی اور طلحہ رض کی شان مین منتظرین

شہادت کلام مجید مین آیہ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ

عَلَیْہِ فَمِنْہُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ سورہ احزاب رکوع ۳ مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے

وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ان حضرت کے مزاج مین ظرافت بہت تہی ان حضرت سے جو ظرافت حضرت

سویبط نے کی تہی حال حضرت سویبط رض باب سین مین بیان ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین آیا اونٹ باہر کہڑا کیا سب صحابہ جنہون نے

نعیمان سے کہا اونٹ کا گوشت کہاتے انہون نے نحر کیا اور گوشت بانٹا جب وہ اعرابی

آیا اونٹ نہ پایا حضرت نعیمان ایک جگہہ جا چھپے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگون نے بتا دیا ان سے فرمایا کہ کیا ہوا تمکو کہ تمنے اونٹ ذبح کیا عرض کیا جن لوگون نے مجھے بتایا اونہون نے ہی مجھ سے کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اعرابی کو دام دیدئے مدینہ مین جو چیز اچھی دیکھتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مول لے آتے اور کہتے یہ ہدیہ ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھا لیتے اور صاحب مال دام طلب کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیتے اور عرض کرتے میرا جی چاہا کہ حضور کھا دین مگر دام میرے پاس نتھے چار مرتبہ شراب پینے مین حد لگائی گئی ایک شخص نے کہا لعنت ہے شراب پیتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو منع کیا کہ مت لعنت کر یہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے حضرت معاویہ کی امارت مین وفات پائی

سَیِّدُنَا نَوْفَلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد مین شہید ہوے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْوَاوِ

سَیِّدُنَا وَدِیْعَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر و احد تھے =

سَیِّدُنَا وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ التَّمِیْمِیُّ الْیَرْبُوْعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں مسلمان ہوے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہوین مہینے ہجرت سے عبد اللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف بہیجا تہا واقد اونکے ساتھ تھے عمرو بن حضرمی مشرک تھے قبیلہ قریش مین تہا حضرت واقد نے اوسکو قتل کیا اول مشرک جو مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا عمرو بن حضرمی تہا اول قاتل واقد تھے رجب کا مہینا تہا مشرکون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بہیجا کہ مہینے حرام مین تمہارے صحابی نے ہمارے آدمی کو کیون مار ڈالا پہر یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ مراد اس تمام آیت سے یہ ہے کہ نکالدینا وطن سے اور فتنہ یہ تو قتل سے بڑہکر ہے تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے نہین دیا فتنہ و فساد کیا اس قتل پر مہینے کی حرمت کا لحاظ ہے یہ حضرت خلافت حضرت عمر مین مرے =

اور نکالدینا لوگون اوسکا اوس سے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک اللہ کے اور فتنہ بہت بڑا گناہ ہے مار ڈالنے سے ۱۲

سَیِّدُنَا وَرَقَةُ بْنُ اِیَاسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بدر و احد و تمام غزوات مین شریک تھے یمامہ مین ۱۲ ہجری مین شہید ہوے =

اصحاب البدر بحرف الهاء

سَیِّدُنَا ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک بدر تھے یہ منجملہ اون تین اصحاب کے ہین جو غزوہ تبوک مین جا سکے پیچھے رہ گئے تھے اور جنکی معافی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین نازل فرمائی ہے زمانہ حضرت عمر مین جہاد قادسیہ ایران ۱۶ھ مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا ہِلَالُ بْنُ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی رافع بن المعلی کے شریک بدر تھے ۔

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْیَاءِ التَّحْتَانِیَّۃِ

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین شہید ہوے ۔

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کو صاحب سیف النصر نے بدریون مین لکھا ہے کتاب استیعاب مین نام نہین پایا گیا مگر معقل رض کے ذکر مین استیعاب مین لکھا ہے کہ مع اپنے بھائی یزید بن منذر کے شریک بدر تھے ۔

سَیِّدُنَا یَزِیْدُ بْنُ رُقَیْشٍ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین یزید بن زمعۃ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یزید بن رقیش

انکے نام مین صحیح نہین ہے مصنف سیف النصر نے یزید بن رقیش لکھا ہے جاہلیت
مین ان صاحب سے مشورہ لیا جاتا تھا کوئی اہم کام بغیر انکے مشورہ کے نہوتا تھا
یہ حضرت غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ حنین مین شہ مین شہید ہوے =

اصحاب الکُنیۃ

یعنی جنکی کنیت مشہور ہے عرب مین دستور ہے کہ بیٹے یا باپ کے نام سے کنیت
مقرر کر لیتے ہین بعض کا نام بالکل ہی نہین مشہور ہوتا صرف کنیت ہی مشہور ہوتی
ہے بعض کا نام زیادہ مشہور ہوتا ہے =

سَیِّدُنَا اَبُو حُذَیفَۃَ بنِ عُتبَۃَ القُرَشِیّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت ابو حذیفہ کا نام ہاشم او رہشیم کہا گیا ہے فضلاے صحابہ سے تھے دونون
ہجرتین کین دونون قبلہ بیت المقدس و کعبہ کی طرف نماز پڑھی بدر و احد و خندق
و خیبر و حدیبیہ جمیع غزوات مین شریک تھے سنہ ۱۲ ہجری مین یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ
کذاب شہید ہوے اوسوقت عمر انکی ۵۴ برس کی تھی =

سَیِّدُنَا اَبُو لُبَابَۃَ رِفَاعَۃَ بنِ عَبدِ المُنذِرِ الاَنصَارِیّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت ابولبابہ بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر و جمیع غزوات مین شریک تھے غزوہ
تبوک مین نہین گئے تھے اور پھر نادم ہوے اور کھانا پینا چھوڑ دیا اور آپکو ستون مسجد سے

بندہوا دیا کہ جبتک اللہ تعالی توبہ نہ قبول کریگا نہ کہاؤنگا نہ پیونگا یونہی مرجاؤنگا
جب سات دن گذر گئے بے آب ودانہ بیہوش ہوگئے اللہ تعالی نے توبہ قبول کی
اور یہ بات مشہور ہوئی انسے بہی کہا گیا کہ تمہاری توبہ قبول ہوئی انکو یقین نہ آیا اور عرض
کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آنکر کہولین اگر توبہ قبول ہوئی ہے
چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کہولا اوسوقت انہون نے عرض
کیا کہ یا حضرت مین اس گہر کو اور مال کو جسکی وجہ سے یہ معصیت واقع ہوئی اللہ کی
راہ پر دیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہائی مال دینا کافی ہے انکے
حق مین یہ آیت نازل ہوئی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ الخ یہ حضرت
خلافت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مین مرے مسجد نبوی مین ابتک ستون
ابولبابہ مشہور ہے ؎

سَیِّدُنَا اَبُوْطَلْحَۃَ زَیْدُ بْنُ سَہْلِ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابوطلحہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر مین اور جمیع غزوات مین شریک تھے
بروز غزوۂ حنین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا کہ جو مسلمان
جس کافر کو مارے اوسکا اسباب قاتل کو ملے ابوطلحہ نے غزوۂ حنین مین بیس
کافر قتل کئے اور سب کا اسباب لیا یہ حضرت بڑے تیرانداز تہے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے کہ میری جان آپ کی جان پر قربان اور میرا
منہ آپ کے جمال پر صدقہ اور لڑتے تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ لشکر مین آواز ابوطلحہ کی بہتر ہے سو مردون کی آواز سے ان حضرت نے ۳۴ھ
مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی ہے انکی بی بی ام سلیم تہین پہلے ام سلیم کا نکاح
مالک سے ہوا تہا مالک مشرک مارا گیا پہر ابوطلحہ نے اونکو پیغام نکاح کا دیا ام سلیم
نے بوجہ مشرک ہونے ابوطلحہ کے انکار کیا جب ابوطلحہ کو ہدایت اللہ نے کی اور
وہ مسلمان ہو گئے تو نکاح کیا ام سلیم نے مہر اپنا ابوطلحہ کا اسلام ہی مقرر کیا تہا ان
بی بی کی نسبت صحیح مسلم مین حدیث بروایت جابر رضہ کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجہکو دکہائی گئی جنت اوسمین مینے زوجہ ابوطلحہ کو دیکہا
صحیحین مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین محتاج ہون کچہ دو مجہکو حضرت نے ازواج مطہرات
کے پاس بہیجا کسی کے پاس کچہ نہ تہا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
اسکی ضیافت کرتا ہے اللہ اوسپر رحم کرے ابوطلحہ اوٹہے اور عرض کیا کہ مین پہر لیگئے
اوسکو اپنے گہر اور اپنی زوجہ سے پوچہا کہ کچہ ہے اونہون نے کہا کہ صرف بچون کا قوت
ہے ابوطلحہ نے کہا کہ بہلا کر بچون کو سُلا دے مہمان کو کہانے پر بٹہا تا کہ اوسکو معلوم ہو کہ ہم

بھی کہاتے ہین چراغ سنبھالنے کے بہانے سے گل کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا مہمان نے کہایا اور دونون میان بیوی اور بچے بہوکے سو رہے جب صبح کو حضور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ہنسا اللہ یعنی راضی ہوا ابو طلحہ اور اوسکی بیوی سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

سَيِّدُنَا اَبُو اُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے انکی آنکھین جاتی رہی تہین انہون نے سہل بن سعد سے کہا کہ اگر میری آنکھین ہوتین تو مین چلکر تمکو بتاتا کہ کن شعب سے ملائکہ آئے تھے غزوہ بدر مین ان حضرت کی وفات ۶۰ھ مین ہوئی اور اصحاب بدر کا انکی وفات سے دنیا سے خاتمہ ہوا۔

سَيِّدُنَا اَبُو عِيسَىٰ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر مین ۴۸ برسکی عمر مین شریک تھے انہون نے کعب بن اشرف اور ابو رافع بن ابو حقیق یہودیون کو جو ایذا دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا ۳۴ھ مین ستر برسکی عمر مین وفات پائی۔

سَيِّدُنَا اَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

دوزخ سے اپنی جان کے بچانے کے لیے مہمانون کو اپنے نفسون پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انکو حاجت اور بہوک ہو ۱۲

حضرت ابو دجانہ غزوہ بدر میں شریک تھے نہایت شجاع تھے بروز غزوہ احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حربات دفع کرنے میں یہ اور حضرت مصعب بن عمیر تھے حضرت مصعب شہید ہوئے اور انکے بہت زخم آئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے بروز احد لڑتے تھے ۱۲ھ میں جہاد یمامہ میں بعد قتل کرنے مسیلمہ کذاب کے خود شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُو عَقِیلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَدُوُّ الْاَوْثَانِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(دشمن بتوں کے)

ان حضرت کا نام جاہلیت میں عبد العزیٰ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن عدو الاوثان نام رکھا غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے جہاد یمامہ ۱۲ھ ہجری میں شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُو سَلِیطٍ اُسَیْرَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے ان سے حدیث ممانعت کھانے گوشت گدھے کی مروی ہے =

سَیِّدُنَا اَبُو مَخْشِیٍّ سُوَیْدُ بْنُ مَخْشِیٍّ الطَّائِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(کنیت) (نام)

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَیِّدُنَا اَبُو اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابوایوب کا نام خالد بن زید تھا شریک بیعت عقبہ تھے اور غزوہ بدر و جمیع غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پہلے جب ہجرت فرماکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے ہین انہین کے یہان فروکش ہوے تھے جبتک مسجد نبی انکے مکان مین تشریف رکھی حضرت ابوایوب حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین مین تھے امارت معاویہ مین قسطنطنیہ پر جہاد کیواسطے نزید بھیجا گیا ہے یہ حضرت جہاد کیواسطے تشریف لیگئے تھے جب بیمار ہوئے تو وصیت کی کہ مین مرجاؤن تو مجھکو اپنے ساتھ لیجیو جب لڑائی کفار سے شروع ہو تو مجھکو اپنے قدمون کے نیچے دفن کرنا چنانچہ ابتک قبر حضرت کی مشہور ہے آپکی قبر پر مریض شفا پاتے ہین دعا قبول ہوتی ہے ۵۲ھ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا اَبُو الْحَمْرَاءِ مَوْلیٰ اٰلِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا اَبُو خَالِدٍ حَارِثُ بْنُ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات مین ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بیعت عقبہ مین بھی شریک تھے جہاد یمامہ مین بمقابلہ مسیلمہ کذاب جبکہ خالد بن ولید کے ساتھ تھے زخمی ہوے تھے اسی زخم سے شروع خلافت حضرت عمر رضہ مین وفات پائی ۔

سَیِّدُنَا اَبُوکُبْشَۃَ سُلَیْمُ الدَّوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ حضرت غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جنکو آزاد کر دیا تھا شریک غزوہ بدر تھے خلافت حضرت عمر رض میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوخُزَیْمَۃَ بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بھائی مسعود بن اوس کے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان رض میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُومُلَیْلِ الضَّبْعِیُّ بْنُ الْاَزْعَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا اَبُوالْمُنْذِرِ یَزِیْدُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَیِّدُنَا اَبُوحَمْلَۃَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے سلطنت عبدالملک بن مروان میں وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوالْاَعْوَرِ کَعْبُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد مین شریک تھے ۔

سَیِّدُنَا اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ الْفِھْرِیُّ الْقُرَشِیُّ اَمِیْنُ الْاُمَّۃِ ذُوالْوَقَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر تھا یہ حضرت شریک بدر تھے اور احد مین حلقہ زرہ جو رخسار مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گھس گئے تھے انھون نے اپنے دانتون سے نکالے کہ انکے اگلے دو دانت گر گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت مین ایک امانت دار رہتا ہے اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ بن جراح ہین ۔ یہ حضرت عشرہ مبشرہ مین اور کبار و فضلاے صحابہ مین سے ہین وباے طاعون مین ۱۸ھ مین ۵۸ برس کی عمر مین وفات پائی اردن ملک شام مین انکا مزار ہے فضائل آپکے بہت ہین اس مختصر مین گنجائش نہین ہے ۔

سَیِّدُنَا اَبُوْمَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(کنیت) (نام)

یہ حضرت بدر کے ہی رہنے والے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے ۴۲ھ مین وفات پائی

سَیِّدُنَا اَبُوْفُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور شہید ہوے

سنہ ۳۷ مین =

سَیِّدُنَا اَبُوبُرْدَةُ هَانِي بْنُ نِيَارِ الْبَلَوِيُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

ان حضرت نے عقبۂ ثانیہ مین بیعت کی تہی بدر و جمیع غزوات مین شریک تھے بروز فتح مکہ علم نبی حارثہ کا ان کے ہاتھہ مین تہا حضرت علی کے ساتھ جملہ لڑائیون مین تھے اول امارت معاویہ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُو سِنَانِ بْنُ مُحْصِنِ الْاَسَدِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت بہائی حضرت عکاشہ کے تھے یہ دونون بہائی اور سنان بیٹے ابی سنان کے سب شرکاے بدر تھے بیعت رضوان نیچے درخت کے اول انکے بیٹے سنان اور انہون نے کی تہی =

سَیِّدُنَا اَبُو دَاؤدِ الْاَنْصَارِیُّ الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

حضرت ابو داؤد کا نام عمر و اور عمیر بن مالک کہا گیا ہے یہ حضرت بدر و احد مین شریک تہے یہ حضرت فرماتے تہے کہ ایک مشرک کے پیچہے غزوہ بدر مین تلوار مارنے کا ارادہ کیا قبل اس سے کہ میری تلوار اوسکے سر تک پہنچے سر اوسکا کٹ کر گر پڑا پس پہچانا کہ کسی اور نے قتل کیا ملائکہ نے قتل کیا تہا =

سَیِّدُنَا اَبُو سَلَمَةَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ الْقُرَشِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی برّہ کے بیٹے تھے ثوبیہ لونڈی ابولہب کا دودہ انہون نے بہی پیا تہا مع اپنی زوجہ ام سلمہ کے حبشہ کو سبسے اول ہجرت کی تھی دس کے بعد گیارہوین یہ تھے جو ایمان لائے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے غزوہ احد مین زخمی ہوے تھے زخم بھر آیا تہا پہر ٹوٹ گیا تیسری جمادی الثانی ۳ھ کو وفات پائی بوقت موت دعا کی تہی یا اللہ میرے پیچہے میرے اہل مین خیر دے یہ دعا قبول ہوئی حضرت ام سلمہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ام المومنین ہوئین اور پرورش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی اولاد عمرو اور سلمہ اور زینب کی ــ

سَیِّدُنَا اَبُوْسَبْرَۃَ الْقُرَشِیُّ الْعَامِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت ابو سلمہ کے بہائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی برّہ کے بیٹے تھے غزوہ بدر و احد و جمیع غزوات مین شریک تھے خلافت حضرت عثمان مین وفات پائی ــ

سَیِّدُنَا اَبُوْشَیْخِ بْنُ اَبِیْ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے واقعہ بیر معونہ مین صفر ۴ھ ہجری منجملہ ۷۰ صحابہ کے شہید ہوے ذکر مفصل حال کعب حرف کاف مین لکھا ہے ــ

سَیِّدُنَا اَبُو ضَبَّاحِ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے غزوہ خیبر میں سنہ میں شہید ہوئے

سَیِّدُنَا اَبُو الْحَارِثِ بْنُ قَیْسِ بْنِ خَلْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے

سَیِّدُنَا اَبُو الْحَبَّۃِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کے نام میں ابی حنۃ بالنون بھی کہا گیا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے

سَیِّدُنَا اَبُو الْھَیْثَمِ مَالِکُ بْنُ التَّیِّھَانِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اسی لڑائی میں ۳۷ھ میں شہید ہوئے

سَیِّدُنَا اَبُو الْیُسْرِ کَعْبُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے انہوں نے غزوہ بدر میں تیرہ علم مشرکین کا ابی عزیز بن عمر کے ہاتھ سے چھین لیا تھا عباس کو انہوں نے گرفتار کیا تھا حالانکہ یہ کوتاہ قد اور عباس قد آور تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد کی تیری گرفتاری عباس میں فرشتہ کریم نے حضرت جنگ صفین میں حضرت علی کے

ساتھ تھے ۳۰ھ مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوْ زَیْدِ الْقَارِیُ قَیْسُ بْنُ السَّکَنِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کنیت صفت نام

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے انہون نے حیات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین قرآن شریف جمع کیا تھا ۱۶ھ مین جہاد فاد سیہ ایران پر خلافت حضرت عمرؓ مین شہید ہوئے =

سَیِّدُنَا اَبُوْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ حضرت اور انکے بیٹے مرثد شریک اسے بدر تھے مرثد واقعہ رجیع مین شہید ہوئے تھے یہ حضرت جمیع غزوات مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ۱۲ھ ہجریہ مین خلافت حضرت ابوبکر مین وفات پائی =

سَیِّدُنَا اَبُوْ شَرَّاکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ان حضرت کا نام اصحاب بدر مین صاحب سیف النصر نے لکھا ہے کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین نہین پایا گیا =

باب خیر

تمت

طریق الاستعانت باسماء اھل البدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی الْھَاشِمِیِّ الْمُطَّلِبِیِّ الْمَكِّیِّ الْمُھَاجِرِ الْمَدَنِیِّ خَیْرِ الْوَرٰی نُوْرِ الْھُدٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَبِیْ قُحَافَةَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیِّ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ الْھَاشِمِیِّ الْمُطَّلِبِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْاَلِفِ

وَبِسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُكَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ وَرَقَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَنَسَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفُ الْبَاءِ

وَسَیِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

وَسَیِّدِنَا بُجَیْرِ بْنِ اَبِی الْبُجَیْرِ الْجُھَنِیِّ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا بَسْبَسَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا بَشِیْرِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ التَّاءِ الْمُثَنَّاۃِ

وَسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجِذْعِ الَّذِیْ ھُوَ ثَعْلَبَۃُ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ھَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ عَنَمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرِو الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِیْمِ

وَبِسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا جُبَیْرِ بْنِ اِیَاسِ الْاَنْصَارِیِّ الزُّرَقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا جَبْرِ بْنِ عَتِیْکِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْحَاءِ

وَبِسَیِّدِنَا سَیِّدِ الشُّھَدَاءِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْھَاشِمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا حَبِیْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَوْلَی الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا حُرَیْثِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ وَھُوَ ابْنُ سُرَاقَۃَ

شہید بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارثہ بن حمیر الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارثہ بن النعمان النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن اوس الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن انس بن رافع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن الصمۃ بن عمرو بن عتیک الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن النعمان القیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن خزمۃ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن حاطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حارث بن عرفجۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حاطب بن عمرو بن عتیک الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حاطب بن عمرو بن عبد الشمس العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا الحکم بن عمرو الثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا الحصین بن حارث المطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا حباب بن المنذر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَسَیِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانِ النَّجَّارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ

وَسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ الْیَسَافِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ اَرَتِّ الْخُزَاعِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰی عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الْعَجْلَانِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَیْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا خُلَیْدَۃَ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدُنَا خَلِیفَۃُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا خُنَیْسُ بْنُ حُذَیْفَۃَ السَّہْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا خَوْلِیُّ بْنُ اَبِی خَوْلِیِّ الْعِجْلِیُّ الْجُعْفِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ

وَسَیِّدُنَا ذَکْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا ذُو الشِّمَالَیْنِ الْخُزَاعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُہْمَلَۃِ

وَسَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رِفَاعَۃُ بْنُ حَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رَبِیْعَۃُ بْنُ اَکْثَمَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رَبِیْعُ بْنُ اِیَاسِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رِبْعِیُّ بْنُ اَبِی رَافِعِ الْعِجْلَانِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَسَیِّدُنَا رَافِعُ بْنُ مَالِکِ الْاَنْصَارِیُّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُنْجُدَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا رُخَیْلَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمُعْجَمَۃِ

وَبِسَیِّدِنَا الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ خَطَّابِ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ الْکَلْبِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ اَسْلَمِ الْعَجْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الدَّثِنَۃِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ عَاصِمِ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ وَدِیْعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْمُزَیْنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا زَاھِرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ السِّیْنِ الْمُھْمَلَۃِ

وَسَیِّدِنَا سَالِمِ بْنِ مَعْقِلٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سُبَیْعِ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَهْلِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ سَلَامَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ اَسْلَمَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سَلِیْطِ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ کَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَوَّادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَوَّادِ بْنِ رَزِيْنٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْبِطِ بْنِ سَعْدٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ

وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ

وَسَيِّدِنَا صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ الرُّوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ

وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا ضَمْرَةَ بْنِ عَمْرٍو حَلِيْفِ لِبَنِيْ طَرِيْفٍ مِّنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

وَسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خَنْسَاءَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ

وَسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ مُخَلَّدِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ اُمَيَّةَ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَلَمَةَ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ قَيْسِ الْعَوْفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ بِشْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ عَيْشَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جُبَیْرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحُمَیْرِ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ طَارِقِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ کَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَظْعُوْنِ الْجُمَحِیِّ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَامِرِ الْبَلَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَیْرِ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وسیدنا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن الجد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن جحش القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن سہل القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عبد مناف الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن قیس بن صخر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن قیس بن خالد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن مخرمۃ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عرفطۃ الخزرجی الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبد ربہ بن حق الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبد الرحمٰن بن عوف الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبد الرحمٰن بن کعب المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وسیدنا عبد الرحمٰن بن سہل الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِ یَالِیْلِ بْنِ نَاشِبِ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ الْمَازِنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَتِیْكِ بْنِ التَّیِّھَانِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَدِیِّ بْنِ الزَّغْبَاءِ حَلِیْفِ بَنِی النَّجَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُبَیْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ اَوْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْحُصَیْنِ بْنِ وَبَرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْاَشْجَعِ النَّجَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهَبِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهَبِ بْنِ كَلَدَةَ الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُكَاشَةَ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ الْمُهَاجِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيفِ بَنِي عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْيَمَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِي سَرْحٍ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ السَّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَمْمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصِ الْقُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عُبَادَۃَ بْنِ حَسْحَاسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عَنْتَرَۃَ حَلِیْفِ بَنِیْ سَوَادِ السَّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عَوْفِ بْنِ عَفْرَاءَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عُوَیْمِ بْنِ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا عِیَاضِ بْنِ زُهَیْرِ الْقُرَشِیِّ الْفِهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ بَدْرٍ بِحَرْفِ الْغَیْنِ الْمُعْجَمَۃِ

وَبِسَیِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَوْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَصْحَابُ بَدْرٍ بِحَرْفِ الْفَاءِ

وَبِسَیِّدِنَا فَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا الفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْقَافِ

وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُخَلَّدٍ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُحْصَنٍ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْكَافِ

وَبِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْمِيْمِ

وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اَبِيْ خَوْلِيٍّ الْعِجْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْشِمِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُجَذَّرِ بْنِ زِيَادٍ حَلِيْفِ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَرْثَدِ بْنِ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُظَهِّرِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَمَّرِ بْنِ الْحَارِثِ الْجُمَحِيِّ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ وَهْبِ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مُلَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مِهْجَعِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفُ النُّوْنِ

وَبِسَيِّدِنَا نَحَّاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا نَضْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي خَزْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا نُعَيْمَانِ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْوَاوِ

وَبِسَيِّدِنَا وَدِيْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّمِيْمِيِّ الْيَرْبُوْعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا وَرَقَةَ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْهَاءِ

وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْيَاءِ التَّحْتَانِيَّةِ

وبسیدنا یزید بن الحارث الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا یزید بن المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا یزید بن رقیش القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصحاب الکُنیۃ

وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی لبابۃ رفاعۃ بن عبد المنذر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی طلحۃ زید بن سہل الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی اسید مالک بن ربیعۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی عبس عبد الرحمٰن بن جبر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی دجانۃ سماک بن خرشۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی عقیل عبد الرحمٰن عدو الاوثان بن عبد اللہ

الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی سلیط اسیرۃ بن عمرو الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی مخشی سوید بن مخشی الطائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وبسیدنا ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الْحَمْرَاءِ مَوْلٰی اٰلِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ كَبْشَةَ سَلِیْمِ الدَّوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ خُزَیْمَةَ بْنِ اَوْسِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ مُلَیْلِ الضَّبْعِیِّ بْنِ الْاَزْعَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الْمُنْذِرِ یَزِیْدَ بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ نَمْلَةَ عَمَّارِ بْنِ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِی الْاَعْوَرِ كَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِیِّ الْقُرَشِیِّ اَمِیْنِ الْاُمَّةِ

ذِی الْوَفَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ بُرْدَةَ هَانِئِ بْنِ نِیَارِ الْبَلَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ سِنَانِ بْنِ مُحْصِنِ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي دَاؤُدَ الْاَنْصَارِيِّ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي سَبْرَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي شَيْخِ بْنِ اَبِي ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي ضَيَّاحِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَارِثِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُخَلَّدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَبَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْهَيْثَمِ مَالِكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْيُسْرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي زَيْدِ الْقَارِيِّ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

کنیت صفت نام

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِي شَرَاكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَلدُّعَاءُ الْجَامِعَةُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ بردبار بخشش کرنیوالے کے پاک ہے اللہ پروردگار عرش

۵ نماز حاجت میں یہی دعا پڑھے یعنی جس کسی کو کوئی حاجت ہو پس چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑھے دو رکعت نماز اور بعد سلام ثنا اللہ کی کرے اور درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور حاکم نے یہ حدیث عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے ۱۲ حصن حصین

الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ

بڑے کا سب تعریف اللہ کیواسطے ہے جو پروردگار ہے تمام جہان کا مین مانگتا ہون تجھ سے ذریعے تیری رحمت کے اور وسیلے

مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ

تیری بخشش کے اور بچنا ہرایک گناہ سے اور حاصل کرنا ہرایک نیکی سے اور محفوظ رہنا

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا

ہرگناہ سے مت چھوڑ تو میرا کوئی گناہ مگر بخشدے اوسکو اور نہ کوئی رنج مگر دور کرا وسکو اور نہ

كَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا

کوئی تکلیف مگر کھودے اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر ادا کردے اوسکو اور نہ کوئی حاجت جو تیری مرضی ہو

اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

مگر روا کر اوسکو اسے بڑے رحم کرنیوالے رحم کرنیوالون کے اور رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالے

عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اوپر بہترین خلق اپنے محمدؐ اور اونکی آل اور اصحاب سب پر

براے دفع ہم وحزن

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ

یا اللہ بیشک مین تیرا بندہ ہون اور بیٹا تیرے بندے اور تیری لونڈی کا تقدیر میری

بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ

تیرے ہاتھ میں ہے نافذ و جاری مجھ میں حکم تیرا ہے انصاف میرے حق میں تیرا ہی حکم ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں بوسیلہ ہر ایک

اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ

نام کے جو تیرا ہے جو تو نے خود اپنا وہ نام رکھا ہے یا جو نام تو نے اوتارا ہی اپنی کتاب قرآن میں یا

عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ

جو نام سکھایا ہی تو نے کسیکو اپنی مخلوق میں سے یا جو نام مقبول کیا ہی تو نے علم غیب میں

عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ رَبِيعَ قَلْبِي

اپنے نزدیک یہ کہ کرتو قرآن بڑے کو تسکین دل میرے کی

وَنُورَ بَصَرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي ۞

اور چمک بینائی میری کی اور دور ہونا غم میرے کا اور جاتا رہنا رنج و فکر میرے کا

ادعیہ اداے قرض

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي

یا اللہ کفایت کر مجھکو اپنے حلال سے بچا کر حرام اپنے سے اور بے پروا کر مجھکو

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞

بوجہ اپنے فضل کے غیر اپنے سے ۔

بعد نماز جمعہ ... بار اول آخر درود ... ادائے دین ... مجرب ہے

دیگر

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ

اے اللہ دور کرنیوالے رنج کے کھولنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا مضطرون کے

رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ

مہربان دنیا کے رحم کرنیوالے اسکے تو ہی رحم کریگا مجھپر پس رحم کر مجھپر ایسا رحم کہ بے پرواکردے

بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ

بوجہ اپنی رحمت کے رحم ماسوا اپنے سے یا اللہ مالک ملک کے دیتاہے تو ملک

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ

جسکو چاہتاہے تو اور چھین لیتاہے تو ملک جس سے چاہتاہے تو اور عزت دیتاہے تو جسکو چاہتاہے اور ذلت دیتاہے تو

مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

جسکو چاہتاہے تیرے ہی ہاتھ مین ہے خیر بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھتاہے

رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ

مہربان دنیا اور آخرت کے دیتاہے تو دنیا اور آخرت جسکو چاہتاہے تو رحم کر مجھپر

رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ ۵

ایسی رحمت جو بے پرواکردے مہربانی ماسوا تیرے سے

دعاء شفائے مرض

برائے دفع تپ

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ؕ

ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ کو دقنے والی سے اور برائی گرمی دوزخ سے

برائے دیگر امراض مریض کے سر پر ہاتھ پھیر کر پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِہٖ وَاَنْتَ

یا اللہ دور کر شدت مرض کو اے پروردگار آدمیون کے شفا دے اوسکو اور تو ہی ہے

الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سُقْمًا ؕ[۱]

شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا جو نہ چھوڑے بیماری کو

دیگر

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ

ساتھ نام اللہ کے عمل پڑہتا ہون تجھپر ہر شے سے جو ایذا دے تجکو اور برائی

کُلِّ شَیْءٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ[۲]

ہر شے سے یا نظر بد حاسد سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ کے عمل پڑہتا ہون تجھپر

دعا اوس وقت کی جب خوف کسی حاکم یا ظالم کا ہو

[۱] یہ بانتک دعا صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اور نسائی میں روایت حضرت عائشہؓ سے ہے ۱۲

[۲] یہ دعا صحیح مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں ابو سعید کی روایت سے ہے حصن حصین

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بڑا غالب ہے اپنی تمام خلق سے اللہ بڑا غالب ہے جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اور

اَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ

ترددکرتا ہوں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اوسکے روکنے والا آسمان کا ہے

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَ

اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اوسکے حکم سے شر بندہ تیرے فلانے اور

جُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ

اوسکے لشکر اور اوسکے تابع داروں اور گروہوں سے قسم جن اور آدمی سے یا اللہ ہو تو میرا

جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ٥ تین مرتبہ

نگاہبان شر اونکے سے بزرگ ہے ثنا تیری اور غالب ہے پناہ تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

واسطے ترقی ہر قسم کے

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا

یا اللہ زیادہ کر ہمکو اور مت کم کر ہمکو اور معزز کر ہمکو اور مت ذلیل کر ہمکو اور عطا فرما ہمکو اور مت محروم کر ہمکو

وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا عَنْكَ وَارْضَ عَنَّا ط

اور قبول کر ہمکو اور مت متاثر کر ہمکو اور راضی کر ہمکو اپنے سے اور راضی ہو ہم سے

استغاثہ مشہور جو امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا مَنْ يَرَىٰ مَا فِي الضَّمِيرِ وَيَسْمَعُ
اے وہ کہ دیکھتا ہے جو کچھ کہ دل میں ہے اور سنتا ہے

أَنْتَ الْمُعَدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ
تو ہی امید گاہ ہے ہر اس امر کے واسطے جسکی امید کیجاوے

يَا مَنْ يُرَجَّىٰ لِلشَّدَائِدِ كُلِّهَا
اے وہ کہ جس سے امید کیجاوے واسطے دفع تمام سختیوں کے

يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُشْتَكَىٰ وَالْمَفْزَعُ
اے وہ جسکی طرف ہے بیان مصیبت اور زاری

يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهِ فِي قَوْلِ كُنْ
اے وہ کہ خزانے اسکے رزق کے ایک لفظ کن میں ہیں

اُمْنُنْ فَإِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ
احسان کر پس تحقیق نیکی تیری تیرے پاس بہت ہے

مَا لِي سِوَىٰ فَقْرِي إِلَيْكَ وَسِيلَةٌ
نہیں مجکو سوا اپنی محتاجی کے تیری طرف اور کوئی وسیلہ

فَبِالْافْتِقَارِ إِلَيْكَ فَقْرِي أَدْفَعُ
پس بوجہ تیری طرف اپنی محتاجی ظاہر کرنیکے اپنا فقر دور کرتا ہوں

مَا لِي سِوَىٰ قَرْعِي لِبَابِكَ حِيلَةٌ
نہیں مجکو سوا تیرے دروازے کھٹکانے کے کوئی حیلہ

فَلَئِنْ طُرِدْتُ فَأَيَّ بَابٍ أَقْرَعُ
پس اگر دھتکارا گیا پہر کونسا دروازہ کھٹکاؤں

وَمَنِ الَّذِي أَدْعُو وَأَهْتِفُ بِاسْمِهِ
اور کون ہے جسکو پکاروں اور جپوں اسکا نام

إِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيرِكَ يُمْنَعُ
اگر تیرا فضل تیرے فقیر سے روکا جاوے

حاشا لمجدك ان تقنط عاصيا — الفضل اجزل والمواهب اوسع

بعید ہے تیری بزرگی سے یہ کہ نا امید کرے گنہگار کو — تیری نیکی نہایت برتر ہے اور بخششیں نہایت وسیع ہیں

بالذل قد وافيت بابك عالما — ان التذلل عند بابك انفع

ذلیل ہو کر تحقیق کھڑا ہوں تیرے دروازے پر اور جانتا ہوں — بیشک ذلت کے ساتھ تیرے دروازے پر آنا بہت نافع ہے

وجعلت معتمدي عليك توكلا — وبسطت كفي سائلا اتضرع

اور کرتا ہوں اپنا ذریعہ تجھپر بھروسہ کرتا — اور پھیلاتا ہوں اپنا دست سوال و زاری کرتا ہوں

فبحق من احببته وبعثته — واجبت دعوة من به يستشفع

پس بحق اوسکے جسکو تو محبوب سمجھتا ہے اور جسکو تونے مبعوث کیا — اور قبول کرتا ہے دعا اوس شخص کی جو اونکو شفیع لاتا ہے

اجعل لنا من كل ضيق مخرجا — والطف بنا يا من اليه المرجع

کردے ہمارا ہر تنگی سے نکاس — مہربانی کر ہم پر اے وہ کہ جسکی طرف ہے لوٹنا

ثم الصلوة على النبي واله — خير الخلائق شافع ومشفع

پھر درود نبی کریم اور اونکی آل پر — جو بہترین خلق کے ہیں شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے

تمام شد

تقریظ من تصنیف مهر سپهر علوم صوری و معنوی ملک الشعرا شیرین گفتار عالی خاندان والا تبار رشک انوری و طالب ارشد تلامذه حضرت غالب جناب مولانا مولوی غلام بسم اللہ صاحب المتخلص به بسمل محمدی حنفی نقشبندی مجددی مظهری بریلوی سلمه ربه القوی

سرور سینه و جان برادر
سهی قد سرو بستان برادر

نه تنها افتخار خاندان شد
رئیس قوم و فخر یکجهان شد

نگویم نازش هندوستان ست
بعلم و فضل یکتای جهان ست

بگیتی مسند آرای حکومت
بعقبی نائب سرخیل امت

مورخ خوش بیان راوی اخبار
سراپا مخزن اخبار و آثار

محیط موج زن در علم منقول
نهنگ قلزم مواج معقول

امین و حامی دین محمد
فدای دین و آئین محمد

ز علم دین لبالب سینهٔ او
همین نقد و همین گنجینهٔ او

کلامش سحر و خود جادو زبانی
غلط گفتم غلط معجز بیانی

نوشته در سیر دلکش کتابی
نموده از کتبها انتخابی

ز کلک درفشان چون سلک گوهر | رقم زد حال اصحاب پیمبر
مسلسل همچو زلف ماهرویان | نوشته از مداد مشک افشان
بیاض روی حوران سمن بو | گرفته دام بهر کاغذ او
تعالی شانه آن نور دیده | رگ جانم پی مسطر کشیده
نگویم هست این ام الکتابی | مگر گویم کتابی لاجوابی
ید بیضا اگر بین السطور ست | سواد سطر او گیسوی حور ست
بیاضش قبله گاه مهر تابان | سوادش جعد نے زلف پریشان
بیاضش سجده گاه ماه انور | سوادش خال خوبان سمن بر
بیاضش مطلع انوار بیجد | سواد او سواد سنگ اسود
بیاضش روز روشن غیرت بدر | سوادش شب ولیکن لیلة القدر
بیاضش نور ایمان جلوهٔ طور | سوادش توتیای دیدهٔ حور
بیاضش سینهٔ پر نور ابرار | سوادش نافهٔ آهوی تاتار
بیاض او ضیای شمع کافور | سواد او سویدای دل حور
بیاضش لمعهٔ مصباح بی دود | سواد او نگاه سرمه آلود
بیاض او جبین مه جبینان | سوادش قرة العین حسینان

بیاض او بیاض گردن حور | سواد او سواد سرمهٔ طور

بیاضش اختری از اختر من | سوادش نقطهٔ از دفتر من

بیاضش موج نور سلک گوهر | تعالی شانه الله اکبر

سواد خط او خط پری زاد | برائے طائر دل دام صیاد

ستودم لیک وصفش حسب دلخواه | نیامد راست در تحریر بالله

بحمد الله برآورد آرزوها | ندارد در جهان امروز همتا

عجب نبود چنان بر خود ببالم | نگنجم در زمین و آسمان هم

چه سازم شکر این انعام بیحد | که پیدا شد چنین فخر اب و جد

خداوندا کریما کارسازا | رحیم و مهربان عاجزنوازا

عزیزم را همی گویم که آن ده | شوم قربان تو آن ده که آن به

تاریخ تالیف کتاب

ولہ

گرد تالیف کتاب مرغوب | طالب خالق و مطلوب جهان

واله سید و آل و اصحاب | عاشق صادق و محبوب جهان

سال تاریخ ز دل پرسیدم | گفت بے ساختہ مرغوب جهان

۱۳۰ ھ

تاریخ آغاز طبع کتاب

وله

چو شد این نسخهٔ دلچسپ مطبوع — بگوای همنشین تاریخ محمود

سن آغاز بی وقت بر آید — شود آسان چنین تاریخ محمود

نهاد انگشت فوراً بر ردیفے — بگفتا هست این تاریخ محمود

تاریخ اتمام طبع کتاب

وله

چه خوش گفتی دلا تاریخ محمود — بگو خوشتر ازین تاریخ دلچسپ

نگو گفتی نکوتر باز خواهم — کلام دلنشین تاریخ دلچسپ

چو حرف دلنشین بر صفحهٔ دل — شود نقش نگین تاریخ دلچسپ

کند تسخیر جان نکته سنجان — چو روی مه جبین تاریخ دلچسپ

بگوید نکته چین احسنت بی قصد — شود سحر آفرین تاریخ دلچسپ

نگوید تا قیامت باز ین کس — بجز روح الامین تاریخ دلچسپ

سن اتمام زان بیکه بر آید — بود اید ل چنین تاریخ دلچسپ

روان شد بر فلک فکر فلک سیر — که آرد بر زمین تاریخ دلچسپ

سروش غیب بسمل بے محابا	بگفتا از کمسین تاریخ دلچسپ ۱۳۱۰ھ

خاتمہ کتاب مستطاب موسوم بذکر یا حوال اصحاب البدر

از کریم الدین حسن صاحب ملازم عدالت ججی آگرہ

ز لاف حمد و نعت اولی است بر خاک اوفتادن	سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

بعد اسکے وہ تتمہ اران اصحاب رسول مقبول کو تو تائید دہر و رزان ارباب قبول کو مژدہ سعادت جاوید آشنایان کو بشارت ہے منتظروں کو اشارت کہ ان ایام میمنت انجام میں یہ کتاب نظارت بخش دیدۂ اولوالالباب مکرر یہ حلاوت ایمانی پیرایہ مذاق روحانی شایان منزلت و قابل قدر موسوم باسم تاریخی ذکر یا حوال اصحاب البدر تالیف لطیف حضرت سراپا خیر و برکت فارس میادین اصناف فنون عارج معارج علوم و فنون عزت افزای بزرگی بزرگی بخش سترگی ملجا اقاصی و ادانی قبلۂ آمال و امانی منبع انوار محامد و مناقب سیدی و مولائی مولوی محمد فدا حسین صاحب مصنف دام اللہ ظلہ العالی الی ممر الایام واللیالی مطبع فیض منبع اعجاز محمدی آگرہ میں طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مقبول خواطر ارباب صدق و یقین ہوئی۔ شعر

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست	آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

سبحان اللہ یہ وہ کتاب ہے جسکی شوق میں دل بیتاب ہے اصحاب بدر کا ترجمۃ الحال ہے ستائش اسکی بالاتر از خیال ہے فی الواقع یہ نامہ لائق دید و قابل شنید ہے حق تو یہ ہے کہ سامعہ کا نور اور باصرہ کی عید ہے خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے اسکے پڑھنے سننے والوں کو بہبودی دارین کرامت فرمائے اور مؤلف

عالیقدر کو مدارج علیائی دارین پر پہنچائے بحرمۃ النون والصاد ویلین و عا از من و از جملہ جہان آمین باد

قطعہ تاریخ منہ

یہ رسالہ ہے دید کے قابل
شک نہین اس مین کچھ کلام نہین

جملہ اصحاب بدر کا احوال
ہو گیا اس سے صاف ذہن نشین

خالق انس و جان مؤلف کو
دے جزائے جمیل و اجر بہین

مصرع سال طبع ہے یہ کریم
ذکر اصحاب بدر زبدۂ دین

قطعہ تاریخ آغاز طبع از نتائج فکر جناب نواب اشار تعلیخان صاحب رئیس ٹہرہ متخلص بہ صدق ۱۳۱۰

نسخۂ در وصف اصحاب کبار
کرد چون تالیف والا منزلت

از پئے تاریخ صدق نکتہ سنج
ہان بگو شمع رواق منقبت
۱۳۰۹ھ

ولہ

بہترین مجموعۂ صدق و صفا
مظہر اذکار اصحاب عزا

صدق نکتہ سنج تاریخش بگو
بس ہمین گلدستۂ طاق ثنا
۱۳۱۰

قطعہ تاریخ منشی عبدالعزیز صاحب متخلص بہ ضیا ساکن قصبہ مارہرہ

مولوی و منصف و بحر علوم
کرد تالیفی کتابی بہر قدر

ماہ سالش ز آسمان فکر تافت
طبع گشتہ قصۂ اصحاب بدر
۱۳۰۹ھ

ایضاً

جب ہوئی مطبوع پرشن کتاب — فکر مین تاریخ کی مجھکو ہوئی
تھا رجال الغیب سے امداد جو — بیخودی سی گونہ مجھپہ چھا گئی
دیکھتا کیا ہون کہ باشان و شکوہ — کہہ رہا ہے ایک مرد اجنبی
اے ضیا کہیے ز روے انبساط — ذکر اصحاب کبار احمدی ١٣٠٩

قطعہ تاریخ طبع کتاب از مولوی سید محمد جمیل احمد صاحب جمیل مودودی نقوی سہسوانی ملازم ریاست بھوپال

ہوئی مطبوع بیمثال کتاب — سچ ہے شایان صد قدر ہے یہ
لکھو تاریخ طبع اسکی جمیل — چیدہ حال غزاۃ بدر ہے یہ

قطعہ تاریخ نبی داد خانصاحب متخلص بفنا ساکن قصبہ مارہرہ شریف

فدا حسین کو کیا علم حق نے بخشا ہے — جہان مین اونکا نہین کوئی مثل اور نظیر
لکھی بحال صحابہ جو اک کتاب جدید — تو فکر سال مین سب ہوگئے صغیر و کبیر
بغور و خوض فنا نے پے سن ہجری — کہا نفیس کیا حال بدریہ تحریر ١٣٠٩

قطعہ تاریخ طبع از سید نقوی میر مومن حسین صاحب صفی امروہی

ذا موضح احوال بدر انما — طبعه کالشمس الضحی تبیانه
ارخته من تودیم منجبا — ابضیٔ بدر اطبعه لمعانه ١٣١٠

صحت نامہ کتاب ذکر باحوال اصحاب البدر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷		کی کیں	کے کہے
۱۵	۱۲	فصدا کیا	فصد کیا
۱۱	۳	ابو سفیان بن بن حسن بن حرب)	ابو سفیان بن حسن بن حرب)
۱۴	۱۵		
۳۶	۱۰		
۳۷	۱و۲و۶		
۳۹	۱۲		
۴۴	۴		
۵۱	۳		
۵۴	۱۱		
۱۵	۷	بن رمح	بن ربیع
۱۷	۸	تہم	تیم
۱۸	۱۵	خالد بن سوید	خالد و عروہ بن سوید
"	"	کہا گیا ہے	لکھا گیا ہے
۲۰	۱و۵	حدبیہ	حدیبیہ
۲۳	۱۲	اوبہت	اور بہت
۳۳	۸	قنبلیہ	قبلیہ
۴۰	۱۴	ابی جبل	ابی جہل
"	۱۵	قہری	فہری
۴۲	۱۲	اُدھَم	اَدہَم
۴۴	۳	حضرت بلال نے	حضرت بلالؓ نے
"	"	پھوپی	چچا کی بیٹی
۴۷	۵	غیض	غیظ
۶۲	حاشیہ ۲	بھاگ جاؤ	بدرروہو کر بھاگ جاؤ
۶۳	۲	آیتیں	اصلی
"	۱۳	اللِّسانِ	اَللِّسَانُ
"	۱۴	خطاؤں زبان سے	خطاؤں سے ہے
		جھوٹ بولنا ہے	زبان جھوٹی
۶۴	۲	شک کرنا	فریب و دغا کرنا
"	۷	مالَ الیتیم	مالِ الیتیم
۶۵	۳	یَغفِرلَہٗ	یُغفَرلَہٗ
۷۱	۱۰	کے بولایا	کے جب بولایا
۷۲	۷	کُنتِ	کُنتَ
۷۵	۱	ہے عمرو	ہے کہ عمرو
۸۸	۶	۲۷ ذی الحجہ	۲۸ ذی الحجہ
۸۹	۶	کعب	ابی بن کعب
۹۰	۱۱	الانصاریؒ	الانصاریؓ
۹۲	۴	نے بمقابلہ مسیلمہ	نے مسیلمہ
"	۹	اصحابِ	اصحابُ
"	۱۰	بَکرِ	بُکرُ
۹۵	۸	[illegible]	[illegible]
۹۶	۲	[illegible]	[illegible]
۹۸	۴	ثعلبۃِ بن حاطب	ثعلبۃُ بن حاطبؓ
"	۱۱	مادسہ	قادسیہ
"	۱۵	امام حسین	امام حسین کے
"	"	اس نے ابو عبیدہ	انہیں ابو عبیدہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۹	رَبیع	رُبَیع
۱۰۶	۱۴	عرفجةِ	عرفجةَ
۱۰۹	۳	مُضرع	مَصْرع
〃	۴	ظاہر کرتا	ظاہر کرتا ہوں
۱۱۰	۱۴	عتبۃ بن غزوانٍ	عُتبَۃ بن غزوانَ
۱۱۱	۸	بن الکبیر	بنُ البکیرِ
۱۱۶	۱۲	رَبعیؓ	رِبعیؓ
۱۱۷	۴	عبدةِ	عَبْدةَ
〃	۱۲	ثعلبةِ	ثعلبةَ
۱۲۰	۱	حارثةِ	حارثةَ
۱۲۱	نیچے سے سطر ۱۱ کے		یہ حضرت واقعہ رجیع صفر ۴ھ میں قید ہو کر قریش کے ہاتھ بیچے گئے بعد کو شہید کئے گئے
〃	۱۲	نام زید بن دثنہ نہیں بلکہ نام زید بن عاصم	نام زید بن عاصم
〃	۱۳	الانصاری ہے	الانصاری ہی ٹھیک ہے
۱۲۴	۶	عثمانٍ	عثمانَ
۱۲۶	۶	خولةِ	خولةَ
〃	۸	خیثمةِ	خَیثمةَ
۱۲۸	۳	عبادةِ	عبادةَ
〃	۴	۱۵ھ	۱۶ھ
〃	۶	عثمانٍ	عثمانَ
۱۲۹	۴	بلتعةِ	بلتعةَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۱۱	لہاو	کہاو
۱۳۱	۲	سلامةِ	سلامةَ
۱۳۲	۱	شوال	رمضان
〃	۲	الانصاریؓ	الانصاریؓ
۱۳۳	۵	غزیةِ	غزیّةَ
۱۳۴	۴	بہیجتا ہوں	بھیجتا ہوں
۱۳۶	۲	کے ساتھ شریک	کے شریک
۱۳۷	۱۴	امیةِ	امیةَ
۱۳۸	۶	حارثةِ	حارثةَ
〃	۸	حلیفِ	حلیفُ
۱۳۹	۹	طلحة الیفیاض	طلحة الفیاض
۱۴۰	۱۴	ربیعةِ	ربیعةَ
۱۴۱	۲	فهیرةِ	فهیرةَ
۱۴۴	۹	عیشةِ	عیشةَ
۱۴۵	۱۲	ثعلبةِ	ثعلبةَ
〃	۱۳	بن عمرو	بن عمیر
۱۴۶	۸	رواحةِ	رواحةَ
۱۴۷	۱۳	الجمحی	الجمحیؓ
۱۵۰	۳	خیثمةِ	خیثمةَ
〃	۱۰	سَلمةِ	سَلمةَ
۱۵۲	۱۱	مخرمةِ	مخرمةَ
۱۵۳	۲	عرفطةِ	عرفطةَ
۱۵۴	حاشیہ سطر ۱	ذ خنرج	ذ خزرج
〃	حاشیہ سطر ۵	وہ خنرکہ	وہ چیزکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۵	۸	غزوانٍ	غزوانَ
۱۵۷	۱	حلیفٍ	حلیفُ
۱۵۸	۱۰	وبرةٍ	وبرةَ
"	۱۵	نویرةٍ	نویرةَ
۱۵۹	۲	ربیعةٍ	ربیعةَ
"	۴	کلدةٍ	کلدةَ
"	۱۴	ربیعةٍ	ربیعةَ
۱۶۰	۱	عثمانٍ	عثمانَ
۱۶۲	۱	حلیفٍ	حلیفُ
"	۹	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
"	۱۱	سراقةٍ	سراقةَ
۱۶۳	۹	عنمةٍ	عنمةَ
"	۱۴	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
۱۶۴	۱۵	عنترةَ	عنترةُ
۱۶۵	۵	ساعدةٍ	ساعدةَ
۱۶۸	۵	صعصعةٍ	صعصعةَ
۱۷۰	۵	قدامةٍ	قدامةَ
"	۱۲	امیةٍ	امیّةَ
۱۷۱	۵	نمیلةٍ	نمیلةَ
"	۱۰	الانصاری	الانصار
۱۷۲	۱۲	مسلمةٍ	مسلمةَ
۱۷۴	۳	والیعفوا والیصفحوا	وَلْیَعْفُوا وَلْیَصْفَحُوا
۱۷۶	۱	خلدةٍ	خلدةَ
۱۷۶	۳	ربیعةٍ	ربیعةَ
۱۷۷	۶	حضرت نے	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
۱۷۹	۱۰	طاعون	طاعون
۱۸۱	۸	عبادةٍ	عبادةَ
۱۸۳	۱	وبرةٍ	وبرةَ
"	۱۱	قدامِةَ	قدامةَ
۱۸۴	۱۳،۱۴	ثعلبةٍ	ثعلبةَ
۱۸۵	۴	خزمةٍ	خزمةَ
۱۸۸	۱	امیةٍ	امیّةَ
"	۱۰	اَلْمُنْذِرِ	اُلْمُنْذِرِ
۱۸۹	۸	عنبةٍ	عنبةَ
"	۱۳	رفاعةَ	رفاعةُ
۱۹۳	۶	عبدالرحمن عدوّ	عبدالرحمٰن عدوٌ
		الاوثان بنِ	الاوثانِ بنُ
"	۱۰	بنِ	بنُ
"	۱۳	بنِ	بنُ
۱۹۴	۱۲	حارثِ بنِ	حارثُ بنُ
۱۹۸	۹	ابوسیرة	اَبُوسَبْرَة
۲۰۴	۱۵	ربیع	رُبَیِّع
۲۱۲	۶	الغنزی	العَنزی
۲۲۰	۳	ابی خولی	ابی خَولی